عرفان زیارت

مجموعہ مجالس عزا

عشرۂ محرم الحرام ۱۴۳۸ھ

بمقام: امام بارگاہ شریکۃ الحسین، کراچی

ممتاز الملت حجۃ الاسلام والمسلمین

علامہ سید محمد زکی باقری صاحب مدظلہ العالی

ترتیب: حجۃ الاسلام مولانا سید عدیل رضا عابدی، حجۃ الاسلام مولانا سید منظور رضا عابدی

ناشر: البلاغ آرگنائزیشن، علی پور، الہند

باسمہ تعالیٰ

عرضِ ناشر

الحمدلله رب العالمین وصلی اللّٰہ علی محمدو آلہ اجمعین

قارئین کرام:

دین مبین اسلام ایک فطری اور منطقی دین ہے اور اس کے تمام اصول وقوانین انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں اور اس کے اوامر ونواہی میں بھی انسان ہی کی فلاح و بہبودی میں پنہاں ہے۔اسلامی آداب میں سے ایک ادب ''زیارت'' سے موسوم ہے جس کے سلسلے میں بہت زیادہ تاکید کی گئی ہے۔زیارت یعنی زائر کا''اپنے مزور کے حضور حاضر ہونا''۔

زیارت کے لغوی معنی ہیں کسی کے دیدار کو جانا لیکن اسلامی تہذیب میں زیارت اس نوعیت کے دیدار کو کہا جاتا ہے جو اکرام و احترام سے توام ہو۔زیارت زائر اور مزور کو تحت تاثیر قرار دیتی ہے۔ بایں معنی کہ زائر تاثیر پذیر مطلق اور مزور تاثیر گزار مطلق قرار پاتا ہے اس طرح یہ رابطہ تاثیر گزاری کا زائر کے نفع میں ہوتا ہے۔زیارت معصومین کی فضیلت ،اہمیت اور اجروثواب سے متعلق مختلف کتب احادیث میں متعدد روایات نقل کی گئی ہیں کہ جن کے ذکر کی یہاں گنجائش نہیں۔

حضرت امام جعفرصادقؑ سے منقول روایت کے مطابق زیارت معصومین مکمل حج ہے۔

لیکن یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ جہاں دین مبین اسلام نے اعمال کی بجا آوری کا تقاضا کیاہے،عمل کی قبولیت کے لئے خلوص ومعرفت کو بنیادی شرط قرار دیا ہے۔

یعنی خلوص ومعرفت شرط قبولیت عمل ہے۔ بنابریں وہی عمل عنداللہ مقبول وماجور ہے جو معرفت کے زیرسایہ انجام دیا جائے۔لہٰذا قبولِ زیارت کے لئے بھی اساسی اور بنیادی شرط مزور کی

معرفت ہے۔اسی چیز (معرفت مزور) کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اور زائر کے عرفان میں اضافے کی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید محمد زکی الباقری صاحب قبلہ نے اپنے عشرۂ اولیٰ کا عنوان ہی ''عرفان زیارت'' قرار دیا ہے۔زیارت اور زائر سے متعلق تمام چیزوں کو اپنے بہترین انداز خطابت کے ذریعہ زائرین تک بہم پہنچایا۔

زیر مطالعہ کتاب بھی اس عشرۂ مجالس کا اقتباس ہے تاکہ ''عرفان زیارت'' سے غائبین بھی مستفیض ہوسکیں۔اور جو مؤمنین مستقبل میں عازم زیارت ہیں ان سے میری خصوصی اور مودبانہ گزارش ہے کہ سفر زیارت سے پہلے اس کتاب کا مطالعہ ضرور فرمائیں تاکہ زیارت ''عرفان زیارت'' کے ساتھ انجام پائے۔اور زائر زیادہ سے زیادہ مثاب ہو سکے۔

کیونکہ حدیث نبوی ہے ''المعروف بقدر المعرفۃ'' ہر شخص کو ثواب اس کی معرفت کے مطابق دیا جاتا ہے۔آخر میں دعا گو ہوں کہ خداوند متعال ہم سب کی معرفت میں اضافہ فرمائے۔مولانا موصوف سید محمد زکی باقری کو صحت وسلامتی کے ساتھ طول عمر عنایت فرمائے۔آمین

والسلام

میر قائم عباس

صدر البلاغ آرگنائزیشن، علی پور

دیباچہ

الحمد لله الذی علم بالقلم و علم الانسان مالم یعلم والصلاۃ والسلام علی من ارسلہ علیٰ خیر الامم سیدنا الاکرم و علیٰ آلہ الاطیبین الاعظم علیھم افضل الصلوات والسلام روحی وارواحنا الفداء علیھم المقدم۔

جوہرِ وجودِ انسان اس کی عقل ہے قرآن مجید نے انسان کے اعمال کے دارومدار کو اس کی عقل قرار دیا ہے۔ اس ہمہ گیر کتاب میں پروردگار نے انسان کو اس عظیم الٰہی عطیہ کی جانب متوجہ کرنے کے لئے لفظ عقل کے ساتھ کئی مترادف الفاظ استعمال کئے ہیں جیسے فکر، یقین، لب، حکمت، تدبر، خبرہ، شہادت، ظن، حسبان، شعور، نظر، ذکر، عرفان، فہم، فقہ، درایہ، رائے، زعم، حفظ، اور علم وبصیرت ظاہر سی بات ہے کہ ان تمام الفاظ کے الگ الگ معنی ومفہوم ہیں جن سے متعلق لکھنا ان مجالس کے مجموعہ کے ہدف سے دور کر دیگا ان الفاظ کا ذکر صرف اس بات کی جانب قارئین کتاب کو متوجہ کرنا ہے کہ قرآن مجید انسان کو دعوت فکر ونظر دے رہا ہے اور ایک مفکر اور محقق انسان کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اس عطیہ الٰہی کے استعمال نہ کرنے والے کو حیوانوں سے بدتر جانتا ہے:

"وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ لَهُمْ قُلُوبٌ لَا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَا يَسْمَعُونَ بِهَا أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ وأُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ {7:179}

اور ہم نے یقینا جہنم کے لئے ان جن اور انسانوں کے پیدا کیا ہے جن کے پاس عقل ہے مگر استعمال نہیں کرتے، آنکھ ہیں مگر دیکھتے نہیں، اور کان دئے ہیں سنتے نہیں ہیں یہ تو جانور جیسے ہیں اور بلکہ ان سے بھی بدتر اور یہی غافل ہیں"۔

سرکارِ رسالت مآب (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے ایک نصیحت میں جو بظاہر مولائے کائنات علیہ السلام کے لئے ہے جو کہ انسان کے لمحہ فکریہ ہے: اے علی (ع) اگر لوگ اپنے رب تک مختلف نیکیوں کے دروازوں سے پہونچنا چاہیں تو آپ عقل کی راہ کو اختیار کرو ان سب سے آگے بڑھ جاؤ گے"۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ و آله وَسَلَّمَ: "يَا عَلِيُّ، إِذَا تَقَرَّبَ النَّاسُ إِلَى خَالِقِهِمْ بِأَبْوَابِ الْبِرِّ، فَتَقَرَّبْ إِلَيْهِ بِأَنْوَاعِ الْعَقْلِ، فَتَسْبِقَهُمْ".

امام ھادی علیہ السلام نے فرمایا ہے: اللہ تعالی کی جانب عقل کے ذریعہ سے آگے بڑھنے کا ارادہ اپنے جوارح سے اعمال بجالانے سے بہتر ہے۔ (بحار الانوار، جلد 75، صفحہ 363)

مُحَمَّدُ بنُ عَلِيٍّ الجَوادِ عَلَيهِمَا السَّلامُ: اَلقَصدُ اِلَي اللهُ تَعالي بِالقُلُوبِ اَبلَغُ مِن اِتعابِ الجَوارِحِ بِالاَعمالِ۔

قرآن مجید اور اھل بیت علیھم السلام کی ان بابصیرت رہنمائی کے بعد کوئی حیلہ نہیں رہ جاتا کہ مومن ان راہوں کو اختیار نہ کرے۔

عرفانِ زیارت کو عشرہ محرم کا موضوع قرار دینے کے کئی محرکات ہیں کچھ ایسے ہیں کہ انسان عاقل سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ صرف ایک واقعہ یہاں ہم نقل کریں گے جس کے بعد قارئین کرام خود بھی اپنے زندگی میں ہونے والے واقعات سے تطبیق کر سکتے ہیں: "مریض ہاسپٹل میں بستر پر ہے کل اس کا آپریشن ہونے والا ہے سگا بھائی مریض کو خدا حافظ کہنے کے لئے آیا ہے جو زیارت کے ارادہ سے نکل رہا ہے مریض کے آنکھوں سے آنسوں نکلتے ہیں صرف یہ کہکر بھائی کو وداع کرتا ہے کہ زیارتوں میں میری صحت کے لئے دعاء کرو اور مجھے ان مقدس مقامات میں یاد رکھو۔ دوست و احباب نے مجھے بتایا کہ دوسرے ہی دن اس کا آپریشن تھا اور ہم نے چندہ کر کے اس کی کمک کی۔ کچھ دیر کے لئے میں سکتہ میں آگیا کہ کیا کہوں؟ کیا کروں؟ اگر یہ بھائی شرائطِ زیارت سے واقف ہوتا اور کچھ معرفت اھل بیت علیھم السلام ہوتی تو وہ اپنی زیارت کے خرچ کو اپنے مریض بھائی پہ خرچ کر کے اسی مقام سے زیارت پڑھتا تو میرا ایقان کہتا ہے کہ وہ شاید جواب سلام امام علیہ السلام بھی

اپنے کانوں سے سنتا"۔

ان مجالس کو سننے کے بعد مومنین اس نتیجہ تک شاید پہنچ جائیں کہ زیارت کے اصول وضوابط انسان کو کمال انسانی کی جانب لے جاتے ہیں اور زائر ان مقامات کو حاصل کرتا ہے جس سے دنیا اور آخرت کی کامیابی نصیب ہو سکتی ہے۔ آج کل تو کچھ مومنین زیارت کے نمبر کو گن رہے ہیں کتنی بار ہم نے زیارت کی خوشا بحال ان زائروں کے۔ مگر کیا یہ زیارت ہے کہ اپنے ہی گھر میں ممکن ہے بہن پریشان ہو، کسی کے بھائی یا بھانجے یا کسی رشتہ دار کے پاس اسکول کی فیس ادا کرنے کی سکت نہ ہو، کسی کی عزیز کی شادی ہو وغیرہ اور ہم ان تمام اسلامی ایمانی اور انسانی فرائض کو بھول جائیں اور قصد زیارت کریں؟

شاید یہی وجہ ہے کہ معصوم علیہ السلام نے زیارت میں لفظ عرفان پر زور دیا ہے زائر نہ صرف عالم زیارت ہو بلکہ عارفِ زیارت ہو تو اس کے لئے جنت کا دروازہ کھلا ہے : **"من زارنا عارفا بحقنا وجبت له الجنه** ۔ جو ہمارے حق کے عرفان کو رکھ کر ہماری زیارت کرے گا اس پر جنت واجب ہو جائے گی"۔

زیارت کے لفظ کو عرب آج بھی ملاقات کے لئے استعمال کرتے ہیں آگے چل کر اس کتاب کے قارئین پڑھیں گے کہ زائر حرم میں داخل ہونے سے پہلے اذن دخول یعنی (مزور) امامؑ کی اجازت طلب کر کے یہ یقین کرتا ہے کہ مولاً مجھے دیکھ بھی رہے ہیں اور سن بھی رہے ہیں۔ یہ یقین جتنا پختا ہو گا اتنا ہی زائر اپنے آپ کو زیارت کا اہل بنانے کی کوشش کریگا۔

"مندرجہ ذیل چند روایات کو ہم یہاں پر روضہ منورہ حضرت امام علی بن موسیٰ الرضاؑ کی ویب سائٹ سے مومنین کی مزید افادیت کے لئے نقل کر رہے ہیں:

امام حسین علیہ السلام کی زیارت کی اہمیت

روایت اول:

محمد بن مسلم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

"مُرُوا شِيعَتَنَا بِزِيَارَةِ قَبْرِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام، فَإِنَّ إِتيَانَهُ

مُفۡتَرَضٌ عَلَی کُلِّ مُومِنٍ یُقِرُّ لِلۡحُسَیۡنِ بِالۡاِمَامَۃِ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ۔“

[کامل الزیارات، ص ۱۲۱؛ جامع الاخبار، ص ۲۳، فصل نمبر ۱۱؛ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۳، باب ۱، حدیث ۸]

”ہمارے شیعوں کو امام حسین علیہ السلام کی قبر کی زیارت کا حکم دو کیونکہ آپ کی زیارت ہر اس مومن پر لازم ہے جو خدا کی طرف سے آپ کی امامت کا اقرار کرتا ہے“۔

روایت دوم:

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”مَنۡ زَارَ قَبۡرَ الۡحُسَیۡنِ لِلّٰہِ وَفِی اللّٰہِ، اَعۡتَقَہُ اللّٰہُ مِنَ النّٰارِ، وَآمَنَہُ یَوۡمَ الۡفَزَعِ الاکبَرِ، وَلَمۡ یَسئَلِ اللّٰہ حَاجَۃً مِن حَوائِجِ الدُّنیاوَالآخِرَۃِاِلاّ اعطاَہُ“۔[کامل الزیارات، ص ۱۴۵، باب ۵۷، حدیث ۷؛ بحار الانوار، ج ۹۸، ص ۲۰، باب ۳، حدیث ۹]

”جو شخص خوشنودی خدا کے لیئے اور فی سبیل اللہ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے تو خداوند عالم اس کو آتش جہنم سے نجات عطا کرے گا اور قیامت کے دن اس کو امان دے گا، اور وہ خداوند عالم سے دنیا و آخرت کی کوئی حاجت طلب نہیں کرے گا مگر یہ کہ خداوند عالم اس کی حاجت پوری کر دے گا“۔

روایت سوم:

حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”مَنۡ لَمۡ یَاتِ قَبۡرَ الۡحُسَیۡنِ حَتّٰی یَمُوتَ، کَانَ مُنۡتَقَصَ الدِّیۡنِ، مُنۡتَقَصَ الۡاِیۡمَانِ، وَاِنۡ اُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ کَانَ دُوۡنَ الۡمُومِنِیۡنَ فِی الۡجَنَّۃِ“۔

”جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے نہ جائے یہاں تک کہ مر جائے تو ایسا شخص دین و ایمان کے لحاظ سے ناقص ہے، اور اگر جنت میں داخل ہو جائے تو اس کا درجہ تمام اہل ایمان سے کم ہے“۔

[کامل الزیارات، ص ۱۹۳، باب ۷۸، حدیث ۲؛ کتاب المزار، ص ۵۶، باب ۲۶،

حدیث ۲؛ بحار الانوار، ج ۹۸ ص ۴، باب ا، حدیث ۱۴]

روایت چہارم:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: ”مَنْ زَارَ قَبْرَ الحُسَیْنِ بِشَطِّ الفُرَاتِ، کَانَ کَمَنْ زَارَ اللّٰہَ فَوْقَ عَرْشِہِ“۔

”جو شخص کربلا میں امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے اس شخص کے مانند ہے کہ جس نے فراز عرش پر خدا کی زیارت کی ہو“! [ثواب الاعمال وعقاب الاعمال، ص ۸۵؛ مستدرک الوسائل، ج ۱۹ ص ۲۵۰، باب ۲۶، حدیث ۱۱۹۴۸]

امام حسین علیہ السلام کے زائروں کی عظمت

ابو الحسن جمال الدین علی بن عبد العزیز موصولی حلّی بزرگ ادیب، اہل بیت علیہم السلام کے مداح، ممتاز شاعر اور ایک فاضل انسان تھے کہ جو شہر حلہ میں زندگی بسر کیا کرتے تھے، ان کا انتقال ۷۵۰ھ میں شہر حلہ میں ہوا اور آپ کا مزار شہر حلہ کی مشہور و معروف زیارتگاہ ہے۔

موصوف (جیسا کہ قاضی نور اللہ شوشتری نے کتاب ”المجالس“ میں اور زنوزی نے کتاب ”ریاض الجنۃ“ میں بیان کیا ہے) ناصبی ماں باپ سے پیدا ہوئے، ان کی والدہ نے نذر کی تھی کہ اگر ان کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو اس کو حضرت امام حسین (علیہ السلام) کے زائروں کو پریشان کرنے اور غارت گری کے لئے تربیت کروں گی، تاکہ زائروں کو غارت کرے اور ان کو قتل کر دے!

جب موصوف کی پیدائش ہوئی اور عنفوان شباب میں قدم رکھا تو ماں نے اپنی نذر پوری کرنے کے لئے زائروں کے راستہ پر بھیجا اور وہ جب کربلا کے نزدیک مسیب کے علاقے میں پہنچے ایک جگہ ان کو نیند آ گئی اور خواب میں دیکھا کہ زائروں کا ایک قافلہ راستہ سے گزر رہا ہے اور زائروں کے قافلے کی گرد و غبار اس کے چہرے پر آ رہی ہے، اسی موقع پر انہوں نے خواب میں دیکھا کہ قیامت برپا ہو گئی ہے، حکم ہوا کہ اس کو دوزخ میں ڈال دو لیکن اِس پاک گرد و غبار کی وجہ سے آگ اس کے چہرے تک نہیں پہنچ رہی ہے، اسی موقع پر ان کی آنکھ کُھل گئی درحالیکہ اپنی بُری نیت سے گھبرائے ہوئے تھے۔

اس کے بعد سے موصوف اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کے شیدائی بن گئے اور ایک طولانی مدت تک کربلا میں اور حائر حضرت امام حسین علیہ السلام میں مقیم رہے اور اس وقت سے اہل بیت علیہم السلام کی مدح سرائی میں مشغول رہے، اور ایک نورانی رباعی کے ذریعہ اپنی مدح سرائی کا آغاز کیا:

اِذَا شِئۡتَ النَّجٰاۃَ فَزُرۡ حُسَیناً لِکَیۡ تَلۡقَیٰ اِلالہ قَرِیۡرَ عَیۡنِ

فَاِنَّ النارَ لَیۡسَ تَمَسُّ جِسۡماً عَلَیہِ غُبارُ زوّارِ الحسینِ۔

[اگر کوئی روز قیامت کی نجات چاہتا ہے تو امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے، تا کہ خدا کی بارگاہ میں خوشنود حاضر ہو، بے شک جہنم کی آگ اس جسم تک نہیں پہنچ سکتی کہ جس پر زائرین حسین (علیہ السلام) کی گرد و غبار ہو" ۔الغدیر، ج ۶ ص ۱۲]

سلیمان اعمش کا عجیب واقعہ

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ امام حسین علیہ السلام کی کرامت و مہربانی کا ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے شیعہ علماء کی تالیفات میں دیکھا کہ سلیمان اعمش کہتے ہیں کہ : میں کوفہ میں رہتا تھا میرا ایک پڑوسی تھا اور میں اس کے پاس آمد و رفت اور نشست و برخاست کیا کرتا تھا، ایک شب جمعہ اس کے پاس گیا اور اس سے کہا : امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے سلسلے میں تمہارا کیا نظریہ ہے؟ اس نے کہا : بدعت، اور شرعی قوانین کے خلاف ہے اور بدعت گمراہی ہے اور جو شخص بھی گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہو وہ دوزخی ہے!!

سلیمان نے کہا : حالانکہ میرا پورا وجود غصے سے بھر چکا تھا اس کے پاس سے اٹھا اور اپنے دل میں کہا کہ : سحر کے وقت اس کے پاس جاؤں گا اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے فضائل و مناقب بیان کروں گا، اگر اپنی دشمنی اور جاہلانہ تعصب پر اصرار اور ہٹ دھرمی کی تو اس کو قتل کر دوں گا۔

چنانچہ جب سحر کا وقت ہوا تو میں اس کے پاس جانے کے لئے روانہ ہوا، اور اس کے گھر پر دق الباب کیا اور اس کا نام لے کر آواز دی، اچانک اس کی بیوی نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ رات کے پہلے حصے میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے کربلا گیا ہے، چنانچہ میں بھی اس کے پیچھے امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے روانہ ہو گیا۔

جب میں روضہ مقدس میں وارد ہوا تو میں نے اپنے اس پڑوسی کو دیکھا جو سجدہ کے عالم میں خدا سے رو رو کر مناجات اور توبہ کی درخواست کر رہا ہے۔

ایک طولانی مدت کے بعد اس نے سجدہ سے سر اٹھایا اور اس نے مجھے اپنے پاس کھڑا ہوا دیکھا، میں نے اس سے کہا : تم کل رات یہ کہہ رہے تھے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہ آتش جہنم میں ہے، لیکن آج تم کیسے حضرت امام حسین علیہ السلام کے روضے پر آگئے ہو اور زیارت کر رہے ہو؟

اس نے کہا : اے سلیمان! مجھے ملامت نہ کرو! میں پہلے اھل بیت علیہم السلام کی ولایت و امامت کا قائل نہیں تھا یہاں تک کہ کل رات میں نے ایک خواب دیکھا جس کی وجہ سے میں حیرت و تعجب میں پڑ گیا اور خوف و وحشت میں مبتلا ہو گیا۔

میں نے اس سے کہا کہ : تم نے کیا خواب دیکھا ہے؟ اس نے کہا : ایک بلند مرتبہ اور با عظمت انسان کو دیکھا کہ جس کا قد درمیانی تھا نہ زیادہ بلند تھا اور نہ پستہ قد، اس کے جمال و ہیبت اور ارزش و کمال کی توصیف بیان کرنے سے عاجز ہوں، ان کے ارد گرد بہت سے لوگ تھے اور تیزی کے ساتھ روانہ تھے ان کے آگے آگے ایک سوار تھا کہ جن کے سر پر ایک تاج تھا اس تاج کے چار رکن تھے اور ہر رکن پر ایک گوہر لگا ہوا تھا جس کے تینوں سمت چمک رہے تھے۔

میں نے ان بزرگوار کے خادموں میں سے ایک سے دریافت کیا : یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا : یہ محمد مصطفی (ص) ہیں! میں نے سوال کیا : یہ دوسرے کون ہیں؟ انھوں نے کہا؟ یہ علی مرتضی (ع) جانشین رسول اللہ ہیں! اس کے بعد میں نے اس نورانی فضا پر نظر ڈالی کہ اچانک ایک نور کا ناقہ دیکھا کہ جس پر نور کا کجاوہ تھا اور اس میں دو خواتین بیٹھی ہوئی تھیں اور وہ ناقہ آسمان و زمین کے درمیان پرواز کر رہا تھا! میں نے کہا : یہ ناقہ کس کا ہے؟ انہوں نے کہا : یہ جناب خدیجہ کبریٰ اور فاطمہ زہرا علیہما السلام ہیں، میں نے کہا : یہ جوان کون ہیں؟ انہوں نے کہا : یہ حسین بن علی (علیہ السلام) ہیں، میں نے کہا : یہ گروہ کہاں جا رہا ہے؟ ان سب نے کہا : یہ قافلہ مقتول جفا، شہید کربلا حسین بن علی مرتضیٰ کی زیارت کے لئے جا رہا ہے۔

چنانچہ میں اس ناقے کی طرف گیا جس میں جناب فاطمہ زہرا (س) تشریف رکھتی تھیں کہ اچانک میں نے ایک لکھا ہوا نامہ دیکھا کہ آسمان سے زمین کی طرف آرہا ہے! میں نے سوال کیا یہ نامہ کیسا ہے؟ انہوں نے کہا : یہ وہ نامہ ہے کہ شب جمعہ زیارت امام حسین علیہ السلام کرنے والوں کے لئے آتش جھنم سے امان لکھا ہے۔

میں نے اس امان نامہ کی درخواست کی، مجھ سے کہا گیا : مگر تم یہ نہیں کہتے کہ زیارت حسین بدعت ہے؟! یہ امان نامہ تم کو نہیں مل سکتا، مگر یہ کہ امام حسین (علیہ السلام) کی زیارت کرو اور ان کے فضل وشرف پر عقیدہ رکھو!

خوف و وحشت کے عالم میں خواب سے چونکا، اور اسی وقت اپنے مولا وآقا امام حسین علیہ السلام کی زیارت کا ارادہ کیا، اور اب خدا کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کر رہا ہوں اور خدا کی قسم اے سلیمان! ان کی قبر سے جدا نہیں ہوں گا یہاں تک کہ میری روح میرے بدن سے پرواز کر جائے۔

[بحار الانوار، ج ۴۵، ص ۴۰۱، باب ۵۰، حدیث ۱۲؛ مستدرک الوسائل، ج ۱۰، ص ۲۹۵، باب ۴۲، حدیث ۱۲۰۴۶؛ منتخب طریحی، ص ۱۹۵]

حاج علی بغدادی، مفاتیح الجنان [ص ۸۰۱] میں محدث قمی کے نقل کی بنا پر حضرت امام زمانہ عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی ملاقات کے وقت امام علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا اعمش کا واقعہ صحیح ہے؟ تو امام زمانہ (عج) نے فرمایا : جی ہاں، صحیح اور کامل ہے"۔

اس بات کی وضاحت کے لئے ان مجالس کا مطالعہ شاید مفید ثابت ہو اور ہمارے معارف میں کچھ اضافہ ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مزید توفیقات کو بھیک مانگتے ہیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

ان مجالس کے مجموعہ ک تشکیل میں جن علماء نے زحمت فرمائی ہے خصوصاً حجۃ الاسلام مولانا عدیل رضا صاحب قبلہ وحجۃ الاسلام منظور رضا صاحب قبلہ وغیرھم کے اور اس متبرک موسسہ البلاغ کے ہم تہہ دل سے مشکور ہیں اور ان تمام کے بھی مشکور ہیں جنہوں نے دامے درہمے قدمے اس کتاب کے چھاپنے میں مدد کی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ سے ان تمام کے لئے دعاء گو ہیں بحق محمد وآل محمد ان سب کو دنیا اور آخرت کی کامیابیوں سے ہمکنار فرمائے آمین یارب العالمین۔

ہم قارئین کتاب سے نہایت عاجزانہ گزارش کرتے ہیں کہ اگر کہیں اس کتاب میں اشتباہات سے ہم کنار ہوں تو ہمیں مطلع کرنے کی زحمت فرمائیں تا کہ آئندہ کی اشاعتوں میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

اس مجموعہ کو ہم خالصتاً للہ تعالیٰ امام زمانہ عج اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

احقر العباد

السید محمد زکی الباقری عفی عنہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عرفان زیارت

بیت اللہ الحرام اور خانہ کعبہ کی زیارت، حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ اطہار علیہم السلام کے روضہ ہائے منورہ کی زیارت، تمام اہلِ اسلام کے نزدیک ایک مستحب اور موردِ تاکید عبادت رہی ہے۔ شیعہ عقیدے اور ثقافت میں زیارت، ایک قسم کی بیعت اور عہد و پیمان بھی ہے جیسا کہ امام رضا علیہ السلام فرماتے ہیں: ''اِنَّ لِکُلِّ اِمَامٍ عهداً فِی عُنُقِ اَوۡلِیَائِهٖ وَ شِیۡعَتِهٖ وَ اِنَّ مِن تَمَامِ الۡوَفَاءِ بِالۡعَهۡدِ وَ حُسۡنِ الۡاَدَآءِ زِیَارَۃُ قُبُورِهِمۡ''؛ ''بیشک ہر امام معصومؑ کے لئے اس کے چاہنے والوں اور شیعوں کی گردن پر ایک عہد و پیمان ہے کہ جس عہد کی مکمل وفا اور عمدہ ادائیگی، ان کی قبور کی زیارت ہے۔'' ائمہ معصومین علیہم السلام کی زیارت اور ان کے حرم ہائے مطہر میں حاضری، روح کی طہارت، دل کی پاکیزگی، نفس کی آسودگی اور دُنیوی و اُخروی تمام مشکلات و پریشانیوں سے نجات کا باعث ہے۔ حقیقت میں یہ زیارت، زائر اور عاشق کی سچی محبت اور اس کے عشق پر بہترین گواہ ہے اسی وجہ سے وہ سفر کے اخراجات، صعوبتیں اور ہر قسم کے خطرات مول کر اپنے محبوب کی بارگاہ میں شرفیاب ہوتا ہے۔ خصوصی طور پر اس عبادت میں انقلاب اس وقت آیا جب امام حسین کی زیارت کی راہ میں موجود رکاوٹیں ختم ہوگئیں اور اربعین کی زیارت کے لئے عاشقوں کا قافلہ جوق در جوق کربلا کی طرف امنڈ پڑا۔ اس پر ISIS اور داعش کی دھمکیوں اور قتل و غارت گری نے اس محبت کو ہوا دیدی۔ اس مہلت اور توفیق کو اکیسویں صدی کا بلکہ تاریخ زیارت کا سب سے بڑا معجزہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا۔ ہاں! عظیم نعمتیں عظیم ذمہ داریاں بھی ساتھ لے آتی ہیں۔ خاص طور پر دانشوروں، مفکروں اور مصلحین کی ذمہ داری بڑھ جاتی ہے۔ تاکہ اس عبادت کی عظمت و قداست کو باقی رکھ سکیں۔ ضروری تھا اس پر گفتگو ہوتی۔ زیارت کی فضیلت اور عظمت کے ساتھ ساتھ اس کی

افادیت اور معرفت جیسے موضوعات کو مجالس ومحافل کا عنوان قرار دیا جاتا۔اس امر کے لئے علامہ سید محمد زکی باقری صاحب قبلہ کی شخصیت سے بہتر کون ہوسکتا ہے جو ہمیشہ حالات حاضرہ اور مسلمانوں کے آج کے مسائل پر گفتگو کرتے ہیں ۔الحمد للہ عرفان زیارت کے عنوان سے موصوف نے دس مجلسوں کا گلدستہ عاشقان امام حسین علیہ السلام کے حوالے کیا ہے۔جن کو سننے کے بعد روح زیارت تازہ ہو جاتی ہے۔اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ان مجالس عزا کو آپ کے لہجہ میں سننے کا مزا ہی کچھ اور ہے۔لیکن آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ان مجالس کو کتاب کی شکل دینے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ یہ ذخیرہ ہم تک محدود نہ رہے۔اس کو عملی جامہ پہنانے میں اگر حجت الاسلام مولانا سید منظور رضا صاحب کی ہمت، کوشش اور محنت نہ ہوتی تو یہ کام مشکل بلکہ ناممکن تھا۔اللہ تبارک وتعالی آپ کی اور جن لوگوں نے آپ کا ساتھ دیا ہے خاص کر مولانا شاعر علی صاحب اور مولانا میر اعظم علی صاحب کی محنت کو بطفیل چہاردہ معصومین علیھم السلام قبول اور توفیقات میں اضافہ فرمائے۔اور سرکار حجت الاسلام ممتاز الملت علامہ سید محمد زکی باقری قبلہ کا سایہ ہمارے سروں پر تا ظہور امام زمانہ عجل اللہ تعالی فرجہ الشریف قائم ودائم رکھے۔آمین

اللھم ارزقنا زیارۃ الحسین فی الدنیا و شفاعتہ فی الآخرۃ

والسلام

سید عدیل رضا عابدی

دارالسلام، تانزانیا

پہلی مجلس

موضوع : عرفان زیارت

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (سورہَ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان پر ہماری یہ پہلی مجلس ہے۔موضوع کو مربوط کرنے کے لئے بنیاد کا مضبوط ہونا لازمی ہے۔الحمد للہ خدا کے لطف سے ہمارا کراچی میں مسلسل بائیسواں سال اور بارگاہ شریکۃ الحسینؑ میں آٹھواں سال ہے بس دعا یہ ہے کہ اللہ ہماری ان عبادتوں کو قبول کرے۔ہمارے یہاں آنے کا مقصد ذاتی فائدہ کے لئے نہیں ہے بلکہ دین کو کما حقہ سمجھانا ہے۔یاد رکھئے دین کو دینداروں سے سمجھیں بے دینوں سے نہیں۔کیونکہ دین ایک حقیقت ہے اور حقیقت کو حق سے سمجھا جا سکتا ہے باطل سے نہیں۔اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم قدم بقدم اپنا (Assessment) محاسبہ کریں۔گزشتہ سال محرم سے لے کر اس سال محرم تک وہ کونسی تبدیلیاں میرے وجود میں آئی ہیں، میرے گھر میں آئیں ہیں اور میرے معاشرہ میں آئیں ہیں؟ اگر نہیں آئی ہیں تو کیوں نہیں آئیں اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟ کیونکہ اسلام بغیر محاسبہ کے آگے بڑھنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔اگر معاشرہ خراب ہے تو اس کا میں بھی ایک حصہ ہوں۔اس میں "میں" اور خرابی پیدا نہیں کرسکتا۔کچھ لوگوں کا یہ عقیدہ بن چکا ہے کہ امام اس وقت تشریف لائیں گے جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائے گی۔تو برائیاں پھیلاؤ تاکہ امام خود بخود آجائیں گے۔یہ تصور غیر منطقی ہے۔کسی بات کی طرف اشارہ کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ دوسری باتوں سے چشم پوشی کرلیں۔جہاں معاشرہ کی خرابی کا تذکرہ ہے وہیں پر اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ کچھ لوگ ہوں گے جو امامؑ کے استقبال کے لئے تیار رہیں گے۔تو پتہ چلا کہ ایک ایسے معاشرہ کی ضرورت ہے جو آنے والے کو قبول کر سکے۔اگر اس طرح کا معاشرہ تیار نہ ہوگا تو ظہور کے آثار بھی نظر نہیں آئیں گے۔اسی لئے امامؑ نے فرمایا کہ اگر کچھ افراد تیار ہو جائیں تو ہم آجائیں گے۔لہٰذا افراد کی کمی بھی غیبت کے طولانی ہونے میں موثر ہے۔اسی لئے روزانہ اپنا محاسبہ ضروری ہے۔

پہلی مجلس ہے اور چاند کا اعلان بھی ہو چکا ہے۔کل پہلی محرم ہے اور اس سال بھی مشرق ومغرب میں عاشورا ایک ہی دن منایا جائے گا اور ہونا بھی یہی چاہئیے۔آج تمہیدی طور پر یہ گفتگو رہے گی کہ محرم کی تیاری کس طرح ہونی چاہئیے۔محرم کی تیاری دو طرح سے ہو سکتی ہے۔پہلا راستہ عزاداری کا ہے۔یہ راستہ بیان کا محتاج نہیں ہے۔ان لقتل الحسین حرارۃٌ فی قلوب المؤمنین لا تبرد ابدا حسینؑ کے لئے مومنین کے دلوں میں ایک حرارت ہے۔مجالس کا سلسلہ جونہی شروع ہوا لوگ آئے جا رہے ہیں۔کس نے بلایا۔کیوں آ رہے ہیں؟ یہ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ یہ عشق حسینؑ کی گرمی ہے۔کوئی شئے اس کو ٹھنڈا نہیں کر سکتی۔امام حسینؑ کی قربانی میں اخلاص کا یہ عالم ہے کہ چودہ سو سال کے بعد بھی دنیا کے گوشہ گوشہ میں جہاں تکبیر کی آواز ہے وہاں حسینؑ کا تذکرہ ہے۔پورے Globe میں ہر لمحہ فجر ہے، ہر لمحہ ظہر ہے تو ہر لمحہ مغرب ہے کہیں فجر کی اذان تو کہیں ظہر کی اذان تو کہیں مغرب کی اذان ہو رہی ہے۔اسی لئے امام سجادؑ نے فرمایا تھا کہ اگر یہ جاننا چاہتے ہو کہ کون کامیاب ہوا اور کون ناکام تو اذان ہونے دو پتہ چل جائے گا۔اسی طرح ہر جگہ اذان کے ساتھ نام حسین ہے۔گویا نام حسین۔ Mechanism ہے اذان بچانے کے لئے۔

اور دوسرا راستہ ہے اخلاقی تیاری یا عزاداری کا اثر۔آپ کو یاد ہے کہ اسلام میں چار مہینوں کو محترم مہینے کہا گیا ہے۔اسلام سے پہلے بھی یہ مہینے محترم تھے۔اور اسلام نے اس کو باقی رکھا ہے۔پتہ چلا اچھی چیزوں کو باقی رہنا ہے چاہے وہ کہیں سے بھی آ جائیں۔

اور ان مہینوں میں جنگ حرام ہے۔پہلے یہ بات ذہن نشین رہے کہ اسلام میں جنگ کا وجود ہی نہیں ہے کیونکہ اسلام کے معنی ہی امن اور صلح کے ہیں۔ہاں! اگر کوئی جنگ کرے تو اس کا جواب دیا جاتا ہے۔جسے آج کی اصطلاح میں Defence کہا جاتا ہے۔یہ درحقیقت اسلام کا دیا ہوا تصور ہے کہ حملہ سے پہلے حملہ نہ کرو۔چار مہینوں میں تین مہینے ایک ساتھ ہیں۔ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم اور ایک رجب ہے۔جاہل عرب ان مہینوں میں جنگ کرتے ہوئے رک جاتے تھے۔مگر آج کا عرب ان مہینوں کا بھی احترام نہیں کر رہا ہے۔نہتے یمنیوں (Yemenis) پر روزانہ بمباری کر رہا ہے اور اس پر اسلام کی ٹھیکداری بھی۔اور بالائے ستم یہ کہ کہا جاتا ہے۔ان کو برا نہ کہو۔جب کہ قرآن کہتا ہے۔

غیر المغضوب علیھم و لا الضالین۔

توجہ کریں! محترم مہینے محرم سے شروع ہوجاتے ہیں۔یعنی جس میں جنگ نہ ہو۔بیٹا باپ سے جنگ نہ کرے۔چچا بھتیجہ سے جنگ نہ کرے۔تھوڑی سی جائیداد کی خاطر خاندان میں بربادی نہ لائے۔اسی طرح ساس بہو سے، بہو ساس سے جنگ نہ کرے۔محرم سے ہمیں سیکھنا چاہیئے۔مجلس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ مجلس میں ہم دین کا پیغام سنیں اور گھر آنے کے بعد وہی کریں جو ہم چاہتے ہیں۔مجلس اسے کہتے ہیں جس کا اثر گھر میں بھی دکھائی دے۔

آج سے یہ نیت کریں، یہ ارادہ بنائیں کہ ہم آنکھ سے، ہاتھ سے اور زبان سے کسی کو تکلیف نہیں دیں گے۔اور گھروں میں جنگ نہیں کریں گے۔ایسا ماحول بنائیں گے جسے صلح وصفائی اور Understanding کا ماحول کہتے ہیں۔یہ محرم کا تقاضا ہے اور یہی بہترین عبادت ہے کہ معاشرہ میں انسانی اقدار کے ساتھ جئیں۔(صلوات)

موضوع سخن ہے عرفان زیارت: اس موضوع کے لئے جن آیات کو سرنامہ کلام قرار دیا ہے وہ سورہ صافات کی (130 اور 131) ویں آیتیں ہیں۔ہم کئی سالوں سے اس بات کی گزارش کررہے ہیں کہ قرآن مجید کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔کہیں ایسا نہ ہو کہ قرآن کی تلاوت کے بغیر ہمارا دن گزر جائے۔افسوس کے ہماری زندگیوں کو ٹکنالوجی نے چرالیا ہے۔ایک ہی Table پر سب بیٹھے ہوئے ہیں۔باپ، ماں، بیٹی اور بیٹا لیکن سب اپنی اپنی دنیا میں مگن ہیں۔آپس میں بات ہی نہیں کرتے ہیں بلکہ ان سے بات کرنے میں مصروف ہیں جو ساتھ میں ہیں ہی نہیں۔Physics سے نہیں بلکہ Meta physics سے بات ہورہی ہے۔ایک کام یہ کریں کہ ٹیبل پر بیٹھتے ہی ہمارے Gadgets کو بند کریں اور قرآن مجید کی تلاوت شروع کریں۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔اس کا ایک معنی یہی ہے کہ دنیا کو بند کرو اور اللہ کی کتاب کو کھولو۔ایک آیت ترجمہ کے ساتھ باپ، ایک آیت ترجمہ کے ساتھ ماں، ایک آیت ترجمہ کے ساتھ بیٹی اور ایک آیت ترجمہ کے ساتھ بیٹا پڑھے۔ایک سال کے اندر اندر دیکھیں گے کہ گھر میں نور کی بارش ہوگی۔ساری پریشانیاں دور ہوں گی۔نہ عامل کی ضرورت پڑیگی اور نہ کوئی جنتر ومنتر کی۔گھر میں

خزانہ ہے اس کو کھولئے فیہ شفاء اس میں ہر درد کی دوا ہے۔جس طرح مولا نے فرمایا ہے کہ انسان کا سب سے بڑا درد شرک ہے اور اس کی دوا قرآن میں موجود ہے۔اس کی ایک یہ آیت ہے۔

سلام علی۔سلام ہو آپ پر

ال یاسین۔ال یاسین سمجھنا مشکل ہے۔

وکذالک نجزی المحسنین اسی طرح ہم نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں اور دیا کریں گے۔

قرآن میں سلام موجود ہے : سلام علی نوح فی العالمین لیکن حضرت نوح موجود نہیں ہیں۔ معلوم ہوا کہ سلام بدعت نہیں ہے۔جب حضرت نوح کے لئے سلام ہو سکتا ہے تو امام علیؑ کے لئے علیہ السلام کیوں کہہ نہیں سکتے۔(صلوات)

یہاں پر تین لفظوں کے معانی کو سمجھنا ضروری ہے۔'علم' معرفت اور عرفان، علم یعنی Knowledge،معرفت یعنی Insight اور عرفان یعنی Deep Understanding۔

مثال کے طور پر پانی کیا ہے! علم کہتا ہے زندگی کے لئے ایک ضرورت ہے۔ہر انسان اس سے واقف ہے۔وجعلنا من الماء کل شی حی : اور ہم نے ہر چیز کو پانی کے ذریعہ پیدا کیا ہے۔معرفت کیا ہے؟ پانی کی ترکیبات کو سمجھیں۔ Chemistry کہتی ہیں۔یعنی جب Hydrogen کے دو حصے اور Oxygen کا ایک حصہ ملتے ہیں تو پانی بنتا ہے۔علم سے آگے بڑھ کر معرفت نے یہ بتایا کہ پانی میں کچھ اور چیزیں بھی ہیں۔اس کے ذریعہ سے ایک زمانہ تک ریل گاڑیاں چلتی رہیں اور آج پاکستان ہی کے ایک سائنسدان نے یہ انکشاف کیا ہے کہ پانی کے ذریعہ سے گاڑی (Car) بھی چل سکتی ہے۔حالانکہ دنیا اس حقیقت کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہے کیونکہ ان کو تیل کی بڑی Industries چلانا ہے۔عرفان کیا ہے؟ عرفان یعنی معرفت سے ایک قدم بڑھ کر سوچنا ہے۔مثلاً نماز کے وقت وضو کر کے انسان نماز ادا کرے۔یہ ہے علم نماز۔لیکن عرفان نماز اور نماز عارفانہ کچھ اور ہے۔مولا علیؑ نے وضو کی دعائیں بتائی ہیں۔جس کی تفصیل آئندہ مجالس میں آئے گی۔مثال کے طور پر جب پانی پر نظر پڑے تو یہ دعا کرے کہ: الحمدللہ الذی جعل الماء طھورا ولم یجعلہ نجسا۔تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے پانی کو پاک بنایا ہے پانی تکویناً پاک ہے۔یعنی اس کی طہارت اعتباری نہیں ہے۔طبیعت

میں پاکی ہے۔ پانی میں طہارت کو Add نہیں کیا گیا ہے۔اسی سے مفہوم طہارت اہل بیتؑ بھی سمجھ میں آجائیے گا۔انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل بیت ویطھرکم تطہیرا۔(صلوات)

آپ میرے ساتھ ہیں۔الحمد للہ الذی جعل الماءطھورا جعل تکوینی کیا ہے؟اس کا سمجھنا ضروری ہے۔سورہ اعراف کی آیت نمبر 197 میں ارشاد خداوندی ہے کہ مومنین اس نبی کا اتباع کرتے ہیں جسکا نام توریت میں بھی ہے اور انجیل میں بھی ہے اور وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں ویحل لھم الطیبات اور جو پاکیزہ چیزیں ہیں ان کو حلال قرار دیتے ہیں۔حلال میں تکوینی پاکیزگی چھپی ہوئی ہے۔پاکیزہ چیزیں ہی حلال ہوتی ہیں اور حلال چیزیں ہی پاکیزہ ہوتی ہیں۔ذات میں پاکیزگی ہے اور یہ پاکیزگی کبھی ظاہری ہے اور کبھی باطنی۔جھوٹ نجس ہے اور سچ پاک۔جب انسان جھوٹ بولتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں اس انسان سے بدبو آرہی ہے۔ہمارے معاشرہ میں تو لوگ بے ضرورت جھوٹ بولتے ہیں۔ہم ٹیلیفون بھی نام دیکھکر اٹھاتے ہیں صرف نام نہیں مفاد بھی دیکھتے ہیں اور اپنے آپ کو Smart سمجھتے ہیں۔ہم اتنے Smart ہیں تو ہمارے خالق کو کیسا ہونا چاہیئے۔صلوات

خلاصہ یہ کہ پانی تکویناً پاک ہے یعنی پانی کا عرفانی معنی یہ ہے کہ پاکیزگی پانی کی ذات میں ہے۔اسی سے ہم زیارت کے معنی کو بھی سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں ایک ہے زیارت کے معنی کیا ہیں؟ معرفت زیارت کیا ہے؟ اور عرفانی زیارت کا مطلب کیا ہے؟

حدیث میں ہے کہ امام صادقؑ فرماتے ہیں : مَنْ زَارَنَا عَارِفًا بِحَقِّنَا : جس نے ہماری زیارت کی عالماً بحقنا نہیں ہے بلکہ عارفا بحقنا ہے۔یعنی صرف علم کافی نہیں ہے کچھ لوگ زیارت سے لوٹنے کے بعد کہتے ہیں کہ مولانا افسوس ہے کہ میں زیارت پر گیا ہوا تھا لیکن ضریح کو چھونہ سکا، ہاتھ لگا نہ سکا، بھیا صرف ضریح چھونے کا نام زیارت نہیں ہے بلکہ امام کو دیکھنے کا نام زیارت ہے۔عرفان زیارت کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ضریح کو چھوا کہ نہیں بلکہ امامؑ سے ملاقات ہوئی کہ نہیں۔ملاقات کیسے ہوگی اور اس کا مفہوم کیا ہے آئندہ گفتگو ہوگی۔ملاقات کا مطلب ہاتھ ملانا نہیں ہے۔جیسا کہ ہم دنیاوی لیڈروں سے ملتے ہیں اور آج کل Selfie بھی لے لیتے ہیں اور جب وہی تصویر

لیڈر کو دکھا کر پوچھتے ہیں کہ کیا آپ اس کو جانتے ہیں؟ تو وہ کہے گا نہیں ۔یعنی ہم نے جس کے ساتھ کھڑے ہو کر Selfie لی تھی وہ تو ہم کو جانتا ہی نہیں ہے۔ سرکارؑ کے ساتھ بھی بہت سے لوگوں نے کھڑے ہو کر Selfie لی تھی۔فلاں صحابی نے سلفی لی..........اور سرکارؑ سے جا کر پوچھا تو کہا کہ نہیں پہچانتے ہیں۔سب نے سرکار کے ساتھ سلفی لی ہے اور جن کے ساتھ سرکار سلفی لیں وہ ہیں اہل بیتؑ اس لئے فرمایا: ھو لاء اہل بیتی۔(صلوات)

ایک زائر نے مجھ سے کہا مولانا ضریح کے پاس تصویر کھینچنا منع تھا لیکن میں نے چالاکی کی اور ایک تصویر کھینچ لی۔ یہ دیکھئے تصویر......میں نے کہا۔بھیا زیارت کا یہ مفہوم نہیں ہے۔زیارت کا مطلب قانون کی پاسداری بھی ہے۔ پابندی کسی نہ کسی وجہ سے ہوتی ہے۔شاید ایک وجہ یہ ہو کہ اگر فوٹو کھینچنے کی اجازت ہو تو اندر کیمرے ہی چلیں گے زیارت کوئی نہیں پڑھے گا۔مقام فوٹو لینے کا نہیں بلکہ امامؑ سے ملاقات کا ہے(صلوات)

یہاں پر رک کر کچھ باتوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں۔ پوری توجہ کے ساتھ ان باتوں کو سنیں۔ایک اللہ کا بندوں سے رابطہ (Communication) ہے اللہ کی مدد اور اہل بیتؑ کے تصدق سے ان مجالس میں ان مطالب کو تفصیل سے بیان کرنے کی کوشش کریں گے جن کا فائدہ زیارت پر جانے والوں کے لئے ہو گا تا کہ ان کو پتہ چلے کہ وہ زیارت پر کیوں جا رہے ہیں؟ کہاں جا رہے ہیں؟ فرائض کیا ہیں؟ اور ذمہ داریاں کیا ہیں؟

اللہ کا بندوں سے رابطہ کا پہلا ذریعہ قرآن مجید ہے۔ مستقیم رابطہ ہے۔قرآن مجید میں اللہ نے انسان سے Direct بات کی ہے۔

یا ایھا الانسان ما غرک بربک الکریم۔اے انسان تجھے کیا ہو گیا ہے؟ کیونکر مغرور ہو گیا ہے؟ کریم پروردگار کے مقابل آ گیا! اللہ بات کر رہا ہے۔

رابطہ کا دوسرا ذریعہ ہے حدیث قدسی۔ یہ بھی قرآن کی طرح ہے لیکن بطور معجزہ نہیں۔ہم نے 20 سال پہلے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے اس کو آپ آن لائن دیکھ سکتے ہیں۔جس کی تقریباً 40 سورتیں ہیں۔جس میں کلام اللہ کا ہے اور بول رہے ہیں رسول کریمؐ۔

قرآن اور حدیث قدسی میں فرق کو اس مثال سے واضح کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً: آپ اپنے ایک رشتہ دار کو جو دوسرے ملک میں رہ رہا ہے کسی دوست کے ذریعہ پیغام پہونچانا چاہتے ہیں۔ ایک چٹّی لکھی اور اس کے حوالے کردیا۔ اس خط یا چٹّی میں کوئی تبدیلی آنے والی نہیں ہے نہ الفاظ میں اور نہ معانی میں۔ لیکن کبھی آپ خط یا چٹّی کے بدلے زبانی پیغام پہنچا دیتے ہیں۔ پیغام پہونچانے میں الفاظ کا ایک ہونا ضروری نہیں ہے۔ قرآن اللہ کا خط ہے رسول کے ذریعہ بندوں کے نام اور حدیث قدسی پیغام خدا ہے۔ رسول کے ذریعہ بندوں کے نام جس میں الفاظ رسولؐ کے ہوں گے۔

اللہ سے رابطہ کا تیسرا ذریعہ احادیث ہیں۔ جو **ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** کی سند کے ساتھ ہیں۔ اصل احادیث کا منبع بھی خدا ہی ہے۔ بس اس امین نے کہہ دیا کہ وہ قرآن ہے اور یہ حدیث ہے۔ تو وہ قرآن اور یہ حدیث ہو گئے۔

رابطہ کا چوتھا ذریعہ ہے القاء یا وحیِ تائیدی۔ جس طرح خدا نے مادرِ موسیٰ پر وحی نازل کی تھی کہ اس بچہ کو دریا میں ڈال دو ہم اس کو رسول بنا کر لوٹائیں گے۔ یا ہم نماز عشاء کے بعد کی دعا میں پڑھتے ہیں کہ پروردگار میں رزق کی تلاش میں اپنے خیالات کی پیروی کرتا ہوں تو صحیح راستہ دکھا دے۔

یا قرآن مجید میں ہے۔ **ان الذین قالوا ربنا اللّٰہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون**

کچھ لوگ اللہ کو رب کہتے ہیں اور اس پر ثابت قدم رہتے ہیں۔ اللہ ان پر وحی بھیجتا ہے کہ ڈرو نہیں۔ گھبراؤ نہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ ایک مہینہ پہلے حسن نصر اللہ کی ایک گھنٹہ کی تقریر کو سن کر مغربی دنیا یہ کہہ رہی تھی کہ اس بندہ کو دیکھو چہرہ پر ذرہ برابر خوف نہیں ہے۔ اس کو یقین ہے کہ وہ کامیاب ہوگا۔ یہ کامیابی کا یقین اس کو کہاں سے ملا ہے؟ ارے بھئی! یہ اللہ کا وعدہ ہے اور وہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ہے۔ اس کو وحی تائیدی کہتے ہیں۔ ہمارے نوجوان بھی اس کیفیت کو محسوس کر سکتے ہیں۔ یاد رہے شیطانی القاءٔت بھی ہیں جو انسان کو برائی کی طرف لے جاتے ہیں اور رحمانی القاءٔت نیکی اور اچھائی کی طرف۔۔۔

تو معلوم ہوا خدا اپنے بندوں سے چار طریقوں سے Communicate کرتا ہے (1)

قرآن (2) حدیث قدسی۔(3) احادیث (4) وحی تائیدی۔اب دیکھنا یہ ہے کہ بندہ کس طرح سے اللہ سے رابطہ کرسکتا ہے۔پہلا اور مضبوط طریقہ ہے نماز۔اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ جب اللہ کی بات سنی ہو تو قرآن پڑھو اور اللہ سے بات کرنی ہو تو نماز پڑھو۔

دوسرا طریقہ ہے دعا۔الدعاء مخ العبادۃ

جو ہر عبادت ہے دعاء۔جتنا بڑا دعاؤں کا خزانہ ہمارے پاس ہے کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ سب سے بڑا خزانہ صحیفہ کاملہ ہے اور مولائے کائنات کی دعاؤں کا مجموعہ ہے ان دعاؤں کو Explore کرنے کی ضرورت ہے۔تاکہ دنیا عامل کی چکر میں نہ جائے جو خود غافل ہے (صلوات)۔

اور تیسرا راستہ ہے Communication کا زیارت۔

کبھی کبھار ہم شکایت کے طور پر کہتے ہیں ہم نے بہت Call کیا آپ نے Recieve ہی نہیں کیا۔جواب ملے گا کہ میں ایسے علاقہ میں تھا جہاں Signals بہت Weak تھے۔جس کی وجہ سے آپ کی Call مجھ تک پہوپنچی ہی نہیں۔معلوم ہوا جتنے Recievers قوی ہوتے ہیں اتنے ہی Signals قوی ہوتے ہیں۔اللہ سے رابطہ کے لئے بھی کچھ ایسے مقامات ہیں جہاں سے باآسانی رابطہ ہوسکتا ہے۔ان مقامات میں سے ایک روضہء امام حسینؑ ہے۔رابطہ تیزی کے ساتھ ہوگا لیکن یاد رہے رابطہ ضابطہ (System) کے ساتھ ہوگا۔اگر رابطہ نہیں ہو پا رہا ہے تو ہم نے قوانین اور System کی پاسداری نہیں کی ہے اس طرف سے کوئی کمی نہیں ہے۔(صلوات)

ہاں! ایک اور رابطہ کا ذریعہ ہے وہ ہے آنسو۔جہاں بولنے یا بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خصوصاً جہاں بولنے پر پابندی ہو تو وہاں آنسو بولتے ہیں۔جہاں Communications کے سارے راستے بند ہوجاتے ہیں تو آنسو یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ان حالات سے راضی نہیں ہیں۔اور یہی غم حسینؑ کی نشانی ہے۔

دنیا کا ہر غم چند دنوں بعد ہلکا ہوجاتا ہے چاہے وہ باپ کی جدائی کا غم ہو یا ماں کا غم۔لیکن یہ کون غم ہے جو چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی ادھر کوئی حسینؑ کہتا ہے تو ادھر آنسو چل پڑتے ہیں۔ یہی عشق حسین کی گرمی ہے۔(مصائب)

دوسری مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْن۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورۂ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان سے یہ مجالس ہیں۔ ہر سال ہم ان موضوعات پر گفتگو کی کوشش کرتے ہیں جو Current Issues ہیں۔ آج جو سب سے بڑا موقع (شیعوں کو) ملا ہے وہ زیارت حسینؑ کا موقع ہے جس کے لئے سجدہ ریز ہونا چاہیے۔ اس کو آسان نہ سمجھیں کہ 20 ملین یا 25 ملین زائر کربلا پہونچ رہے ہیں بلکہ اس کے پیچھے شہداء کا خون ہے۔ ہاتھ کٹائے ہیں زیارت کی ہے، جانیں دی ہیں زیارت کی ہے۔ گویا یہ زیارت بنی امیہ اور بنی عباس سے کہہ رہی ہے کہ تم ختم ہو گئے پر آؤ دیکھو حسین تو حسین زائر حسین بھی زندہ ہے۔ (صلوت)

کل ہم نے ابتدائی گفتگو میں علم، معرفت اور عرفان کے معانی پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی تھی۔ جیسے: انسان کو غذا کی ضرورت ہے یہ علم ہے اور یہ بدیہات میں سے ہے اور دوسرا مرحلہ جو معرفت کا ہے وہ یہ کہ وہی غذا پاکیزہ کھائیں۔ Organize طریقہ سے کھائیں۔ اپنا کھائیں کسی اور کا حصہ نہ کھا جائیں اور عرفان یہ ہے کہ غذا کے ہر لقمہ کی جانچ پڑتال ہو۔ کیونکہ لقمہ خون بناتا ہے اور خون جسم کی ضرورت ہے۔ اور اسی کے نتیجہ میں آنکھ دیکھنے اور کان سننے کے قابل بنتے ہیں۔ اسی لئے عارف کی نگاہ غذا پر نہیں بلکہ غذا کے اثر پر ہوتی ہے۔

بصارت اور سماعت بچانے کے لئے غذا کا استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح زیارت بھی ہے۔ زیارت کے معنی کیا ہیں؟ معرفت زیارت کیا ہے اور عرفان زیارت کسے کہتے ہیں؟۔

زیارت کے معانی کیا ہیں؟ ہمارے پاس اس کیلئے الفاظ مترادف ہیں۔ بلکہ حج کا ایک معنی بھی زیارت کا ہے جسے Greater visit کہتے ہیں اور عمرہ کا مفہوم بھی زیارت کا ہے جسے چھوٹی زیارت کہتے ہیں۔

عربی زبان میں زیارت کے لئے زُرتُ یا ازُوْر کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔جس کے معنی ہیں زیارت کی ہے یا کروں گا۔درحقیقت ملاقات کا مفہوم اس میں چھپا ہوا ہے۔صرف دیکھنے کو زیارت نہیں کہتے ہیں۔زیارت یعنی زائر اس مقام پر پہونچ جائے جو مزور کو دیکھ سکے۔اس کے لئے کچھ مراحل طے کرنے ہوں گے۔صرف جذبات کام آنے والے نہیں ہیں۔

قوانین اور شرائط کو دیکھنا پڑتا ہے۔Phases سے گزرنا پڑتا ہے تب جا کر کہیں یہ آنکھ اور کان دیکھنے اور سننے کے قابل ہو سکتے ہیں۔

ہمارا اہل بیت سے رابطہ مضبوط ہے یہاں لوگ کیوں جمع ہو رہے ہیں۔بلانے والا کون ہے؟ Describe کرنا بہت دشوار ہے۔آج دنیا میں کچھ لوگوں کو جمع کرنے کے لئے کروڑوں ڈالر خرچ کئے جا رہے ہیں۔یہاں تو لوگ اعلان پر جمع ہو جاتے ہیں۔یہ حسینی جذبہ ہے اس جذبہ کو منزل تک پہونچانا منبر کا کام ہے۔(صلوات)

زیارت کے ظاہری معنی ملاقات کے ہیں۔حدیث میں ہے من زارنا جو کوئی ہماری زیارت کرے۔**عارفا بحقنا**۔ہمارے حق کا عرفان رکھتا ہو۔**وجبت له الجنة**۔اس پر جنت واجب ہے۔یہیں پر یہ گزارش کرتا چلوں کہ ان مجالس عزا میں ہر مکتب و مذہب کے لوگوں کو بلائیں۔کیونکہ دین، قرآن اور اہل بیت سب کے لئے ہیں۔قرآن نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے۔

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس۔هدی للمؤمنین نہیں ہے۔

یعنی قرآن Communal کتاب نہیں بلکہ ایک آفاقی اور Universal کتاب ہے۔اسی طرح فرمایا! **وما ارسلنک الا رحمة للعالمین**۔سرکارؐ صرف مسلمانوں کے لئے نہیں ہیں بلکہ کائنات کے ذرہ ذرہ کے لئے رحمت ہیں اور مولائے کائنات صرف شیعوں کے مولا نہیں بلکہ کائنات کے مولا ہیں۔اس مقام پر جا کر علی کو آواز دیجئے تو مزا آئے اپنے خیالات میں محدود کر کے نہیں۔(صلوات)

مدینۃ العلم کی مجلس میں میں نے اشارہ کیا تھا کہ ادھر محرم شروع ہوتا ہے ادھر مجالس اور عزاداری کے سلسلہ میں سوالات شروع ہو جاتے ہیں۔اس میں کوئی قباحت نہیں ہے فکری گفتگو کا سب کو

حق ہے۔ یہاں تک کہ امام صادقؑ نے ایک شخص سے پوچھا کہ کیا تم ایسی مجلسوں میں جاتے ہو جس میں (تحدثون) بحث ومباحثہ ہوتا ہے۔ Argumental گفتگو کرتے ہو؟

(جس کو science of Argument کہتے ہیں) اس نے کہا! ہاں مولا . تب امام نے فرمایا۔ **احیوا امر نا** اس طرح ہمارے امر کو زندہ رکھو۔ اگر ہمارا بیٹا یا بھائی کوئی فکری اختلاف کی بات کر رہا ہے تو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ ان کا بنیادی حق ہے ہاں! گفتگو دلائل کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ دلیل مضبوط اور سچی ہو تو وہ خود بخود دل میں اتر جائے گی لادنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اہل منبر کی ذمہ داری بھی فکر لادنا نہیں ہے بلکہ Present کرنا ہے۔ وہ بھی قرآن اور اہل بیتؑ سے مربوط ومنسوب ہو۔

خصوصی طور پر آج دنیا نے یہ سمجھ لیا ہیکہ جو مکتب ان کے لئے چیلنج ہے وہ مکتب تشیع ہے۔ ہر مکتب نے ان کو گلے لگا لیا ہے اور ان کے رہبران نے بھی ان سے ہاتھ ملا لیا ہے۔ صرف ایک ہی مکتب ہے جو کہہ رہا ہے۔ **مثلی لا یبایع مثله**۔ (صلوات)

ایک ہی مکتب ہے جو ختم نہیں ہو رہا ہے۔ قتل کرتے ہیں ختم نہیں ہوتے۔ گھر جلاتے ہیں ختم نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ ختم کرنے کی کوشش میں حکومتیں ختم ہوگئیں پر یہ ختم ہو نہ سکے۔ اس لئے دنیا ایک نئی چال چل رہی ہے۔ وہ ہے فکری یلغار۔ ایسے افکار اس قوم میں ڈال دیئے جائیں جس میں یہ قوم الجھ کر رہ جائے۔ ترقی کی بات ہی نہ ہو۔

عزیزو! مولا نہج البلاغہ میں فرماتے ہیں۔ **اَمْ اَنزَلَ اللّٰهُ دِيْنًا نَاقِصًا**۔ کیا اللہ نے اپنا دین ناقص۔ (Incomplete) بھیجا ہے کہ تم کامل کرنے لگے ہو۔ جبکہ قرن کہتا ہے **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا** دین کامل ہے۔ دین میں سب کچھ موجود ہے۔ ہاں! اگر اس کامل دین کو صحیح راستہ سے نہ لیا جائے تو پریشانی ہے۔ مثلاً زیارت کے سلسلہ میں صحاح ستہ میں موجود ہے کہ سرکارؐ نے مسلمانوں کی قبروں کی طرف رخ کر کے سلام کیا ہے اور فرمایا ہے کہ **السلام علیکم یا اهل القبور من المومنین**۔ اصحاب نے کہا : یا رسول اللہ یہ تو مر چکے ہیں۔ سلام کیا؟ یہیں سے دو نظریہ وجود میں

آتے ہیں ایک سلفی اور وہابی نظریہ اور دوسرا اسلامی نظریہ۔ کیونکہ سلفیوں کا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ (صلوات)

یہاں تک کہ سرکارؐ نے کفار کی لاشوں سے بات کی ہے۔ **انا قد وجدنا ماوعدنا ربنا حقا۔ هل وجدتم ماوعدربکم حقا** ہم سے اللہ نے جو وعدہ کیا تھا وہ ہمیں مل گیا ہے کیا تمہیں جو وعدہ کیا گیا تھا وہ ملا کہ نہیں؟ جب لوگوں نے سوال کیا کہ یارسول اللہ کیا یہ سنتے ہیں؟۔ سرکار نے فرمایا تم سے بہتر سنتے ہیں۔ جب غیر سن سکتا ہے تو کیا اللہ کا ولی نہیں سن سکتا۔ (صلوات)

زیارت کا آغاز سلام سے ہوتا ہے۔ لٰہذا اسلام کی حقیقت کو سمجھنا ضروری ہے۔

ایک دعا ہے جو سلام کی صورت میں ہے۔ اللہ انت السلام۔ خدایا تو سلام ہے۔ قرآن مجید نے اللہ کے 99 صفات بتائے ہیں۔ جن کو Multiply کر کے اہل بیتؑ نے دعائے جوشن کبیرہ میں ایک ہزار صفات میں تبدیل کیا ہے۔ پتہ چلا خدا کی صفات کی تشریح بھی کوئی کر سکتا ہے تو وہ اہل بیتؑ ہیں۔ (صلوات)

ان میں سے ایک نام ہے سلام۔ سلام یعنی سلامتی۔

السلام علیکم یعنی نفرتیں، جنگیں ختم اور اب صرف پیار کی باتیں ہوں گی۔

سلام یعنی Tension کو Defuse کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

ومنک السلام اور سلامتی تیری ہی طرف سے ہے۔

ولک السلام اور سلامتی تیرے لئے ہے۔

والیک یعود السلام اور سلامتی تیری ہی طرف لوٹتی ہے۔

یہیں سے غلو کرنے والے اس حقیقت کو جان لیں کہ حقیقت سلام اللہ ہے لٰہذا السلام علی اللہ نہیں کہا جا سکتا ہے جبکہ اہل بیتؑ کو السلام یا اہل البیت کہہ سکتے ہیں۔ یہی عرفان زیارت ہے۔ (صلوات)

اس کی وضاحت ضروری ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ **قالت الاعراب اٰمنا قل لم تومنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم۔** ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل

نہیں ہوا ہے بلکہ کہو اسلام لائے ہیں۔ یہ ایمان کیا ہے؟ ایمان یعنی:

(1) **اطیعو اللّٰہ:** اللہ کی اطاعت کرو

(2) **و اطیعوا الرسول:** اور اس کے رسول کی اطاعت کرو

(3) **و اولی الامر منکم:** اور اولی الامر کی اطاعت کرو

کچھ لوگوں نے یہ Concept بنالیا ہے کہ جس کے پاس کرسی ہے وہ اولی الامر ہے۔ زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ Take it easy۔ اس لئے قرآن مجید نے ایک فہرست بتادی ہے کہ کس کی اطاعت نہیں کرسکتے۔

لا تطیعو اکل حلاف مھین : زیادہ قسم کھانے والے کی اطاعت نہ کرو۔ پست انسان کی اطاعت نہ کرو۔ چغلی کھانے والے کی اطاعت نہ کرو اور ہر کس و ناکس کے پیچھے چلے جانے والے کی اطاعت نہ کرو۔ (صلوات)

لا تطع الکافرین و المنافقین : کافر اور منافق کی اطاعت مت کرو۔ کافر کی اطاعت مت کرو میں انڈیا، پاکستان، امریکہ اور کنڈا کے سب چلے گئے اور منافقین میں بڑے بڑے چلے گئے اور لمبی لسٹ بھی چلی گئی۔ (صلوات)

اسی لئے امام نے فرمایا! جو ہماری اطاعت واجب سمجھتا ہے اس کی زیارت عارفانہ ہو۔ اس جملہ کی تشریح کے لئے عشرے درکار ہیں۔ اطاعت کے لئے ولایت کا تصور ضروری ہے۔ "**انما ولیکم اللّٰہ**" اللہ تمہارا ولی ہے۔ ولی یعنی (Guardianship) اسکول سے بچے کے نام خط آتا ہے اس میں لکھا ہوتا ہے کہ Guardian دستخط کرے۔ یعنی وہ دستخط کرے جو اس بچہ کی دیکھ بھال کرتا ہو اور اس کو کنٹرول کرتا ہو۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ ہمیں کنٹرول کررہا ہے۔ کیا ہم اور آپ اللہ کے کنٹرول میں ہیں؟ غور کیجئے؟۔

ہم میں اور دوسروں میں فرق صرف اتنا ہے کہ ہمارا ولی اللہ ہے اور جو اللہ کے قوانین کے دائرے میں آجاتا ہے وہ اس کی اطاعت میں چلا جاتا ہے۔ لا الہ الا اللہ کہنے کا مطلب ہی یہی ہے کہ اللہ تو میرا ولی ہے اور میں تیرا بندہ ہوں۔

تو میرا Guardian ہے اور جو تو بتائے گا وہ میں کروں گا۔ تو پھر جھوٹ کیا ہے۔ لوٹ مار کیوں۔ جب اللہ کو ولی مان لیا ہے تو مخالفت کیسی؟

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل

ورسولہ اور رسول ہمارے سرپرست ہیں۔ **النبی اولیٰ بالمومنین من انفسھم** رسول کس طرح ہمارے سرپرست ہیں۔ النبی اولی بالمؤمنین من انفسھم یہ ایک آیت ہی انسان کی زندگی کو بدل سکتی ہے۔ یعنی سرکار رسالتمابؐ مومنین کے لئے ان کے نفسوں سے بھی زیادہ Superior ہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ سرکار میری زندگی آپؐ کے حوالہ ہے۔ میں غلام ہوں جو آپ کہیں گے اس پر عمل کروں گا۔ اسی لئے سرکار نے غدیر میں سوال کیا کہ میں تمہارے نفسوں سے بھی زیادہ تم پر حاکم نہیں ہوں؟ گویا سرکار مولا کے معنی سمجھا رہے تھے کہ بعد میں آنے والا لفظ بھی اسی معنی میں ہوگا۔ سبھوں نے کہا: بلیٰ۔ تب فرمایا: **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ۔** (صلوات)

یہ ہے مفہوم اطاعت اور اس پر ثابت قدم رہنے کا نتیجہ ہے زیارت۔ اللہ ہم سب کو زیارت نصیب کرے۔ امام کی اطاعت کے سائے میں زیارت ہو۔ اس کے لئے ہمارے پاس مثالیں بھی سلمان، ابوذر، مقداد اور میثم تمار کی صورت میں موجود ہیں۔ ان کی زندگیوں کا مطالعہ کریں۔ اطاعت امام میں انہوں نے وہ مقام حاصل کرلیا ہے کہ ان کے پاس امام آرہے ہیں ایک کھجور بیچنے والے کے پاس امام آرہے ہیں جس کی ہمارے معاشرہ میں کوئی اہمیت نہیں ہے۔ یہ ہے کردار کی بلندی۔ ایران میں ایک کتاب رجب علی خیاط کے نام سے چھپی ہے خیاط یعنی درزی۔ لیکن مشہور یہ ہے کہ امام عصرؑ اس کے پاس تشریف فرما ہوئے تھے۔ یہ کونسا مقام ہے؟ کیا یہ ممکن ہے؟ جب تک ہم اپنے خول (Cocoon) سے باہر نہیں نکلیں گے یہ مقام سمجھ میں آنے والا نہیں ہے۔ مرغی انڈے سیکھ دیتی ہے لیکن اس کے Shell کو چونچ سے توڑتی نہیں ہے اب اندر سے بچہ کا کام ہے کہ وہ Shell کو توڑ کر باہر آئے۔ ولایت کا کام ہے مقام بتا دینا اور یہ پیروکار کا کام ہے کہ اس مادیت کے Shell کو توڑے اور بلند ہو جائے۔ (صلوات)

ہم سب کسی نہ کسی Shell میں جکڑے ہوئے ہیں۔ روٹی کا Shell دو لقموں کے لئے کتنا جھوٹ، کتنا فریب اور پھر دعویٰ بھی ہے کہ اہل بیت کے چاہنے والے ہیں۔

اس کو ایک مثال کے ذریعہ سے سمجھیں۔ قرآن کہتا ہے۔ **والمؤمنون والمومنات بعضھم اولیاء بعض یامرون بالمعروف وینھون عن المنکر**۔ یعنی مومنین آپس میں ایک عمومی ولایت رکھتے ہیں۔ آپس میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے ہیں۔ اگر کوئی خاتون بے پردہ ہے تو اس کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ پردہ کرلے۔ نامحرم سے بچے۔ اگر یہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ ہو تو معاشرہ میں تباہی مچ جائے گی۔ آج جو معاشرہ مشکلات سے دو چار ہے اس فریضہ کے نہ ہونے کی وجہ سے ہے۔ ہاں! سلیقہ درکار ہے۔ یہ بھی ہمیں اہل بیتؑ کے گھر سے ملے گا۔ جس طرح دو معصوم بچوں نے ایک بزرگ کو وضو کا سلیقہ سکھایا تھا۔ (صلوات)

اور ایک خاص ولایت ہے میرے نوجوانو! تمہارا باپ تمہارا ولی ہے۔ باپ کو ناراض کر کے گھر سے نکلو گے تو ایک ایک قدم پر گناہ لکھا جائے گا۔ سفر کے باوجود نماز قصر نہیں پڑھ سکتا۔ کیا ہم باپ کی ولایت میں ہیں؟ اس طرح ہمیں عادت ہو جائے گی کہ ولایت کے سائے میں زندگی کیسی گزار یں۔ اُف تک نہیں کہہ سکتے۔ اونچی آواز میں بات نہیں کر سکتے۔

واخفض لھما جناح الذل۔ اور اپنے بازوؤں کو ان کے سامنے جھکا دو۔ اسی طرح شادی سے پہلے باپ کی ولایت میں تھی اور شادی کے بعد شوہر کی ولایت میں۔ وہ ملکہ ہے نہ پہلے ذمہ داری تھی اور نہ اب۔ ولایت میں آنے کا مطلب اطاعت کرنا بھی ہے۔ انشاء اللہ اس کو آئندہ مجالس میں elaborate کریں گے۔ (صلوات)

چلئے۔ آخر میں ایک فضیلت کا گوشہ بھی ہو جائے۔ امام رضاؑ فرماتے ہیں۔

کل طین حرام: ہر مٹی کا کھانا حرام ہے۔ جس طرح خون کا پینا حرام ہے۔

الا طین تربت الحسینؑ: مگر حسینؑ کے قبر کی مٹی

معرفت امام کیا ہے ہمیں پتہ نہیں ہے۔ دنیا شیعہ کو پہچان نہیں سکتی۔ پہلی چیز بچہ کو کیا چکھائیں؟۔ خاک شفا، پھر کفن میں کیا رکھیں؟ خاک شفا، سجدہ کس چیز پر کریں؟۔ خاک شفا، یہاں تک کہ حدیث میں ہے مرض جتنا بھی بڑا ہو (طبیب کے پاس جائیں) لیکن پہلا علاج خاک شفا سے ہو۔ (مصائب)

تیسری مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورۂ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان سے ہونے والی یہ ہماری تیسری کڑی ہے کوشش یہ کی جارہی ہے کہ زیارت کے عرفان کو بیان کرسکیں۔ الحمد للہ، اللہ نے یہ شرف مومنین کو دیا ہے کہ اس زمانے کے کہ اب زیارت کے راستے تقریبا کھلے ہوئے ہیں اور انشاء اللہ اب اس کو کوئی ختم کرنے والا نہیں ہے۔ اس لئے کہا کہ اس کے لئے بہت سی قربانیاں دی گئی ہیں۔

اس کے لئے بہت سا خون دیا گیا ہے۔ یہ ثابت ہو رہا ہے آہستہ آہستہ کہ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں ہیں۔ کہ یہ کربلا پوری دنیا پہ چھا جائے گی۔ اس کے لئے فرائض ہم زائرین کے ہیں۔ ان پر گفتگو جاری ہے۔ عرفان زیارت عنوان ہے۔ (Inner dimensions of Ziyarat) اس سلسلے میں جو باتیں کی گئیں ہیں۔ اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کل اس نتیجہ تک پہونچا یا گیا تھا۔ یہ حدیث ہے! ''من زار نا عارفا بحقنا''

جو ہماری زیارت کرے مگر یہ زیارت اس کی عرفان حق معصوم کیساتھ ہو۔ علم حق معصوم نہیں ہے۔ معرفت حق معصوم ہے۔ بلکہ اس سے بالاتر بات ہے۔ نہ صرف علم رکھتا کہ وہ زیارت کرنے جارہا ہے بلکہ امام سے ملاقات کرنے جارہا ہے معرفت بھی رکھتا ہو۔ عرفان کے معنیٰ یہ ہیں کہ وہ جارہا ہو (reflect) کرنے کیلئے، یعنی بیعت کو تجدید کرنے کے لئے۔ اب مولا میں نے یہ طے کیا ہے ، ارادہ کیا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ میں آپ کا مطیع رہونگا۔ آپ کے بتائے ہوئے راستے پر چلونگا۔ کل ہم نے امام صادق علیہ السلام کی وہ حدیث بیان کی جس میں کسی نے پوچھا مولا : **عارفا بحقنا** کے معنی کیا ہیں۔ من زارنا من کے معنی میں وسعت ہے۔ زیارت کرنے والا کالا، گورا، امیر، غریب، پاکستانی اور ہندوستانی کوئی بھی آئے ہماری زیارت کرے۔ اس میں قید مذہب

بھی نہیں ہے۔ جو کوئی آئے زیارت کرنے کے لئے ہمارے پاس آئے۔ من زارنا ہماری زیارت کرے۔ زیارت کے معنی پر بھی کل ہم نے گفتگو کی تھی۔ **عارفا بحقنا**۔ سائل نے سوال کیا مولا! **عارفا بحقنا** کے معنی کیا ہے اس کے معنی سمجھائیں۔ اور یہی در ہے جو علم کو کھولتا ہے۔ اس سے ہٹ کے کوئی دروازہ ہمیں نظر نہیں آیا۔ اسی لئے جو اس در سے منسلک ہو جاتا ہے وہ یہاں سے ہٹتا نہیں ہے۔ اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہیکہ ہم اس در سے منسلک ہیں۔۔۔۔۔ لیکن اس سلسلے میں تھوڑی کمیاں ہم میں ہیں کہ ہم لوگوں نے اس پیغام کو دوسروں تک ابلاغ نہیں کیا ہے۔ ابھی حال ہی میں ایک اسکالر اسلام کو قبول کرتے ہیں، حرم مولا امیر المؤمنینؑ میں ان کا گلہ ہے شیعوں سے کہ وہ گلہ یہ ہے کہ اتنے خوبصورت مذہب کے لوگ خاموش کیوں بیٹھے ہیں؟۔ ان کے پیام کو ابلاغ کیوں نہیں کرتے۔ تم بتاتے کیوں نہیں۔ تم لوگ پیچھے کیوں ہو۔ لیکن ان کا جواب بھی میں دے دوں۔ اب تک ہم لوگ defence لائن میں تھے اب offence شروع ہو چکا ہے۔

الحمد للہ انقلاب جمہوری اسلامی ایران کا وجود ایک برکت ہے۔ اس پر کام شروع ہو چکا ہے۔ جس کی طرف امام خمینی نے اشارہ کیا تھا: ”انقلاب ما انفجار نور بود“ حقیقت میں انفجار نور ہے۔ دنیا بھر میں آپ دیکھ رہے ہیں تحریک شروع ہو چکی ہے۔

کل ہم نے اس مقام میں چھوڑا تھا کہ اطاعت معصوم عرفان کے قریب لے جائے گی۔ اور اس سلسلے میں تھوڑی سی گفتگو ہم نے اطاعت کے سلسلے میں کی تھی۔ **اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم**“ پھر اس کے بعد اولو الامر کے بارے میں ”**انما ولیکم اللّٰہ و رسولہ و الذین آمنوا الذین یقمیون الصلوٰۃ و یؤتون الزکاۃ و ھم راکعون**۔“ کل مرد یہاں سے جانے کے بعد سب نے اپنی مونچھوں کو تاو دے کر اپنی بیویوں سے کہا دیکھا مولانا نے بتا دیا کہ ہماری بات تو تمہیں سنی ہی پڑے گی۔ ہم تمھارے ولی ہیں۔ ہماری مومنات پریشان ہو گئیں، کہا مولانا بیالنس بھی تو ہونا چاہیئے۔ ایک طرفہ گفتگو ہو گئی ہے۔ یاد رہے خدا نے عورت کو بڑی عزت دی ہے۔ وہ عزت یہ ہیکہ ولایت کی ذمہ داری اس کے کاندھوں پر رکھی ہی نہیں ہے۔ اس دولت کو سمجھے عورت۔ اس کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کتنی بڑی دولت کی مالکہ ہے۔ ولایت کا مسئلہ آسان نہیں ہے کہ اس کی ذمہ داری

کو ہاتھ میں لے لیا جائے۔اس ذمہ داری کو ذات پروردگار نے عورت کے حوالے نہیں کیا ہے ۔کیونکہ اس کی ذمہ داری ولایت کی پرورش کرنی ہے۔ولی نہیں بنتی۔لیکن ولیوں کو پرورش کرتی ہے۔اور اس کو سمجھنے کے لئے لازمی ہے کہ قرآن کے اوراق کو ہم ذرا سا الٹیں۔میں اس جواب سے پہلے ایک سناریو (Scenario) پیش کرنا چاہتا ہوں۔آجکل کی گفتگو میں ہے کہ ٹیچنگ لائن میں، خصوصا جو لوگ ٹیچنگ لائن میں ہیں۔یا ملوث ہیں (Involve) ہیں وہ اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہیں۔مجھے بھی منبر سے زیادہ ٹیچنگ میں لطف آتا ہے۔اور جو لوگ ٹیچرس ہیں۔میری بہنیں۔استاد ہیں۔خدا انشاء اللہ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔حقیقت میں استاد کیا ہے ہمیں معلوم نہیں ہے۔اور اس کی قدر کیا ہے ہمیں پتہ نہیں ہے۔آج کل سیسٹم آف ٹیچنگ میں ایک چیز پیش گئی ہے۔ PBL اس کے معنی ہیں۔پرابلم بیس لرننگ (Problem based Learning) پہلے تھیوریس بتائی جاتی تھی کہ یہ ہیں۔اور اس کے بعد مسئلہ کا حل ڈھونڈا جاتا ہے۔ اب تھیوریس نہیں بتاتے کیس بتاتے ہیں کہ تم اس کو Solve کرو۔میڈیکل لائن میں بھی یہی سسٹم آچکا ہے۔لیکن اب ایسا نہیں ہے۔PBL کے معنی یہ ہیں کہ پہلے Problem پیش کیا جاتا ہے کہ یہ ہے Problem اور پھر کہا جاتا ہے کہ اس کو Solve کرو۔آج ہماری سوسائٹی کا Problem یہ ہے کہ جھوٹ ہمارے پاس عام ہے۔ایک دوسرے کی باتوں پر اعتماد ہی نہیں ہے۔ایک صاحب فون کرتے رہے۔ہم جواب مصروفیت کی وجہ سے نہیں دے سکے۔مسیج کیا مولانا فون اٹھائیے۔کیا کہنا چاہ رہے ہیں یہ؟ یعنی مولوی بھی اگر نہیں اٹھا رہا ہے تو جھوٹ بول رہا ہے ۔چہرہ اور نام دکھ کر رکھ لیا ہوگا۔۔اللہ اکبر، کچھ لوگ بے ضرورت جھوٹ بولتے ہیں۔میں مغرب میں رہتا ہوں۔وہاں کی حالت کو دیکھتا ہوں۔اور دیکھتا ہوں کہ ان لوگوں نے کس طرح سے سوشل اسٹکچر میں تربیتی پہلو کو غیر مستقیم Involve کرکے انسانی طبیعت کو بنایا ہے۔میں تعریف نہیں کر رہا ہوں۔بہت سے نقائص ہیں بہت زیادہ پریشانیاں ہیں ان کے پاس کہ جس طرح ہمارے پاس موجود ہیں۔لیکن اس سوسائٹی میں جھوٹ نہیں ہے۔

بانیٔ اخوان المسلمین کا ایک جملہ مشہور ہے کہ جو مفسر قرآن بھی ہیں مغرب کو دیکھ کر واپس آئے

انہوں نے کہا کہ **وجدت الاسلام بدون المسلم**" مغرب میں میں نے اسلام دیکھا پر مسلمان نہیں اور اپنے وطن میں آیا تو مجھے مسلمان ملا مگر اسلام نہیں ملا۔۔۔ یہ حقیقت ہے۔ اس کو ہم بہت Serious لیں ذرا سا دردناک پہلو ہے۔ اس پر رونا چاہئے اس پہ گریہ کرنا چاہئے۔ کہ ہم مسلمان ہیں مگر ہمارے پاس اسلام نہیں ہے۔ یہ جو ہم مجالس کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم تجدید عہد کریں، اور یقین کرلیں کہ جھوٹ میں برکت نہیں ہے۔ یقین کرلیں کہ جھوٹ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یقین کرلیں کہ جو سچ بولیگا وہ ہمیشہ کامیاب رہیگا۔ چند دن تکلیف ہوگی لیکن سچ کے اثرات واضح ہوجائیں گے۔ یہ جو ٹیلیفون پر Millions کا بزنس ہوتا ہے وہ سچ کی بنا پر ہے جھوٹ کی بنا پر نہیں۔ حقیقت ہے۔ ہمارا معاشرہ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ ہم لوگ اسلام کو اپنے لطف و مزے کے لئے استعمال کرتے ہیں، عملی میدان میں نظر نہیں آتے۔ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ ہم لوگ کس منزل پر ہیں۔ یہ مقام میرا نہیں ہے کہ میں آپ کو بہلا دوں۔ میں نہیں کرسکتا۔ ذمہ داری ہے۔ مقام، مقام رسالت ہے مقام باقری نہیں ہے۔ منبر منبرِ رسول ہے۔ جب منبر رسول ہے تو رسالت کی بات ہوگی اور اسلام کی بات ہوگی دین کی بات ہوگی۔ بے دینی کی نہیں۔

لوگوں کو تین گروہ میں تقسیم کرسکتے ہیں ہم جو اللہ کی ولایت کو ماننے والے ہیں قرآن مثال بھی دیتا ہے۔ مثلاً "قال اللہ تبارک وتعالیٰ" "فاذا نفخت فیہ من روحی فقعوا لہ ساجدین" جب آدم کے جسم (پتلہ) میں روح پھونک دوں تو تم سجدہ کرلینا۔ سبھوں نے سجدہ کیا الا ابلیس۔ یہاں پر ذات پروردگار پوچھتا ہے PBL (Problem based Learning) **مامنعک ان لا تسجد** سجدہ نہ کرنا اکڑ ہے، اور اس اکڑ کے پیچھے سوچ کیا ہے۔ اس لئے کہ ہر عمل کی ایک سوچ ہوتی ہے، اگر سوچ صحیح ہوجائے تو عمل خود بخود صحیح ہوجائیگا تو نے مامنعک کس چیز نے تجھے سجدہ کرنے سے منع کیا۔ کیا پرابلم ہے تیرا اس نے کہا **خلقتنی من نار و خلقتہ من طین** وہ ولایت خالقیت کو مانتا ہے اچھی طرح سے سمجھیئے۔ وہ اللہ کو اللہ مانتا ہے نہ صرف اللہ کو مانتا ہے صفات اللہ کو بھی مانتا ہے۔ خالق مانتا ہے۔ **خلقتنی** تو نے مجھے پیدا کیا آگ سے آدم کو تو نے مٹی سے پیدا کیا۔ آدم کا خالق بھی ہے۔ خالقیت میں اس کو شک ہی نہیں ہے۔ سمجھیئے اچھی طرح سے یعنی اللہ کو بھی مانتا ہے

خالقیت کو بھی مانتا ہے۔کس چیز کو نہیں مانتا۔ربوبیت کو نہیں مانتا۔یعنی یہ کہتا ہے کہ ''**قال رب فانظرنی الیٰ یوم یبعثون**'' قیامت تک مجھے مہلت دے۔تو معلوم ہوا کہ قیامت کو بھی مانتا ہے۔اللہ کو مانتا ہے اللہ کے صفات کو مانتا ہے۔کس چیز کو نہیں مانتا ربوبیت کو نہیں مانتا۔اللہ نے کہا سجدہ کرو اس نے کہا نہیں کرونگا۔یہاں پر نہ کرونگا کیا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ہر چیز کو مانتا ہوں۔لیکن تیری ولایت کو نہیں مانتا۔بعض وقت ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔معاف کیجئے کہ میں اس منزل پر آپ کو لے جانا نہیں چاہتا تھا۔میں بھی آپ کے ساتھ ہوں۔ہم لوگ بھی خلاقیت کو مانتے ہیں۔اللہ خالق ہے ہمارا۔رازقیت کو مانتے ہیں اللہ رازق ہے ہمارا۔وہی روٹی دیتا ہے محنت کرنی پڑتی ہے مگر روٹی دینے والا وہی ہے۔کس چیز کو ہم نہیں مانتے۔اس کی ربوبیت کو ہم نہیں مانتے۔اس کی ولایت کو نہیں مانتے۔اس کی ولایت کو اگر ہم مانتے تو یہ جھگڑے کہاں رہتے۔

اسی لئے قرآن یہ کہتا ہے۔''**ومنھم من یقولون**'' بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ اللہ ہے۔اور یوم آخرت بھی ہے۔**وماھم بمومنین** یہ لوگ مومن نہیں ہیں۔صرف بولنے سے کچھ ہوتا نہیں ہے۔ولایت پروردگار میں جانا ہے۔یعنی ولایت کے معنی کیا ہے؟یعنی اللہ کے حکم پر Surrender ہوجانا ہے،اسی لئے **اشھدان محمدا عبدہ ورسولہ**۔پہلے عبد تھا تو رسول بنا۔یعنی غلام بنئیے تو پھر کچھ ملے گا۔ہم تو غلامی ہی میں مار کھا جاتے ہیں۔ہم کریں گے اپنی مگر تو ہمیں پھر بھی جنت دیدے۔ایسا ہونے والا نہیں ہے۔خدا نے کہا ہے کہ میں نے System بنایا ہے۔اس System کے ساتھ چلو تو تم کو پورا نتیجہ ملنے والا ہے۔

دوسرا گروپ وہ ہے جو اللہ کی خالقیت کو مانتا ہے رازقیت کو مانتا ہے۔حتی کہ ربوبیت کو بھی مانتا ہے۔ربوبیت یعنی اللہ نے جو کہہ دیا کہ اس کو ولی مانو ہم اس کو ولی مانتے ہیں۔جس طرح سے ہم لوگ بیٹھے ہیں مومنین الحمد للہ مجلس امام حسین میں آگئے ہیں۔الحمد للہ یہ اللہ کی بہت بڑی برکت ہے۔ہم مومنین ہیں مانتے ہیں۔کس کو مانتے ہیں ولی؟۔اللہ کو ولی مانتے ہیں رسول کو ولی مانتے ہیں یہاں آنا بتا رہا ہے کہ اہلبیت کو ولی مانتے ہیں۔کہاں Problem ہے۔Problem یہاں ہے کہ مانتے ہیں ولایت کو لیکن کریں گے وہی جو ہم کو کرنا ہے۔دین سے اپنی پسند کی چیزوں

کو چن لیا اور جو پسند نہیں آیا اسے چھوڑ دیا۔ جبکہ دین ایک مکمل نظام کا نام ہے ۔ **ادخلوا فی السلم کافه**، اسلام میں پورے طرح سے داخل ہو جاو۔ مثلا ایک صاحب آئے مجمع کو چیر پھاڑ کر کے بیٹھ گئے ۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اٹھ کر کے چلے گئے ۔ پھر دو منٹ کے بعد چیر پھاڑ کے بیچ مجمع میں آئے، اور پھر چلے گئے ۔ مولوی نے تو صبر کر لیا۔ لیکن نوجوان کہے گا بھیا یا پورے اندر آجاو یا پورے باہر چلے جاو۔ Disturb کیوں کر رہے ہو مجلس میں ۔ نہ ہی آتے ہو، اور نہ ہی جاتے ہو، اسلام بھیا ایک سسٹم یا قلعہ کا نام ہے ۔ یا پورے اندر آجاو یا پورے باہر چلے جاو ۔ یہ نہیں ہو سکتا یہ بھی چلے گا وہ بھی چلے گا۔ اسی کا نام ہے ۔۔ معرفت ۔۔۔

توجہ سے سنئیے ۔ ولایت کے معنی میں تیسرا گروپ وہ ہے جو حکم کے مقابلے میں سوال ہی نہیں کرتے ہے ۔ جیسے امام صادق کے صحابی ابن یعفور ۔۔۔۔ ابن یعفور کے سامنے سیب رکھا ہوا تھا مولا نے پوچھا کہ کس مقام پر ہو ہماری ولایت کے سلسلے میں؟ ابن یعفور نے کہا مولا اگر آپ اس سیب کے دو ٹکڑے کر دیں ۔ اور آپ کہہ دیں ۔ کہ آدھا حلال ہے اور آدھا حرام ہے ۔ تو میں حلال کو حلال مانوں گا اور حرام کو حرام مانونگا۔ سوال نہیں کرونگا۔ ایک سیب کے دو ٹکڑے ہوئے آدھا حلال کیسے اور آدھا حرام کیسے؟ یہ مقام تسلیم ہے ۔ کیونکہ جو وہ حکم دیتے ہیں اپنی طرف سے نہیں دیتے ۔ ان کی ولایت یعنی رسول کی ولایت اور رسول کی ولایت یعنی اللہ کی ولایت ۔

چلئیے ایک عملی نمونہ آپ کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں ۔ آپ لوگوں نے علامہ امینی کا نام سنا ہو گا۔ گذشتہ سنچری میں بہت سی مہربانیاں ہم پر ہوئیں ۔ ان میں سے ایک مہربانی ذات پروردگار کی طرف سے علامہ امینی کا وجود ہے ۔ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے الغدیر۔ بہترین کتاب ہے ولایت امیر المومنین پر۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد جامعۃ الازہر کا سرپرست کہتا ہے ۔ اب تک میں غدیر کو افسانہ سمجھتا تھا جبکہ یہ ایسی حقیقت ہے جس پر مسلمانوں نے پردہ ڈالا ہے ۔۔۔۔۔ اقرار کیا ہے ۔ اس کتاب کو لکھنے کے لئے آپ نے کئی ملکوں کا سفر کیا ہے اور چھ مہینے لکھنو میں رہے ۔ جب واپس مشھد آئے تو لوگ ملنے کے لئے گئے اور پوچھا انڈیا کا موسم کیسا تھا؟ اور انڈیا کیسا ہے؟ ۔ انہوں نے کہا مجھے پتہ نہیں ہے ۔ میں نے محسوس نہیں کیا ہے، جبکہ انڈیا میں

قیامت کی گرمی تھی ۔ جی ہم مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں ۔گرمی ہو رہی ہے لیکن احساس نہیں ہے ۔اس لئے کہ ہم لوگ محو ہو چکے ہیں، اس ولایت میں ۔اسی سفر کے دوران آپ پہونچتے ہیں سیریا جہاں اہل سنت کے علماء سے آپ کی ملاقات ہوئی تھی ۔اور ظاہر سی بات ہے جہاں شیعہ عالم ہوتا ہے وہاں سوالات ضرور ہوتے ہیں ۔۔اسی دوران آپ نے ایک حدیث کی تصدیق مانگی ۔حدیث یہ ہے کہ ''من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ جاھلیۃ'' جو مر جائے اور امام زمانہ کو نہ پہچانے اس کی موت جاہلیت کی موت ہے ۔کفر کی موت ہے ۔انہوں نے سارے علماء جو بیٹھے ہوئے تھے چاروں مکتب کے علمائے کرام ان سب سے پوچھا یہ حدیث سچی ہے یا جھوٹی ؟ سبھوں نے تصدیق کی کہ یہ سچی حدیث ہے ۔ہماری کتابوں میں موجود ہے ۔

دوسرا سوال کیا، کیا شہزادی فاطمہ زہراءؑ بنت رسول اکرم معرفت امام رکھتی تھی یا نہیں؟ کہتے ہیں کہ میں سوال کر کے بیٹھا ہی تھا، ایک نکلا دو نکلے، تین نکلے چار نکلے پورا مجمع خالی ہو گیا۔کوئی جواب دینے والا نہیں تھا۔یہ حقیقت ہے دین کی کہ امام کو پہچاننے کے بعد، مطیع امام نہ ہو۔تو پھر اس کی موت جاہلیت کی موت ہے ۔تو اطاعت ضروری ہے ۔۔۔۔

'زیارت پر جانے والے زائرین ذرا ہوشیاری سے جائیں ۔داڑھی نہیں ہے تو داڑھی رکھ کر جائیں ۔مولا سے ملنے جا رہے ہیں ۔بے نمازی ہیں تو نماز شروع کر کے جائیں ۔نیت کریں کہ میں آج سے نماز قضا نہیں کرونگا۔زیارت کے لئے جا رہے ہیں ۔قدم قدم پر گناہوں سے توبہ کریں ۔''حدیث میں ہے کہ ''مَنْ هَمَّ بِزِیَارَتِهٖ'' جیسے ہی زیارت کا ارادہ کرتا ہے ۔تو ذات پروردگار کی طرف سے آواز آتی ہے ۔میں نے تیرے گناہ بخش دیئے ہیں ۔**امر بالمعروف و نہی عن المنکر** کریں ۔سوسائٹی میں اگر کوئی جھوٹ بول رہا ہے تو کہیں بھیا جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ہم لوگ اس سوسائٹی سے برائیوں کو کب ہٹائیں گے ۔اور ہم وہی لوگ ہیں جو **اشھد انک قد اقمت الصلوٰۃ و اٰتیت الزکاۃ و امرت بالمعروف و نھیت عن المنکر و اطعت اللّٰہ و رسولہ حتی اتاک الیقین** '' زیارت میں پڑتے ہیں ۔زیارت سچی ہے کہ نہیں ہے؟ ۔اس میں ٹکڑے ہیں ۔ٹکڑے کونسے ہیں ۔مولا امام حسینؑ نے امر بالمعروف کیا ہے ۔کیا میں کر رہا ہوں؟ آپ

نے نہی از منکر کیا ہے کیا میں کر رہا ہوں؟ میں کچھ نہیں کرتا۔ پھر بھی زیارت کرتا ہوں۔ زیارت کا ثواب ہے۔ لیکن جو درجہ زیارت ہے، **من زار نا عار فا بحقنا** ' اس تک نہیں پہونچ سکتا۔ معلوم ہے یہ تھکا دینے والی چیزیں ہے۔ آسان چیزیں نہیں ہیں۔ آپ کے ساتھ میں بھی ہوں۔

قرآن مجید کیا ہے " **ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ** "اس کتاب نے کسی چیز کو چھوڑا نہیں ہے۔ میں مسلسل دس پندرہ سال سے ہر جگہ یہی کہہ رہا ہوں۔ قرآن قرآن قرآن پہ کام ہو۔ روزانہ دس آیتیں پڑھیئے۔ ترجمہ کے ساتھ پڑھئے۔ Family کے ساتھ پڑھئے۔ اس پر عمل کیجئے۔ قرآن لذت دے گا۔ آج کل Whatsapp میں ماشاء اللہ یہ میسج وہ میسج۔ یہ میسج وہ میسج۔ قرآن کی آیتیں بھیجئے۔۔ جب جناب فضہ بیس سال تک قرآن سے بات کرسکتی ہے تو کیا ہم صرف بیس سکنڈ بھی بات نہیں کرسکتے۔ اور پھر بھی دعوا ہے کہ ہم اہل بیت کے چاہنے والے ہیں۔ معافی چاہتا ہوں۔ یہ ہمارا پرابلم ہے۔ اس کو حل کیسے کریں۔۔ کوشش کریں۔ نہ کہ صرف مجلس سن کر چلیں جائیں۔۔ میں بھی کوشش کروں گا۔ ورنہ میری زبان میں بھی اثر نہ ہو گا ۔۔۔۔

قرآن کہتا ہے **ولقد صرفنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل** '' ہم نے اس قرآن میں ہر ایک مثال دے دی ہے۔ ہر ایک مثال دی ہے چیلنج ہے قرآن میں۔ " **ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین** " ہر خشک و تر اس میں موجود ہے۔ توجہ! " **ما فرطنا فی الکتاب من شیٔ** " اس کتاب سے کسی چیز کو بھی نکالا نہیں گیا ہے۔ ہر چیز موجود ہے۔ امام نے فرمایا: اگر کوئی یہ کہے کہ اے کاش قرآن میں یہ ہوتا۔ تو وہ کاش بھی قرآن میں ہے۔ اسی میں ہمارے سارے پرابلمس کا حل ہے۔۔ اس کتاب کی طرف توجہ کریں۔۔

آئیے ولایت کے سلسلے میں جو دوسرا پہلو ہے۔ کل ہم نے بتایا کہ ہمارا ولی کون ہے؟۔ اللہ ہے **انما ولیکم اللہ** چونکہ ڈیرکٹ اللہ نہیں آسکتا۔ جب موسیٰ بے ہوش ہو گئے تو ہمارا کیا ہے۔ **و رسولہ** رسول تمھارا ولی ہے۔ رسول کے اس سے حکم سے من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ۔ ولایت کس کے ہاتھ میں آئی، اہلبیتؑ کے میں ہاتھ آئی۔ یہ سلسلہ ہے ولایت کا۔ آئیے یہ دیکھیں اللہ اپنی ولایت کو چلاتا کیسے ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے لئے مشہور ہے کہ مھمان نواز تھے بہت۔ بلکہ کھانا ہی

نہیں کھاتے تھے بغیر مہمان کے ۔ایک مرتبہ ایک مہمان آیا۔کہا بیٹھو بھائی کھانا کھاو ۔جیسے ہی وہ ہاتھ آگے بڑھایا آپ نے کہا چلو پہلے ایک سجدہ کرلیں ۔اس نے کہا یہ کیا ہوتا ہے ۔میں نہیں کرسکتا۔جب اٹھ کے جانے لگا تو اللہ نے کہا ابراہیمؑ اس کے کفر کے باوجود میں اسے اب تک روٹی دیتا رہا۔اور تو نے ایک روٹی نہیں دی ۔اللہ کی ولایت یہ ہے کہ وہ اپنے زیر پرورش انسانوں کو یہ نہیں دیکھتا کہ وہ اس کے مطیع ہیں یا نہیں ہیں ۔کیونکہ وہ رحمن ورحیم ہے۔

ولایت کے دو پہلو ہیں ۔پہلا پہلو رحمانیت کا ہے بعد میں اطاعت کا ہے ۔**بسم اللہ الرحمن الرحیم** ہے ۔**بسم اللہ القھار الجبار** نہیں ہے ۔آئیے ایک عجیب وغریب پہلو کی طرف لے جانا چاہتا ہوں ،میرے ساتھ ہیں آپ انشاء اللہ ۔**السجدہ علی التراب تخرق سبعۃ حجاب**'' خاک شفا اور کربلا کی مٹی پر سجدہ کرنے کی تاکید ہے ۔بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مولا نا اب وہ کہاں رہی ۔کربلا سے جو آ گئی اسے سمجھئے ۔جسے نسبت ہوگئی ۔علم کا احترام اس لئے کہ نسبت ہے ۔خانۂ کعبہ کا احترام کیوں ہے ۔اللہ کا گھر ہے اللہ کا کوئی گھر ہے یا نہیں ہے ۔اللہ نے کہا میرا گھر ۔نسبت ہوگئی ۔چونکہ نسبت ہوئی ہے احترام کرنا ہے ۔۔۔حدیث میں ہے کہ جب بندہ خاک شفا پر سجدہ کرتا ہے تو سات پردے ہٹ جاتے ہیں ۔اس کے اور اللہ کے درمیان ۔یہ سات پردے کیا ہیں ۔میں اتنا عارف نہیں ہوں ۔مگر ایک چیز بتانا چاہتا ہوں کہ چونکہ میرے موضوع سے مربوط ہے عرفان زیارت سے متعلق ہے ۔امام خمینی کی کتاب ضرور پڑھئے ۔اس کتاب کا نام ہے چہل حدیث (چالیس حدیثیں)۔آغا نے شرح کی ہے چالیس حدیثوں کی انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے ۔اردو میں موجود ہے میں کبھی کبھی ایک صفحہ سے زیادہ نہیں پڑھ پاتا ہوں ،تھک جاتا ہوں اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں ۔۔۔۔یہ جو سات حجابات ہیں ۔یہ کیا ہیں میرے اور اللہ کے درمیان ۔اس کو آگے بڑھانے سے پہلے ایک اور حدیث نقل کرنا چاہتا ہوں تا کہ اس حدیث کے سمجھنے میں کچھ آسانی ہو جائے ۔ایک حدیث ہے ۔بہت ہی مشہور ہے برادران اہل سنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے ۔سرکار نے یہ فرمایا ہے کہ جب معراج پہ جاتا ہے انسان تو اس کو سات آسمانوں سے سابقہ پڑتا ہے ۔اسی لئے ہمارے یہاں نماز شروع ہونے سے پہلے سات تکبیریں کہی جاتی ہیں ۔

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر، انی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما و ما انا من المشر کین'' پروردگارامیں تیری طرف آرہا ہوں۔قربۃ الی اللہ۔ابھی فجر کی نماز میں کہا تھا قربۃ الی اللہ پھر ظہر کی نماز میں قربۃ الی اللہ۔تو معلوم ہوا ظہر کے اور صبح کے درمیان جو فاصلہ تھا کم ہوجانا چاہیئے۔میری بات سمجھ میں آرہی ہے؟۔اگر آپ قربۃ الی اللہ کہہ رہے ہیں ۔صبح بھی قربۃ الی اللہ کہا تھا اور اس کے بعد عصر میں بھی قربۃ الی اللہ کہہ رہے ہیں صبح و عصر کے درمیان جو فاصلہ تھا۔اس میں کمی ہوجانا چاہیئے۔وہ فاصلہ کیا ہے؟ سمجھئے وہ فاصلے کیا ہیں۔قربۃ الی اللہ'' انی وجہت وجھی للذی فطر السموات والارض حنیفا مسلما و ما انا من المشرکین'' پروردگارامیں اپنے وجود کو تیری طرف پلٹا رہا ہوں۔تو فاطر السموات ہے زمین و آسمان اور کل کائنات کا تو پروردگار ہے۔تو نے ہی پیدا کیا۔اس کے بعد اللہ اکبر اللہ اکبر اس کے بعد کہا ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العالمین۔

میری نماز میرا عمل میری حیات میری موت رب العالمین کے لئے ہے۔یہ سات تکبیریں کیا ہیں۔سات آسمانوں کی سیر ہیں۔۔کہا ایک تکبیر ایک آسمان دوسری تکبیر دوسرا آسمان تیسری تکبیر تیسرا آسمان چوتھی تکبیر چوتھا آسمان پانچویں تکبیر پانچواں آسمان چھٹی تکبیر چھٹا آسمان ساتھویں تکبیر ساتھواں آسمان۔سات تکبیروں کے بعد اُدنُ منی۔۔۔۔ھے تو ان منازل کو طے کریں۔پہلا جو آسمان ہے۔مثلاً وہاں پر ایک فرشتہ ہے جو آنے والوں کی چیکنگ کرتا ہے جیسے آجکل ایئر پورٹ پر ہوتا ہے۔پہلے چکینگ ہوتی ہے تب اندر جانے دیتے ہیں۔آج کل تو ایئر پورٹ جانے سے پہلے ہی چکینگ ہوجاتی ہے کہ کہیں بم تو نہیں ہے۔تو پہلے آسمان میں دیکھتے ہیں کہ غیبت اس کے پاس ہے یا نہیں ہے۔پریشان ہیں۔میں کیا کروں۔میں بھی پریشان ہوں۔فرشتے کہتے ہیں کہ غیبت کرتا ہے کہ نہیں کرتا۔کرتا ہے تو یہیں رہو دوسرے آسمان کے قابل نہیں ہو۔۔۔(صلوات)

خاک شفا پر سجدہ کا فائدہ کیا ہے۔اللہ سات حجابات کو چاک کردیتا ہے۔کربلا جانے کے لئے کتنے حجابات کو چاک کرنے ہیں۔تو زائر جو زیارت کرنے جارہا ہے۔کتنے حجابات کو اسے ختم کرنا ہے

۔تو امام خمینی نے فرمایا: پہلا حجاب خود بینی اور خود پسندی ۔خود پسندی سے ہٹنا بہت مشکل ہے میں میرا خاندان میرا پاندان ۔میرا گھرانہ،میری قوم میرا قبیلہ اس سے نکلتے ہی نہیں ہیں ۔تو حسین تک کہاں پہنچ سکتے ہیں ۔تو کیا کریں ۔مدد انہیں سے لیں ۔آپ لوگ تھک گئے ۔ اب جا کے تکئے پر سر لگائیے میں بھی لگا تا ہوں ۔دیکھئے ہم لوگ کتنے خود بین ہیں ۔اس سے نکلنے کے لئے سجدہ ہے ۔وہ سجدہ بھی خاک شفا پر ہے ۔تو اگر کربلا کی خاک پر سجدہ کرنا ہے تو پہلے خود سے نکل ۔خود بینی سے نکل ۔اگر کربلا کی زیارت کے لیے نکلنا ہے ۔تو خود بینی سے نکل ۔۔تو عزیزان گرامی اٹھائیے تاریخ اٹھائیے اپنی طبیعت کو سنبھالیئے ۔یہ مجلس امام حسینؑ ہے کم از کم یہاں آ کر کے حر بن جائیں ۔یعنی حر کیسے بنے ۔انہوں نے ساتوں پردوں کو امام حسین کے قدموں پر سر رکھ کر چاک کر دیا۔اور میں آج پہلے حجاب کو چاک کردوں وہ ہے خود بینی ۔۔۔وہ بھی خاک شفا پر سجدہ کر کے ۔۔۔اسی لئے خاک کربلا اتنی اہم ہے کہ انبیاء اولو العزم یہاں سے گذرتے ہیں ۔اللہ نے جب حکم دیا اے آدم حوا نکل جاو ۔چالیس سال تک آدم و حوا روتے رہے ۔ربنا انا ظلمنا انفسنا ان لن تغفر لنا خطایانا لنکونن من الخاسرین ۔دونوں رو رہے ہیں ۔خدایا ہم دونوں نے غلطی کی ہے ۔ہم کو بخش دے چالیس سال روئے ۔جبرئیل نے کہا تم چالیس نہیں اگر ہزار سال روؤ کچھ نہیں ہوگا ۔جبتک کہ وسیلہ نہیں اپناو گے ۔۔۔

الھی بحق محمد و انت المحمود و بحق علی و انت الاعلی و بحق فاطمۃ و انت فاطر السموات و الارض و بحق الحسن و انت المحسن و بحق الحسین و انت قدیم الاحسان

آدم نے شروع کیا

الٰھی بحق محمدؐ و انت المحمود و بحق علی و انت الاعلی و بحق فاطمۃ و انت فاطر السموات و الارض و بحق الحسن و انت المحسن و بحق الحسین و انت قدیم الاحسان جب امام حسینؑ پر پہنچے تو زار و قطار رونے لگے ۔(مصائب)

چوتھی مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورۂ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان سے ہونے والی یہ ہماری چوتھی کڑی ہے کوشش یہ کی جارہی ہے کہ ہم دین کو جیسے ہے ویسے سمجھیں۔ دین کو ایسے نہ سمجھیں جیسے ہم چاہتے ہیں۔ اس کے لئے اللہ نے کچھ قوانین معین کئے ہیں۔ اور ہر چیز بتادی گئی ہے۔ کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو تشنہ رہ گئی ہو۔ قرآن نے واضح کر دیا ہے۔ اور قرآن کے سمجھنے میں اگر کمی رہ گئی ہے تو قرآن کے اہل نے اہلبیتؑ نے ان کو تفصیل سے بتادیا ہے۔ اگر ہمیں معلوم نہیں ہے تو یہ ہماری بدبختی ہے۔ جہاں کئی موضوعات کو بتایا ہے موضوع زیارت کو بھی بتایا ہے۔ سلام علی نوح فی العالمین، سلام علی ابراھیم، سلام علی موسی و ھارون۔ اس سلام کا وجود بتا رہا ہے کہ زیارت ہے۔ قرآن مجید ہے کوئی اور کتاب نہیں ہے۔ اللہ کی کتاب ہے۔ ابراہیمؑ کہاں ہیں؟ زندہ ہیں؟ ابراہیم نہیں ہیں۔ موسیٰ کہاں ہیں؟ زندہ ہیں؟ نہیں ہیں، ھارون کہاں ہیں؟ زندہ ہیں؟ نہیں ہیں۔ لیکن قرآن ان کے لئے سلام کہہ رہا ہے۔ ہم بھی حسین کو سلام کہتے ہیں۔ اہلبیتؑ کو بھی ہم سلام کہتے ہیں۔ یہ بحث ہے تو ہم کل یہاں تک پہونچے تھے کہ "السجدۃ علی التربۃ تخرق حجب السبعۃ" اگر ہم خاک شفا پر سجدہ کریں تو سات پردے جو بہت رقیق ہیں۔ ہمارے اور اللہ کے درمیان ہٹ جائیں گے۔

پہلا پردہ ہے امام خمینی علیہ الرحمہ نے بتانے کی کوشش کی ہے جس کو ہم سمجھ نہیں پاتے ہیں۔ وہ ہے انسان کا اپنی بنائی ہوئی دنیا سے نکلنا۔ انسان اپنی دنیا بناتا ہے۔ میں ہوں میرا گھر ہے میرا خاندان ہے۔ میرا وطن ہے میرا محلہ ہے۔ یہ خود بینی کی جال ہے جس میں ہم جی رہے ہیں۔ جبتک اسے توڑے گے نہیں دوسرے مرحلہ تک نہیں جاسکتے۔۔۔ اسی لئے "من زار نا

عارفاًبحقنا'' ہماری زیارت کرے مگر زیارت علم رکھ کے نہیں۔زیارت معرفت رکھ کے نہیں۔بلکہ عرفان زیارت رکھ کے۔پہلے ہی دن ہم نے بتایا کہ عرفان کا اثر کس مقام پر ہے مجھے پلٹ کے جانا نہیں ہے۔اس کو قریب کرنے کے لئے اور ایک حدیث کا سہارا ہم لیتے ہیں۔امام صادقؑ فرماتے ہیں: دیکھئے وہاں پر وہ ٹکڑا ہے۔من زارنا جو ہماری زیارت کرے، یہاں پر دوسرا ہے۔من اتیٰ الحسین ذرا سا بہت غور سے کاش میرے پاس ٹیم ہوتا اتنا Material ہے کہ میں اسی میں الجھ جاونگا تو آگے نہیں بڑھ پاونگا۔اشارے کافی ہیں۔''من اتی الحسینؑ'' جو حسین کی طرف آئے۔سمجھئے سمجھنے کی کوشش کیجیے'' زیارت کیا ہے'' اس سے زیادہ واضح نہیں کرسکتے۔یعنی زیارت قبر کی نہیں ہے ضریح کی نہیں ہے مقام کی نہیں ہے۔خود حسین سے ملاقات کی ہے۔یہ کیسے حاصل ہو ہم سب کی طرف سے زائرین جارہے ہیں۔ماشاء اللہ۔آیۃ اللہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسئلہ میں بیان کیا ہے کہ مثلاً حج بیت اللہ، حج بیت اللہ کو جائے۔حج جانے کے لئے احکامات کیا ہیں۔استطاعت رکھتا ہو''من استطاع الیہ سبیلا'' پیسہ ہو صحت ہو وغیرہ، استطاعت مالی، جسمی وغیرہ۔ایک زمانہ ایسا آئے کہ کوئی نہ جائے تو اس وقت آیۃ اللہ مرعشی کہتے ہیں اس صورت میں جس کے پاس استطاعت نہیں ہے اس پر بھی حج واجب ہے۔اس لئے کہ حرم خانۂ کعبہ کی حفاظت بہت ضروری ہے۔واجب کفائی ہے، کہ جس کے پاس استطاعت نہیں ہے وہ بھی حج پر جائے، استطاعت کا حاصل کرنا واجب ہوجاتا ہے۔اسی لئے ماہ رمضان کی دعاوں میں ہے۔''اللھم ارزقنا حج بیتک الحرام فی عامی ھذا و فی کل عام'' پروردگارا ہمیں حج نصیب ہو۔اس سال بلکہ ہر سال۔ائمۂ معصومینؑ پیدل گئے ہیں۔امام حسن امام حسین امام سجادؑ چوبیس حج پیدل گئے ہیں اپنے ساتھ سواری کے ہوتے ہوئے سواری کا استعمال نہیں کیا ہے بلکہ کبھی سواری پر ڈنڈا نہیں مارا ہے۔یعنی Animal Rights کے لوگ اگر آتے ہیں اس گھرانہ میں تو زانوئے ادب طے کرینگے۔جس طرح سے کھانا مباح ہے لیکن نیت یہ ہو کہ اگر نہیں کھاونگا تو عبادت کے لئے طاقت نہیں رہے گی تو کھانا واجب ہوجاتا ہے۔کیونکہ وہ واجب کا مقدمہ بن جاتا ہے اور واجب کا مقدمہ واجب ہوتا ہے۔۔غور کیجئے۔۔اسی طرح ہے زیارت امام حسین علیہ السلام۔۔لئے کہ مالک اگر یہ دو لقمے نہیں کھاونگا۔تو تیری عبادت کے لئے طاقت نہیں رہے گی۔تو یعنی میرا کھانا کیا ہوگا۔مقدمۂ نماز ہوگا جو مقدمۂ واجب

ہوگا۔ وہ واجب ہوگا۔ زیارت امام حسینؑ مستحب ہے۔ ممکن ہے کہ نیت کی وجہ سے وہ بھی واجب ہو جائے، اسی لئے بعض علماء نے وجوب کی طرف اشارہ کیا ہے۔۔ یقیناً ہماری محبت ہے اس گھرانہ سے۔ اس محبت کا کوئی اندازہ نہیں ہے۔ لیکن ایسی محبت نہ ہو کہ۔ ''سو گز واروں، ایک گز نہ پھاڑوں'' محبت ہے تو محبت کا نتیجہ بھی ضروری ہے۔ جس محبت میں نتیجہ نہ ہو اس محبت کو بیوی اور بچے قبول نہیں کرتے ہیں۔۔ اہل بیتؑ بھی یہی پوچھ رہے ہیں اگر ہم سے محبت ہے تو نتیجے کہاں ہیں۔ کہاں ہیں نتیجے تمہاری واجبات کہاں ہیں۔ غیبت عام ہے جھوٹ عام ہے دغا عام ہے حرام کھانا عام ہے۔ تھوڑی سی وراثت باپ چھوڑ کے جاتا ہے تو بھائی بہنوں کے درمیاں دیواریں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ لعنت ہے اس وراثت پہ جو بھائی کو بہن سے جدا کر دے۔ بھائی بہن کے درمیان محبت کی اہمیت ہے۔ جائیداد کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔ یہ اخلاق دینی اگر کربلا جانے والا بھلا دے۔ تو یقیناً Tour پر گیا ہے زیارت پر نہیں۔ ''من اتیٰ الحسینؑ امام نے فرمایا جو امام حسینؑ کے پاس آئے۔ ''من اتیٰ الحسین عارفا بحقه'' جانتا ہوا امام حسینؑ کا حق کیا ہے۔ امامت کا حق کیا ہے۔ جانتا ہوا امام کا حق کیا ہے۔ اس کے لئے ہر نماز کے بعد ایک دعا ہے۔ بہت اچھی طرح سے دعا پڑھئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللھم عرفنی نفسک پروردگار تیری معرفت حاصل کرا دے۔ ''انک ان لم تعرفنی نفسک لم اعرف نبیک''۔ اگر تو نے تیرے نفس کی معرفت نہ کرائی تو میں تیرے نبی کو نہیں پہچان سکتا۔ فانک ان لم تعرفنی نبیک لم اعرف حجتک اگر میں نے تیرے نبی کا عرفان حاصل نہیں کیا تو تیری حجت کی معرفت بھی میرے پاس نہیں آئی۔ جب حجت کی معرفت نہیں آئی تو ضللت عن دینی حسین کی معرفت نہ آنے کے معنے ہیں کہ دین میں گمراہی ہے۔ میں نے دین پر عمل نہیں کیا۔ زائر کا حسین کے حق کو پہچاننا۔ یہ بہت ضروری ہے۔ میں میری بہنوں سے خواہش کرتا ہوں جذبات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ دیکھئے حالات کو دیکھئے اور یقین کر لیجئے حکم یہی ہے۔ حق امام پہچاننے والا ہو اور پہچان کر زیارت کر رہا ہو۔ اگر میرے لئے مشکلات ہیں تو کہے السلام علیک یا ابا عبداللہ تو وہاں سے جواب ضرور آئے گا۔ حق امامؑ ہمیں سمجھنا ہے، فاصلے ہیں ہمارے اور امامت کے درمیان۔ کربلا جانا ہمارا اشعار ہے۔ اسی طرح سے جیسے کربلا والے گئے تھے۔

چلیئے ایک مثال بیان کرتے ہیں۔ میں اپنی طرف سے کوشش کرتا ہوں نہ بولوں۔ منتھی الآمال کتاب ہے شیخ عباس قمی کی یہی شیخ عباس قمی جنکی مفاتیح الجنان آپ کے پاس ہے۔ اس میں ایک قصہ انہوں نے نقل کیا ہے۔ دو دوست تھے دونوں میں گاڑھی دوستی تھی۔ دونوں نے یہ طے کیا کہ جو پہلے مرے گا۔ قبر میں جو ہوگا وہ دوسرے دوست کو بتائے گا۔ ایک دوست کا انتقال ہوگیا۔ دوسرا دوست آتا ہی نہیں۔ دس سال گذر گئے کیا ہوا بھائی وعدہ کیا تھا نہ مجھے بلاتا ہے نہ خود آتا ہے۔ دس سال بعد خواب میں وہی دوست آیا۔ پہلا سوال۔ اتنے سال تپادیا اتنے سال ہو گئے بھائی آئے نہیں۔ کہا آزاد ہوتا تو آتا۔ یہیں پر گذارش کرتا ہوں آپ تمام سے۔ نہیں معلوم کب کس کو جانا ہے۔ مرحومین کے لئے پہلا تحفہ دیجئے۔ والدین کے لئے پہلا تحفہ ان کے واجبات کو ادا کرنا ہے۔ بچے ان کے جنازے ہی میں نیت کریں کہ ان کے واجبات کو ادا کرینگے۔ اس سے بڑا تحفہ نہیں ہوسکتا ہے۔ ان کے برزخ کے جو حالات ہیں۔ وہ آسان سے آسان تر ہوتے چلے جائیں گے۔ یہ دس سال بعد آئے کیوں بھائی۔ تو آج آزادی کیسی ملی۔ کہا ایک مؤمنہ کو آج اسی قبرستان میں دفن کیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہم سب کو آزادی ملی ہے۔۔ پوچھا: اس مومنہ میں وہ کونسی خصوصیت تھی جس کی وجہ سے تم سب کو آزادی ملی ہے؟۔۔۔ کہا کہ وہ مؤمنہ روزانہ شب میں اپنے گھر کی چھت پہ جاتی تھی اور کہتی تھی "السلام علیک یا ابا عبد اللہ، السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ" مولا زیارت کو نہیں آسکتی یہیں سے سلام عرض کر رہی ہوں۔

دیکھئے ایک شخص یا ایک نیک عالم پوری سوسائٹی کو بدل سکتا ہے۔ جیسے امام خمینی نے پوری دنیا کے لئے نمونہ پیش کر دیا جس کا ہم تصور نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سے ایک مؤمن پورے قبرستان کے مردوں کی قسمت بدل سکتا ہے۔ اندازہ کریں آپ ایک نیک انسان کی نیکی کہاں تک جاتی ہیں۔

آیئے زیارت کے حوالے سے زیارت کی اہمیت کے سلسلے میں حق امام کے سلسلے میں ایک مسئلہ بیان کر کے بات کو آگے بڑھاتے ہیں۔ حضرت آیۃ اللہ عبد الکریم حائری جو حوزہ یعنی یونیورسٹی کے موسس اور بانی ہیں۔ سب سے پہلی یونیورسٹی اف ورلڈ نجف۔ اور جامعۂ ازہر اس کی بنیاد ڈالنے والے بھی ہم ہی ہیں ہیں۔ تاریخ اٹھا کر کے دیکھئے۔ بس حوزۂ علمیہ قم حضرت آیۃ اللہ

حائری نور اللہ مرقدہ الشریف نے مولا امام رضا کی اڑتیس مرتبہ زیارت کی تھی۔جب انتقال ہوا قبر میں ان کے پاس کوئی عمل نہیں آیا، پیچھے سے ایک نور آیا۔کہا یہ میرا زائر ہے۔کسی خلیفہ میں دم نہیں ہے۔کسی رہبر میں کسی لیڈر میں یہ دم نہیں جو کہے کہ ملکوت کی منزل میں میں آوں گا۔امام رضاؑ کیلئے روایت میں ہے کہ تم میری زیارت کروطوس میں شب اول قبر میں تمہاری زیارت کرونگا۔کونسے مذاہب میں یہ کرامتیں ہیں۔امام نے کہا حائری تو اڑتیس مرتبہ میری زیارت پر آیا تھا۔یہ پہلی مرتبہ ہے۔میں تیری زیارت کو سینتیس مرتبہ اور آونگا۔یہ کون ہے ۔عارفا بحقہ۔عرفان حق امام رکھتا ہو۔عرفان حق امام کیا ہے؟۔روایتوں میں ہے سنئے بہت لطف آئے گا۔زائرو۔زیارت کرنے والو ہمارا بھی سلام لے جائیے۔مولا کو سلام دیجئے۔یہاں سے بھی ہمارا اسلام سنا دیجئے"السلام علیک یا ابا عبد اللہ"۔روز قیامت ازلفت الجنۃ للمتقین یعنی دولہن کی طرح سے جنت کو سجایا جاتا ہے۔وہ کس کے لئے متقین کے لئے پرہیزگاروں کے لئے"وازلفت الجنۃ۔۔۔" قرآن کی آیت ہے۔"وازلفت الجنۃ للمتقین"،متقین کے لئے تیار کیا جائیگا۔لیکن کچھ لوگ اس کی طرف مڑ کے بھی نہیں دیکھیں گے۔یعنی اس جنت کی طرف کچھ ایسے ہوں گے کہ مڑ کے نہیں دیکھیں گے۔جنت گلہ کریگی پروردگار ان کے لئے میں سجی ہوں۔یہ آتے کیوں نہیں ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو حسینؑ کے چاروں طرف ہیں۔

جنت میں بھی جانا نہیں چاہتے ہیں۔یہ کونسا مقام ہے۔کہ جہاں پر انسان اس مقام کو حاصل کرنے کے بعد ولایت ہی کو جنت سمجھے۔دعائے کمیل کا ایک ٹکڑا ہے میں تو کہا کرتا ہوں۔دعائے کمیل رف رف پڑھنے کا نام نہیں ہے۔چار گھنٹے پڑھنے کا نام نہیں ہے۔دس گھنٹے پڑھنے کا نام نہیں ہے۔ایک جملہ کو سمجھنے کا نام ہے۔ایک ایک جملہ بس سمجھیں۔**فرقت بینی و بین اولیائک** پروردگارا تو نے مجھ میں اور میرے اولیاء میں جدائی ڈالدی۔اس سے زیادہ جہنم کیا ہے۔مولا فرمارہے ہیں: جہنم میں جانا جہنم نہیں ہے۔ولایت سے ہٹ جانا جہنم ہے۔تو اسی لئے علماء و عرفاء نے کہا ہے کہ جو جنت میں ہے وہی جنت میں جائے گا۔جو جنت میں نہیں ہے وہ جنت میں کہاں سے جائے گا یعنی جو ولایت رکھتا ہے۔صلوات

ہمیں مثال چاہئے کربلا مثال ہے **فرقت بینی و بین اولیائک** کی اگر تفسیر کر سکتے ہیں تو کربلا والے کر سکتے ہیں۔مصائب۔

پانچویں مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْن۔اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورۂ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان سے ہونے والی یہ ہماری پانچویں کڑی ہے۔ابھی ہم مقدمات کی منزل سے گذر رہے ہیں۔حدیث میں **هَمَّ** ہے **هَم** کے معنی ہیں اہتمام، جب اہتمام زیارت کرنے لگتا ہے تو پہلی خوشخبری دی جاتی ہے کہ تیرے گناہ بخش دیئے گئے۔اس کے لئے یقیناً اس کے پیچھے حدیث ہے جب ہم ارادہ کرتے ہیں۔سارے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔

آج گفتگو کو آگے بڑھاتے ہیں، قرآن مجید نے ہدف خلقت انسان و جن کو عبادت کہا ہے۔**و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون**۔سورۂ ذاریات کئی مرتبہ آپ نے سنا ہے آیت کو اور حقیقت یہ ہے کہ انسان اگر معرفت رکھے تو پوری زندگی اس کی عبادت میں گذر سکتی ہے۔کیونکہ عبادت کا مفہوم صرف نماز و روزہ و حج و زکات نہیں ہے۔بلکہ عبادت کا مفہوم دینی میں حدود شریعت میں اٹھنا بیٹھنا بھی عبادت ہے۔حتیٰ اگر صحیح نیت ہو جائے تو سو جانا بھی عبادت ہے۔اگر مومن کا سو جانا بھی عبادت ہے تو امیر المومنین کا کیا کہنا علیہ افضل الصلوۃ و السلام دیکھئے۔انسان آیا ہے اس دنیا میں ایک حقیقت کو لے کر کے وہ ہے نوری حقیقت۔**بسم اللہ الرحمن الرحیم و التین و الزیتون و طور سینین و ھذا البلد الامین لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم** بہترین آیتیں ہیں، اللہ نے تمام مخلوقات کو بنانے کے بعد فخر نہیں کیا مگر انسان کو بنانے کے بعد فخر کر رہا ہے۔**فتبارک اللہ احسن الخالقین** اس کے بعد **ثم رددناہ اسفل سافلین** دنیا میں بھیجا گیا تاکہ وہ بلندیاں حاصل کرے۔گھوڑا پیدا ہوتا ہے گھوڑا جوان رہتا ہے گھوڑا اور گھوڑا ہی مر جاتا ہے۔اونٹ پیدا ہوتا ہے اونٹ جوان رہتا ہے اور اونٹ مر جاتا ہے اونٹ۔لیکن انسان پیدا ہوتا ہے

انسان آیا مرتا انسان بھی ہے کہ نہیں ۔ یہ چیلنج ہے انسان کا انسان پیدا ہونا کمال نہیں لیکن مرے انسان بن کر یہ کمال ہے اس کے لئے قوانین ہیں کیسے اور کن راہوں کو اختیار کرنا ہے ۔ انسان کے اندر وہ صلاحیت ہے خدا نے اس کے وجود میں پرواز کی صلاحیت ازل ہی سے ودیعت کر دی ہے **واذا نفخت فیه من روحی** وہ روح پروردگار ہے ۔ وہ پرواز کرسکتا ہے لیکن یاد رہے پرواز دو پروں سے ہوتی ہے، ایک سے نہیں ۔ اس ایک پر کو عبادت اور دوسرے پر کو خدمت کہتے ہیں ۔ اور میری بہنوں اور نوجوانون سے گزارش ہے کہ ان مطالب کو غور سے سنیں اور ان کو محفوظ رکھیں ، اور میں نے گزارش بھی کی ہے کہ اس کو کتاب کی شکل بھی دی جائے جس کا دوسرے لوگوں کو بھی فائدہ ہو سکے ۔ اس کو حقیقت کی نگاہوں سے دیکھیں ۔ بلندی حاصل کرنے لئے صرف عبادت کافی نہیں ہے ۔ عبادت بندوں کی خدمت کے ساتھ ہے ۔ اسی لئے میں نماز تنہا بھی پڑھتے ہوئے، فرادیٰ پڑھتے ہوئے بھی ایاک اعبد نہیں کہہ سکتا اسی لئے عربی جانتا ہوں ہوں ۔ اعبد میں تیری عبادت کرتا ہوں فرادیٰ پڑھ رہا ہوں لیکن **ایاک نعبد** کہنا پڑھے گا ۔ کیونکہ میں اس دنیا میں اکیلا نہیں ہوں ۔ ایک لقمہ بھی جو کھا رہا ہوں اس کے پیچھے ایک فوج ہے ۔ کسان سے لیکر کے مزدوروں سے لیکر کے ہواوں سے لے کر کے سورج سے لیکر کے چاند سے لیکر کے زمین سے پانی سے لے کر کے ایک دنیا ہے جو اس لقمہ کے پیچھے لگی ہوئی ہے اس کے بعد ماں کی محنت ہے جو سامنے آئی ہے اس لقمہ کا احترام کرو ۔ اگر یہ قافلہ نہ ہو میں جی ہی نہیں سکتا ہوں ۔ اسی لئے کہا گیا انسان ایک اجتماعی مخلوق ہے انفرادی نہیں ۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ نماز جماعت کے ساتھ پڑھو ۔ کیوں پڑھوں؟ ۔ نماز جماعت اگر دس لوگ جمع ہو جائیں تو ثواب کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا ۔ ثواب کتنا ہے؟ ۔ اگر سارے درخت قلم بن جائیں ۔ سارے ملک لکھنے والے بن جائیں، سارے سمندر سیاہی بن جائیں ۔ پھر بھی ملک لکھ نہیں سکتے ۔ اس ثواب کو جو نماز جماعت کا ہے اسکا ادراک بہت مشکل ہے ۔ لہذا زائر کو دو چیزوں کی ضرورت ہے: ایک عبادت خدا دوسرے مخلوق کی خدمت ۔ زائرین یہ کوشش کریں کہ راستہ بھر زائرین کی جتنی بھی خدمت ہو سکے کریں ۔ جتنا ہو سکے کریں ۔ اور یہ نہ دیکھیں کہ کون گرا ہوا ہے ۔ کون بیٹھا ہے ۔ کس کا رشتہ دار ہے ۔ جس کا ہاتھ تھام لیں تھام لیں ۔ میں ایک حدیث سنانا

چاہتا ہوں ۔اس سے پہلے ایک کرسچن رائٹر کا جملہ نقل کردوں ۔جو ایک خوبصورت کتاب صوت العدالۃ الانسانیۃ کا رائٹر ہے جس کا اردو اور انگریزی میں ترجمہ ہو چکا ہے ۔جس کا نام ہے جارج جرداق ۔وہ ایک قصہ نقل کرتا ہے کہ علیؑ وہ ہیں کہ جنھوں نے ویلفیر سسٹم کو اس وقت پہنچوایا جب انسان اس کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا تھا ۔انسانی خدمات کے لئے جو ویلفیر سسٹم بنایا ہے ۔جس کی بنیاد ڈالی ہے ۔وہ علی ابن ابی طالب ہیں ۔کس بنا پر؟ مولا نے دیکھا کہ ایک مسیحی ہے جو بھیک مانگ رہا ہے ،خلافت ظاہری کے زمانے میں ۔مولا نے اس کا نام اس فہرست میں لکھوادیا جو ماہانہ وظیفہ لیا کرتے تھے ۔اور کہا اس کے نام کو ماہانہ تنخواہ لینے والوں میں شامل کردو ۔جب تک اس کی جوانی رہی تم نے اس سے محنت لی ۔اب جب یہ مجبور ہو گیا ہے تو راستوں میں بھیک مانگنے کے چھوڑ دیا ۔کسی نے کہا مولا وہ مسلمان نہیں ہے ۔مولا نے کہا کہ وہ انسان تو ہے ۔

ایک حدیث سنانے جا رہا ہوں ۔اس حدیث کو شیخ کلینی نے کتاب کافی میں ابان بن تغلب سے امام جعفر صادقؑ سے نقل کی ہے ۔جب کوئی مومن طواف خانۂ کعبہ کرتا ہے ۔تو اس کے نامہ اعمال میں چھ ہزار حسنات لکھے جاتے ہیں ۔ہمیں معلوم نہیں ہے ۔چھ ہزار حسنات کیا ہیں ۔چھ ہزار گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے ۔ایک طواف کے ساتھ چھ ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں ۔اور چھ ہزار دعاؤں کو قبول کیا جاتا ہے ۔اس کے بعد ابان بن تغلب کہتے ہیں کہ مولا نے فرمایا:

قضاء حاجة المؤمن افضل من طواف و طواف و طواف و طواف و طواف و طواف و طواف و طواف و طواف و طواف ۔مولا فرماتے ہیں ایک مومن کی حاجت کو پورا کرنا ایک طواف نہیں طواف در طواف دس طوافوں کے برابر ہے دس طواف ایک طرف اور ایک مومن کی حاجت کو پورا کرنا ایک طرف ۔

اب یہاں سے امتحان ہے زائر کا ۔تیار ہو چکا ہوں زیارت پر جانے کے لئے ۔معلوم ہوا کہ بہن کو ضرورت پڑ گئی اتنے ہی پیسوں کی جتنے پیسے کو میں زیارت پر خرچ کر رہا ہوں ۔آپ جس عالم پر عقیدہ رکھتے ہوں ۔اس سے پوچھ لیجئے ۔مجھ سے مت پوچھئے ۔کسی بھی عالم سے جس پر آپ کا عقیدہ ہو ۔اس سے جا کر ملئے اور پوچھئے مولانا میرے پاس اتنا پیسہ زیارت کے لئے موجود ہے ۔اور اتنا

ہی میری بہن کو مدد کی ضرورت ہے ۔مجھے زیارت کرنی چاہیئے یا بہن کی مدد کرنی چاہیئے؟۔عزیزان گرامی منازل عرفان اہلبیت اتنے آسان نہیں ہیں کہ جتنے ہم سمجھ رہے ہیں ۔منازل ثواب زیارت اتنے آسان نہیں ہیں کہ جتنے ہم آسان سمجھ رہے ہیں ۔لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ مشکل ہے تو پھر زیارت نہ کریں ۔اگر ایسا ہوتا تو زیارت کا حکم نہ ہوتا۔پر شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہے ۔شرائط شرط زیارت ہیں ۔اور **اذا فات الشرط فات المشروط**۔جب شرط پوری نہ ہو تو مشروط بھی پوری نہیں ہوتی ۔یقین کر لیجئے اس کی حاجت کو پورا کیجئے ۔چھت پر چلے جائیے ۔اور کہیئے ۔**السلام علیک یا ابا عبدلله مولا** میری نیت سے آپ واقف ہیں آپ کے قریب آنا چاہتا تھا۔آپ کو سلام کرنا چاہتا تھا مگر یہاں پر ضرورت ایسی محسوس ہوئی ہے کہ زیارت پر نہیں آسکتا۔آپ میرے سلام کو قبول فرمائیے ۔تو وہاں سے آواز آئے گی کہ لبیک میرے زائر لبیک ۔۔

دین اصولوں کا نام ہے ان اصولوں کو جب تک ہم اپنائیں گے نہیں دیں دار کہلانے کے قابل نہیں ہونگے ۔ یہاں پر تو وراثت ہڑپ لی جارہی ہے ۔غلط مال جمع کیا جارہا ہے ۔جھوٹ بولا جا رہا ہے ۔حتیٰ زیارت کے لئے جارہے ہیں ۔ایسے الفاظ استعمال کئے جارہے ہیں جو مومن تو مومن ایک انسان کے لئے بھی مناسب نہیں ہیں ۔۔۔اور پھر زیارت !۔۔معاف کیجئے گا اگر میرا موضوع عرفان زیارت نہ ہوتا اور میری گردن پر ذمہ داری نہ ہوتی تو میں یہ باتیں نہ کرتا۔۔صرف زیارت نہیں ہے ۔عرفان زیارت ہے ۔زائر کہتا ہے میں حج پر گیا تھا، زیارت پر گیا تھا۔قبہ کے نیچے دعا کرتا رہا۔دعا قبول ہی نہیں ہوئی ۔مولا کہیں گے کہ میں تیرے ہی گھر میں قبہ بھیجا تھا تو اس کو پہچانا نہیں ۔تیرے ہی پہلو میں تھا یہ ۔تیرے ہاتھ میں تھا۔سب کچھ کر سکتا تھا مگر نہیں کیا۔۔۔جانتے ہیں امامؑ نے کربلا میں ہر کسی کو جمع نہیں کیا اس فکر ولایت کو جمع کیا جو اسی رخ سے سمجھ سکے ۔آپ شب جمعہ زیارت کیا پڑھتے ہیں ۔السلام علیکم یا اولیاء اللہ مجھے سمجھائیے کہ وہاں اولیاء کہاں سے آگئے ۔امام حسینؑ ولی تھے ۔یعنی امام حسینؑ نے ہر ایک کو اتنا بلند کر دیا کہ چاند کے ساتھ جیسے ہالہ ہوتا ہے ۔یہ بھی ہالہ بن گئے ۔امام حسینؑ کی طرح ولی بن گئے ۔

تو اذا هم المؤمن جب مومن زیارت کی تیاری کرتا ہے تو اس کو پہلی خوشخبری دی جاتی

ہے۔ تجھے میں نے بخش دیا۔اور تیرے گناہ بخش دئے۔۔آو میرے پاس معنیٰ کیا ہیں؟ بہت سی روایتیں ہیں ہمارے پاس ہیں۔امام رضاؑ نے فرمایا: ابن شبیب پہچانو کون ہیں امام حسینؑ۔آخر میں بیان کرونگا۔امام رضاؑ نے دعبل سے پوچھا کہ اشعار لکھتے ہو؟ دعبل نے جواب دیا کہ ہاں مولا لکھتا ہوں۔کچھ میرے جد امام حسینؑ کے بارے میں لکھا ہے؟ ہاں مولا لکھا ہے۔مولا نے فرمایا کہ سناو۔پردہ لگا۔عورتیں پردے کے پیچھے بیٹھیں۔یہ ہے مجلس کا طریقہ۔مجلس برپا ہوئی۔باقاعدہ۔اتنا کہرام بپا ہوا کہ روایتوں میں ہے کہ ایک مرتبہ کربلا کے علی اصغرؑ کا تذکرہ ہوا تو اندر سے کسی بی بی نے بچہ کو دے دیا۔امامؑ نے بچہ کو ہاتھ میں لیا تو قیامت کا کہرام بپا ہوا۔اسی وجہ سے ہمارے پاس علی اصغرؑ کے جھولے کی شبیہ عزاخانوں میں ہوتی ہے۔امام رضاؑ نے فرمایا: **من بکیٰ علی الحسین او ابکیٰ او تباکیٰ وجبت له الجنة**۔جو روئے یا رولائے یا رونے کی صورت بنائے اس پر جنت واجب ہے۔حقیقت میں جنت واجب ہے۔مصائب میں جہاں حسینؑ کا نام آیا ادھر بے اختیار آنسو نکل پڑے۔کیا معنیٰ ہیں رونے کے؟ رونے کے معنیٰ یہ نہیں ہیں کہ میں آنسو بہاوں حسینؑ پر اور امام حسینؑ کے بتائے ہوئے ارشادات کو بھلا دوں۔

اللہ ہم سب کو شفاعت نصیب کرے سب گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے شفیع المذنبین رسول اکرم ہیں اور ائمہ اطہار علیہم السلام۔سارے امام شفاعت کرینگے۔لیکن امام حسینؑ کی خصوصیت یہ ہے کہ روز قیامت سارے جنت کے دروازے پر ہوں گے ہیں۔لیکن سب سے زیادہ ہجوم جس دروازہ پر ہوگا۔وہ حسینؑ کا دروازہ ہے۔ مصائب۔

چھٹویں مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْن۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورۂ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان سے ہونے والی یہ ہماری چھٹویں کڑی ہے کوشش یہ کی جارہی ہے کہ زیارت کے جو یہ راستے کھلے ہوئے ہیں ان سے بھرپور استفادہ کیا جائے۔ اس کے لئے کچھ اصول مقرر ہیں ان سے گزرنے کا نام ہی زیارت ہے،۔ جن آیات کی تلاوت کا شرف ہم حاصل کر رہے ہیں وہ سورہ صافات کی ایک سوتیس و ایک سو اکتیسویں آیت ہے جس میں **سلام علٰی الیاسین** ہے اس سلسلے میں مفسرین کا کیا کہنا ہے۔ قرآن کی خصوصیت ہی یہی ہے کہ قرآن ذہن انسان کو چھیڑ دیتا ہے۔ اب تلاش کریں اسکے جوابات۔ کہا، **سلام علی الیاسین**، الیاسین کو الگ کیا گیا۔ اکثر مفسرین نے کہا ہے کہ الیاس وہی حضرت الیاس ہیں۔ ایک تفسیر یہ بھی تھی ءالیاسین یعنی آل یاسین، زیارت آل یاسین بھی ہمارے پاس ہے۔ یٰس سے مراد ہے سرکار رسالت مآب ا ،آل یاسین یعنی سرکار کی آل۔ اس کے بعد **إنا کذالک نجزی المحسنین**، ہم اسی طرح سے نیک لوگوں کو جزا دیتے ہیں، کل ہم یہاں تک پہنچے تھے کہ **إذاھم لزیارۃ** یعنی جب زیارت کی تیاری کریں تو کس عالم میں کرے اور اپنے فرائض کو نہ بھولیں چاہے وافرائض ظاہری ہوں یا باطنی۔ فرائض ظاھری: نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ۔ اگر خدانخواستہ جو زائر نکل رہا ہے اس نے نمازیں نہیں پڑھی ہیں تو نیت کرے مَیں جارہا ہوں اے خدا مجھے بخش دے انشاءاللہ آپ میرے لئے سفارش کریں بارگاہ پروردگار میں، مَیں آج سے نماز قضا نہیں کرونگا اور اسی طرح سے تمام واجبات الھیہ۔۔ جو باطنی فرائض وواجبات ہیں وہ انسانی حقوق ہیں، اسکی طرف ہم نے کل اشارہ کیا کہ ممکن ہے کہ سگا رشتہ دار اپنا ہی خون دنیا کے جھمیلوں میں گھر گیا ہو، تو اس کی مدد کرے۔۔ اس کے بعد زیارت پر جانے کے

قابل نہ ہو تو کوئی بات نہیں کھڑے ہو کر کے مولا کی طرف رخ کر کے اور کہے : السلام علیک یا أبا عبد اللہ، آپ ہماری نیت سے اچھی طرح واقف ہیں اور یہ ہم نے کیا ہے امید ہے کہ آپ کی بارگاہ میں قبول ہو، یقین کرلیں کہ وہ قبول ہوگئی۔ اس لئے کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں ہے، آج ایک قدم ہم آگے بڑھا رہے ہیں، کل جو ہم نے اشارہ کیا تھا۔

چلیئے موضوع کو بڑھاتے ہیں حرم میں جانے سے پہلے ہمارے یہاں اذن دخول ہے۔ اذن کہتے ہیں اجازت کو، داخل ہونے کی اجازت لی جاتی ہے، اس کو سمجھنے کیلئے دو آیتوں کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔ امید ہے کہ اسکے بعد کچھ باتیں ذرا سا واضح ہو جائیں گی، ایک آیت ہے سورۂ بقرہ کی 189 آیت : یسئلو نک عن الأھلہ، أھلہ ھلال کی جمع ہے، یہ لوگ چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں، قُل ھی مواقیت للناس ان سے کہو کہ ٹائم کے نکالنے کیلئے چاند بہترین ذریعہ ہے، آپ لوگ جانتے ہیں کہ ہفتہ میں سات دن کی جو تقسیم کی گئی ہے یہ چاند کی وجہ سے ہے اس لئے کہ چاند کے Four quarter ہوتے ہیں اگر Four کو سات دنوں میں تقسیم کریں تو چاند کی حیات اٹھائیس دن کی ہوتی ہے۔ ایک دن کے لئے کبھی محاق میں جاتا ہے اور کبھی دو دن کے لئے محاق میں جاتا ہے اگر ایک دن کے لئے محاق میں جاتا ہے تو انتیس دن کا مہینہ ہوتا ہے اگر کبھی دو دن کے لئے محاق میں جاتا ہے جس کو وین کہتے ہیں تو تیس دن کا مہینہ ہوتا ہے۔ اصل میں حیات قمر اٹھائیس دن کی ہے۔ اس میں سے عروج کی طرف چودہ دن اور پھر نزول کی طرف چودہ دن ہیں یہ بھی چودہ کی اس کی طرف ہماری طرف سے نہیں ہے۔ (صلوات)۔

یہ چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں ان سے کہو کہ یہ مواقیت ہے ٹائم نکالنے کا ذریعہ ہے۔ اسی سے ٹائم نکالا گیا اور اسی سے ہفتہ کے سات دن باٹے گئے، والحَّج حج کو بھی اسی چاند سے ہی لیا گیا ہے یعنی (Solar calculation) سے حج نہیں ہوتا یعنی جنوری فروری میں وغیرہ اگر ایسا ہوتا تو ایک موسم میں حج ہوتا۔ اسلام کے تمام احکامات بلکہ اکثر احکامات (Lunar calendar) سے ہیں یعنی چاند کی تاریخ سے ہیں۔۔۔۔ اس کے بعد لہجہ پروردگار ذرا سے بدلا ہوا ہے۔ وہ یہ ہے کہ "ولیس البر بان تاتو البیوت من ظھورھا" نیکی یہ نہیں ہے کہ تم گھروں میں پیچھے

سے آو" ولکن البر من التقیٰ "نیکی یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔"واٗ توالبیوت من ابوابھا" قرآن ہے مزہ دار ہے قرآن کی طرف توجہ کیجئے، بہت زیادہ روازنہ کم ازکم دس آیتوں کی تلاوت فیملی کے ساتھ ترجمہ کے ساتھ پڑھئے، غور کیجئے، تدبر کیجئے، بہت سمپل سی بات لگتی ہے۔آیا سمپل بات کر رہا قرآن یا اسکے پیچھے کوئی راز ہے؟ اس لئے کہ قرآن کے بُعد ہیں، **ظاھرہ، انیق وباطنه عمیق**، مولا امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ ظاہر اس کا خوبصورت ہے اور باطن اسکا بہت عمیق ہے۔ ہر مرتبہ پڑھتے جایئے، اور تحقیق کرتے جایئے، ہر مرتبہ تفسیریں لکھی جارہی ہیں، ہر مرتبہ نئے نئے مطالب ظاہر ہوتے چلے جارہے ہیں۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح ہر مرتبہ سورج نکل رہا ہے، ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ کل ہی کا سورج ہے نہیں بلکہ ہر لمحہ جو کرن آرہی ہے نئی کرن ہے، سائنٹفک (Scientific) طور پر وہ پرانا سورج نہیں ہوسکتا۔ انفجار (explosion) ہو رہا ہے جو نئی لائٹ آرہی ہے، ہر لائٹ (Light) نئی ہے اسی طرح قرآن سے ہر روشنی جو نکل رہی ہے وہ نئی ہے۔ "واتوالبیوت من ابوابھا"، یعنی گھروں کو دروازوں سے آو۔مولا امام صادق علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ گھر سے مراد مادی اور ظاہری گھر نہیں ہے بلکہ علم کا گھر مراد ہے۔یعنی اگر علم لینا ہو تو پیچھے سے مت لو، سامنے سے لو اس لئے کہ اگر علم ہے تو ہمارے پاس ہے اسی لئے تو فرمایا" اَنا مدینۃ العلم وعلی بابھا" دروازہ سے لو تو علم ہے ورنہ وہ جہل ہی جہل ہے۔اگر علم اہل بیت علیہم السلام سے نہ لیں تو جہل ہے۔(صلوات)۔

یہ ایک آیت ہے اور دوسری آیت ہے : "یاایھاالذین آمنو الاتدخلو بیوتاً غیر بیوتکم حتیٰ تستانسوا و تسلمو علیٰ أھلھا" اے مومنین، گفتگو آپ لوگوں سے ہے مومنین سے ہے جو ایمان لاچکے ہیں، کہ کسی کے گھر میں داخل نہ ہوں یعنی اپنے گھر میں غیر کے گھر میں یا کسی رشتہ دار کے گھر یا اپنی بیٹی کے گھر میں، باپ بیٹی کے گھر میں، بھائی بہن کے گھر میں داخل ہونا چاہے تو داخل نہیں ہوسکتا حتیٰ تستانسوا و تسلمو علیٰ اَھلیھا" دق الباب کرو، اجازت لو پھر سلام کرو داخل ہو جاو۔یہ اسلام نے (privacy) کا خیال کیا ہے۔۔ہم لوگ (parent) پیرنٹ احتیاط کریں، کمرہ ہے بیٹی کا تو فوراداخل مت ہو جایئے اجازت نہیں ہے۔بیٹی کی اپنی (privacy) پرائیوسی ہوتی ہے۔

اسکی اپنی زندگی ہے اسکا احترام کریں۔وہاں پر بھی اجازت لیں۔اسی طرح سے بیٹے کے کمرے بھی داخل ہونا چاہتے ہیں تو باپ اجازت لے، ہمارا بیٹا ہے میرا لڑکا ہے نہیں ہوسکتا۔یہاں پر اسلام کہتا ہے اسکی (privacy) کا خیال رکھیں اس کی اپنی زندگی ہے۔سب کی اپنی پرائیویسی ہے اسکی رسپکٹ (respect) کریں۔عزیزان گرامی داخل ہونا ہے گھر میں تو پہلے اجازت لو پھر اس کے بعد سلام کرو۔

اس کے بعد دوسری آیت ہے سورہ احزاب میں بلکہ حکم ہے کہ "**لا تدخلوا بیوت النبی**" رسول اللہ کے گھروں میں داخل مت ہو جب تک کہ اجازت نہ لو۔یہاں پر بھی جب ہم اجازت لیتے ہیں حرموں میں ائمہ معصومین علیہم السلام کے پاس تو پہلا خیال یہاں پر جو ہونا چاہیئے وہ یہ ہے کہ ہمیں ضریح سے لپٹنا نہیں ہے۔ہمیں امام سے ملنا ہے۔دوسرا خیال یہ ہونا چاہیئے کہ مَیں جو جارہا ہوں امام میرے قدم قدم کو دیکھ رہے ہیں، وہ مشاہدہ کررہے ہیں۔عزت واحترام کے ساتھ جائیں۔متانت کے سے جائیں، جب جانا چاہیں غسل کریں، وضو کریں، انشاء اللہ اور باتیں آئیں گی۔اذن دخول کی دعا یہ ہے :۔**اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھدان محمداً عبدہ و سولہ أللھم انی وقفت علیٰ باب من ابواب بیوت نبیک** "پروردگارا مَیں اس دروازے پر کھڑا ہوا ہوں جو نبیوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔یہ گھر جو ہے وہ نبوت کا دروازہ ہے۔مَیں یہاں پر ٹھہرا ہوا ہوں۔**وقد منعت الناس**" اور لوگوں کو ذات پروردگار نے منع کیا ہے۔بغیر اجازت کے بغیر سلام کے داخل ہونے سے، اسی لئے مَیں اجازت لے رہا ہوں۔**اللھم انی أعتقد حرمة صاحب ھٰذا المشھد الشریف فی غیبته کما أعتقد فی حضرته**" مَیں یہاں پہ جو ٹھہرا ہوا ہوں اور میرا عقیدہ اس صاحب قبر کے متعلق اس کی غیبت میں ویسا ہی ہے جیسا اس کے حضور میں ہوتا ہے۔یعنی آپ غائب نہیں ہیں اور زندہ ہیں۔اور سلام کے لئے کہا گیا ہے کہ سلام کرنا سنت ہے اور جواب دینا واجب ہے۔امام کو جب سلام کررہے ہیں تو امام جواب دے رہے ہیں یا نہیں دے رہے ہیں؟ دے رہے ہیں، اسی اذن دخول میں ہے، مگر یہ میرے بدبخت کان ہیں جو آپ کا جواب سن نہیں رہے ہیں، امام جواب دے رہے ہیں لیکن میری بدقسمتی ہے، یہ کان کیوں سن نہیں پارہے

ہیں اس لئے کہ غذا اس قابل نہیں تھی ،میری فکر اس قابل نہیں تھی ،میرے جینے کا سلیقہ اس قابل نہیں تھا،کہ مَیں اس عرفان کی منزل پر پہنچ سکوں کہ جب آپ کو سلام کروں تو آپ کے جواب کو بھی سن سکوں،ان کے جواب کو نہیں سن رہا ہوں ،یہ میرے اعمال کی وجہ سے،کردار کی وجہ سے ہے مگر مجھے یقین ہے کہ آپ جواب دے رہے ہیں ۔آپ جب زیارت کریں گے امام حسین علیہ الصلاۃ و السلام کی تو وہاں پر پہلو میں ایک لفٹ سائڈ میں جب اندر جائیے تو ابراھیم مجاب کی ضریح ہے کون ہیں یہ،ان کے لئے کہا گیا ہے کہ ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں یا یہ کہا گیا ہے کہ جب امام کو سلام کرتے تھے تو سلام کا جواب ملتا تھا،اللہ کرے ہمیں توفیق اتنی ملے کہ گھر سے نکلتے ہوئے جذبات سے نہیں بلکہ اپنی باطنی طہارت سے نکلیں اور انشاء اللہ اس دروازے پر پہونچنے کے بعد جیسے ہی سلام کریں تو اسی احساس کے ساتھ کہ جواب مل گیا ہے،نہ صرف یہ کہ جواب ملنا ہے،اجازت کے سلسلہ میں علماء نے بحث کی ہے کہ کیسے معلوم کہ مجھے اجازت ملی ہے یا نہیں ۔اس عالم میں اگر بے اختیار رقّت قلبی طاری ہوگئی،تمہارے آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل گئے تو سمجھ لینا کہ مولا نے اجازت دے دی ہے۔۔۔۔۔۔(صلوات)۔

اور دوسری چیز جو بہت اہم ہے وہ یہ ہے کہ کونسی زیارت کہاں پڑھے،اور کیسے پڑھے۔آپ نے حرم میں دیکھا ہوگا کہ جب عرب آتے ہیں وہاں پر سب بیٹھ کر زیارت پڑھتے ہیں؟،ہم لوگ یہ سمجھتے ہیں یہ بدتمیزی ہے،نہیں،سلیقہ ہے۔سوال ہے کیا زیارت بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں؟پڑھ سکتے ہیں کیوں نہیں پڑ سکتے،آپ نے دیکھا ہے نماز میں،اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ‘ ورسولہ اللھم صل علی محمد و آل محمد یہ تشھد ہوا،اس کے بعد کیا پڑھتے ہیں،سلام کرتے ہیں،السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ و برکاتہ‘ کس حالت میں بیٹھ کر،کھڑے ہو جائیے تو نماز باطل ہو جائے گی،تو یہاں سے سلیقہ ملا کہ بیٹھ کے بھی زیارت ہوسکتی ہے۔خصوصاًیہ جو بڑی بڑی زیارتیں ہیں ممکن ہے کہ کھڑے ہو کر پڑھ نہ سکیں بیٹھیں کتاب لیں، ترجمے کے ساتھ پڑھیں،سنبھل کے پڑھیں،غور سے پڑھیں اور ڈوب کے پڑھیں،انشاء اللہ جب تبدیلی کردار میں آجائے تو سمجھ جائیے زیارت قبول ہوگئی ہے۔(صلوات)

اس زیارت جامعہ کبیرہ میں خوبصورتی ہے، فضائل ہیں، مجالس عزا میں ذاکرین، اگر زیارت جامعہ کبیرہ کے جملوں کو پڑھ دیں تو فضائل کا سمندر ہے، صرف جملوں کی تشریح کردیں کافی ہے کوئی بھیک مانگنے کی ضرورت ہی نہیں ہے ۔اس گھرانہ نے بتایا ہے کہ ہم کون ہیں، تمھیں ایڈ کرنے کی ضرورت نہیں ہے، انہوں نے بتایا ہے کہ معرفت اگر حاصل کرنا ہے تو اہل بیت سے حاصل کریں ۔رسول اللہ نے کہا ہے :یا علی! اللہ کو کسی نے نہیں پہچانا، سوائے تیرے اور میرے اور مجھے بھی کسی نے نہیں پہچانا سوائے تیرے اور اللہ کے، اور تجھے بھی کسی نے نہیں پہچانا سوائے میرے اور اللہ کے، مولائی دو ہی ہوئے یا اللہ یا رسول اللہ، تو ان دو کے علاوہ سب مقصر ہیں ۔(صلوات)

بلکہ مَیں نے ایک روایت دیکھی ہے معصومین نے حکم دیا ہے کہ ہمارے فضائل کے سلسلہ میں تم اپنے آپ کو مقصر ہی مانو، اس لئے کہ تم ہمارے فضائل کو سمجھ نہیں پاوگے بلکہ ممکن ہی نہیں کہ تم سمجھ سکو۔ السلام علیکم یا اهل بیت النبوۃ، فضائل ہی فضائل ہیں، سلیقہ ہے معصومین کا، السلام علیکم، سلام ہو ہمارا آپ پر کون ہیں آپ؟ علی ابن ابی طالب، حسن ابن علی، حسین ابن علی، زین العابدین ابن حسین، محمد باقر نہیں بلکہ اهل بیت النبوۃ آپ نبوت کے اہلبیت ہیں، یعنی وہیں سے دنیا الگ ہو جاتی ہے ایک ایسی دنیا کی طرف اشارہ ہے جو دنیا مادی نہیں ہے، مَیں اتنی زحمتیں جھیل کر جو ملاقات کے لئے آیا ہوں کس سے ملاقات کے لئے، کسی شخص کی ملاقات کے لئے نہیں بلکہ ھدف اور مقصد سے ملاقات کیلئے آیا ہوں، مَیں کس سے مل رہا ہوں؟ ۔نبی کے اہلبیت سے نہیں بلکہ نبوت کے اہل بیت سے،، یہ خود نبی کون ہیں؟ وما محمد الا رسول، یہ محمد، محمد نہیں ہے مگر رسول، کیسے رسول، اٹھے بھی تو رسول، بیٹھے بھی تو رسول، کسی کو گود میں لے لے تب بھی رسول، کسی کو کاندھے پہ بٹھا لے تب بھی رسول، کسی کو گھر میں بلالے تب بھی رسول، کسی کو بزم سے اٹھا دے تب بھی رسول ۔(صلوات)۔

اهلبیت النبوۃ دوسرا جملہ و موضع الرسالۃ اللہ اکبر، اس منبر کو کیا کہتے ہیں؟ منبر رسول ۔دیکھئے مثال دیتا ہوں ۔مَیں جو مجلس پڑھ رہا ہوں اگر دو یا پانچ منٹ کیلئے خاموش بیٹھ جاوں تو کیا ہو گا، کوئی جوان کہے گا مولانا یا بولئے یا اتر جائیے، جب تک مَیں بیٹھا ہوں ذکر کر رہا ہوں تو ہوں ۔اگر خاموش ہو جاوں تو منبر پر بیٹھنے کے قابل نہیں رہوں گا۔ تو منبر پر جانے والا بس اتنا سمجھ

لے کہ ذکر نے ہمیں بلند کیا ہے، میری ذات بلند نہیں ہے۔(صلوات)۔

اگر پانچ منٹ کیلئے خاموش ہو جاوں گا تو جو جیسا ہو گا ویسے سوچے گا، ڈاکٹر یہ سوچے گا کہ مولانا کچھ کھا گئے ہیں آج پیٹ میں تکلیف ہو گی یا گلے میں تکلیف ہو گی، جو اسٹوڈنٹ (Student) ہیں جن کو یاد کرنے کی عادت ہے وہ سوچیں گے کہ مولانا بھی یاد کر کے آئے تھے، صفحہ الٹ گیا ہے، بزنس مین یہ سوچے گا مولانا کچھ نظر کی چکر میں ہیں، تو جیسا ہو گا میری خاموشی سے ویسا سوچے گا۔ کیا یہ سب اندازے صحیح ہیں، ہوسکتا ہیں صحیح ہوں مگر صحیح کیا ہو گا جو خاموش ہے اس سے پوچھ لیجئے، جو مَیں وجہ بتاوں گا وہی صحیح ہو گا۔ اسی طرح آیتیں آتی گئیں، قرآن کی سرکارؐ بتاتے گئے، سرکار دنیا سے گئے قرآن خاموش تھا تو جو جیسا تھا ویسی تفسیر کرنے لگا۔(صلوات)۔

اسی لئے رسول اللہؐ نے وارن (warn) کیا مَیں صرف خاموش کو نہیں چھوڑ رہا ہوں بلکہ اس کے ساتھ میرے اھلبیت ہیں، یہ خاموش ہو جائے ان سے پوچھ لو کہ یہ خاموش کیوں ہے تو یہ بتادیں گے۔(صلوات)۔

یہ منبر مقام رسالت ہے، رسول اللہ کا منبر ہے، مجھے جواب دینا ہے ہاتھ کے اشارہ کا بھی جواب دینا ہے، جملوں کا جواب دینا ہے، لفظوں کا جواب دینا ہے، اشاروں کا جواب دینا ہے۔ امام خمینی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے بعد احمد خمینی زندہ تھے، انہوں نے کہا کہ مَیں نے بابا کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تقریر کرتے وقت یہ جو ہاتھ ہلا رہے ہو ذرا ہوشیاری سے ہلاو اس کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔ یہ دین مذاق نہیں ہے۔ دین ذمہ داری ہے۔ یہ مقام رسالت ہے۔ **السلام علیکم یا اھل بیت النبوۃ و موضع الرسالۃ** یہ رسالت کا مقام ہے۔ یہ حسینیت کا منبر ہے۔ یہاں آدمؑ کی بات ہو گی۔ یہاں نوح کی بات ہو گی۔ یہاں سے ابراہیم کا پیغام دیا جائے گا۔ یہاں موسیٰ کی بات ہو گی۔ یہاں پر عیسیٰ کا تذکرہ ہو گا۔ سرکار کی سیرت یہاں سے بیان ہو گی۔ اسی کا جواب ہے، **السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ، السلام علیک یا وارث نوح نبی اللہ، السلام علیک یا وارث ابراھیم خلیل اللہ، السلام علیک یا وارث موسیٰ کلیم اللہ، السلام علیک یا وارث عیسیٰ روح اللہ، السلام علیک یا وارث محمد حبیب**

اللہ، السلام علیک یا وارث علی ولی اللہ، یہ وارث کس چیز کے؟ کونسی وراثت ان کے پاس ہے، من اراداأن ینظر الی آدم فی علمہ والیٰ نوح فی فھمہ والیٰ ابراھیم فی خلتہ والیٰ موسیٰ فی ھیبۃ والیٰ عیسیٰ فی زھدہ فلینظر الی علی ابن ابی طالب علیہ السلام، اگر کوئی آدم کے علم کو دیکھنا چاہے، ابراھیم کی خلت دیکھنا چاہے، موسیٰ کی ہیبت دیکھنا چاہے، عیسیٰؑ کا زھد دیکھنا چاہے، دیکھے علیؑ کی طرف اب جو علی کو دیکھ رہا ہے، اور علی کا ذکر کر رہا ہے تو یہ علی کا ذکر نہیں کر رہا ہے، آدم کا ذکر کر رہا ہے بس اسی طرح سے سلام یہاں حسین کو کر رہا ہے گویا سلام آدم کو کر رہا ہے، سلام نوح کو کر رہا ہے، ابراھیم کو سلام کر رہا ہے۔ اب یہاں آدم کی بات ہوگی، ابراھیم کی بات ہوگی، موسیٰ کی بات ہوگی، عیسیٰ کی بات ہوگی، انبیاء کی بات ہوگی، یہاں مشن کی بات ہوگی شخصوں کی نہیں بلکہ شخصیتوں کی بات ہوگی۔۔

اگر مجالس عزا برادران اہل سنت تشریف لا رہے ہیں۔ بہت اچھی بات ہے۔ یہ دستر خوان بہت وسیع ہے، ہر ایک یہاں آسکتا ہے، سب کو لائیے۔ ہندو، مسیحی وغیرہ سب، بلاک مت کیجئے۔ کل محفل مرتضیٰ میں یہ سنا رہا تھا کہ ہمارے یہاں سے قریب ایک شہر ہے جس کا نام واٹرلو (waterloo) ہے، وہاں پر ایک یونیورسٹی ہے (Waterloo University) بہت سے اسٹوڈنٹ وہاں پڑھ رہے ہیں۔ پاکستان کے بھی اس میں پڑھ رہے ہیں۔ وہاں پر محرم سے پہلے ایک سمینار ہوا، سمینار کو کنڈکٹ (conduct) کرنے کا مقصد یہ تھا کہ مذاہب کے درمیان ڈائیلاگ (Dialogue) ہو، گفتگو ہو، اس نے تمام اسٹودنٹ کو جمع کیا، اور جو پروفیسر ہے جس کا نام میاتھ (Math) ہے۔ اور وہ خود کئی سال ایران میں رہ چکا ہے، تو لوگوں نے سوال کرنا شروع کر دیا، آخر میں کسی نوجوان نے کہا کہ تم نے ایران میں وہ کونسی چیز دیکھی ہے جس نے تم کو بہت زیادہ اٹریکٹ (attract) کیا ہے؟ اس نے کہا یہ بہت خوبصورت سوال ہے اگر چہ وہ کرسچین (Christian) ہے کہا: اچھا کیا تم نے سوال کر لیا میَں نے ایک روز دیکھا اس روز کا نام ہے روز عاشور۔ اس نے پورا ڈسکرائپ (describe) کیا، روز عاشور کیا۔ خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص جو نواسۂ رسول ہے اس کا نام حسین ہے وہ اپنے مشن کے ساتھ ایک چھوٹے سے قافلے کو لے گیا۔ وہ جانتا تھا کہ

ختم ہو جائیگا، لیکن اس نے پرواہ نہیں کی، اسکو ختم کر دیا گیا لیکن پیام یہ تھا کہ استکبار کے آگے سر نہ جھکانا۔ اس کے بعد یہ کہتا ہے کہ جو نیوز News یا میڈیا media ہے جسے ہمیشہ تم سنتے ہو اسکا تعلق حقائق سے نہیں ہے، جو سنتے ہو میڈیا میں وہ حقیقت نہیں ہے، میڈیا کے غلام مت بنو، تحقیق کرو، آج کا زمانہ بہت آسان ہے۔۔

بعض لوگ یہ سوچتے ہیں ارے بھئی ایران ہی کا تذکرہ کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے پاس دوسری مثال نہیں ہے۔ 59 Countries میں۔ کوئی ایک کنٹری country میں۔ کوئی ایک کنٹری country بتادو جو اس طرح سے استکبار کے مقابلہ میں کھڑی ہو، امام خمینی نے دوران انقلاب کہا تھا کہ یہ ہم نے کسی سے بھیک مانگ کر نہیں لیا ہے بلکہ امام حسین سے سیکھا ہے۔۔

ماھر چہ داریم از حسین داریم، جو کچھ ہمارے پاس ہے امام حسین کا صدقہ ہے۔ یہ کانفرنس University of Waterloo میں ہوئی تھی۔ یہ ہم بھی کرتے ہیں حسین ڈے کے نام سے۔ حسین ڈے کے ساتھ ساتھ سال بھر میں محفلیں کیجئے اس میں سے ایک کام یہ بھی ہو۔

انڈرسٹانڈنگ آف ایچ ادر Understanding of each other۔ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کا ذریعہ ہے اور یہ خود محفلیں ایک دوسرے کو قریب کرتی چلی جائیں گی۔ اس لئے کہ ہم کو ڈر نہیں ہے کہ ہم مکس mix ہو جائیں گے۔ (صلوات)۔

اس جملے کیلئے مجھے اتنی تمہید باندھنی پڑی۔ وہ ہے **مختلف الملائکة**۔ قرآن میں اہل بیت کی شان میں کتنی آیتیں ہیں؟ ایک سنی اسکالر سلیمان کندوزی نے اپنی کتاب ینابیع المؤدة میں جو اردو میں بھی لکھتے ہیں: مولا علی کی شان میں ثُلث قرآن نازل ہوا ہے۔

میں برادران اھل سنت کو ایک آیت دے رہا ہوں وہ تلاش کریں اخلاص سے تلاش کریں، اسکا جواب کیا ہے؟ سب پڑھتے ہیں، بسم اللہ الرحمن الرحیم انا انزلناہ فی لیلة القدر و ما ادرک ما لیلة القدر، لیلة القدر خیر من الف شھر، تنزل الملائکة و الروح۔

تنزل الملائکة، تنزل استمرار continuation کے لئے ہے یعنی نازل ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔۔ کون ملائکہ اور روح نازل ہوتے رہیں گے۔ کب؟ شب قدر میں۔ کس پر

؟ سرکار پر۔۔سرکارؐ چلے گئے مگر اب بھی نازل ہوتے رہتے ہیں تو معلوم ہوا کہ کوئی جگہ ہونا چاہیے جہاں نازل ہوتے ہوں، کوئی ایک مقام ہونا چاہیئے جہاں پر نازل ہوتے ہوں۔زیارت جامعہ کبیرہ میں ہے کہ وہ اہل بیت کا گھر ہے جہاں فرشتے نازل ہوتے ہیں۔۔۔السلام علیکم یا اھل بیت موضع الرسالۃ ومختلف الملائکہ۔یہ حسین کا روضہ نہیں ہے، قبر نہیں ہے بلکہ یہ وہ مقام ہے جہاں پہ ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔حدیث میں ہے کہ چار ہزار فرشتے روز عاشور حسین کی شہادت کے بعد آئے انہوں نے خاک کو اٹھایا سر پہ ڈالا۔مجھے نہیں معلوم ملائکہ کا وجود کیسے کیا ہوا ہم سمجھ نہیں پاتے ہیں۔امام فرماتے ہیں کہ وہ چار ہزار فرشتوں کی عبادت ہی یہی ہے کہ وہ روزانہ خاک اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں ہائے حسین ہائے حسین، یہ وہ مقام ہے مجھے بتائے۔کوئی دنیا بھر میں اتنی قبریں ہیں۔اتنی بارگاہیں بنی ہیں کہیں پر بھی فرشتے آتے ہوں صرف یہی مقام ہے اور یہی چار ہزار فرشتے ہیں جو زائرین کے استقبال کے لئے آتے ہیں۔کونسا مقام ہے یہ جہاں پر انبیاء کانپ جاتے ہیں۔حضرت موسیٰ فرماتے ہیں خدایا کوئی عمل بتادے رب دللنی الی عمل نلت بر ضاک۔

حضرت موسیٰ کہہ رہے ہیں پروردگارا کوئی عمل بتادے تاکہ مَیں تیری رضا کو حاصل کرسکوں۔آواز آتی یا موسیٰ اِنَّ رضائی فی قضائی لا تطع قضائی۔میری رضا کو حاصل کرنا تیرے بس کی بات نہیں ہے، حضرت موسیٰ اولوالعزم پیغمبر ہیں، موسیٰ سجدے میں چلے گئے کہا پروردگار طاقت بھی دینے والا تو ہے۔آواز آئی ان رضائی رضاک علی قضالی۔مَیں اس سے راضی ہوتا ہوں جو میری قضا سے راضی ہوتا ہے، اے موسیٰ کمر کس لیجئے، عصا کو لے لیجئے، دیکھیئے کربلا میں حسین علی اکبر کو خود تیار کر رہے ہیں۔(مصائب)

ساتویں مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلۡیَاسِیۡنَ۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ

(سورۂ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان پر ہماری یہ ساتویں کڑی ہے۔ جن مسائل کو پیش کیا جارہا ہے وہ خالصتاً اللہ ہیں، کسی مومن کی کسی انسان کی دل آزاری کے لئے نہیں ہیں، اگر کہیں پر چبھتی ہوئی باتیں ہیں تو سمجھ جایئے کہ کوئی دوست بول رہا ہے۔ اس لئے کہ دوست دل دکھا کے بولتا ہے اور دشمن ہنسا کے بولتا ہے۔ ہمارا فریضہ ہے کہ ہم منبر کی ذمہ داریوں کو پورا کریں اور ذمہ داری منبر کی ہے یہ مقام رسالت ہے، مقام ھویٰ وہوس نہیں ہے۔ تین چیزوں کو اچھی طرح یاد رکھیں اور اسے آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ میں بھی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں کہ مالک مجھے بھی توفیق دے کہ ہم ایسے زائر بنیں جیسے مولا چاہتے ہیں، زائر، زیارت، مزور، یہ تین الفاظ اچھی طرح سے واضح ہو جائیں۔ آج ہمارا پورا محور ان ہی تین الفاظ کے اندر رہے۔ زائر یعنی Visitor یعنی Visit کرنے والا، ملاقات کرنے والا۔ ہم پہلے ہی دن سے بتا رہے ہیں زیارت یعنی ملاقات ابھی بھی عرب جب گفتگو کرتے ہیں تو یہ لفظ استعمال کرتے ہیں زرت، ازور، میں نے ملاقات کی، میں ملاقات کروں گا تو اس کے معنی ہیں زیارت، ملاقات ہے اور ہمارے یہاں جو آئیڈیالوجی ہے سوائے سلفی کے کہ جنہوں نے دین کو دین سے ہٹا دیا ہے، گزشتہ دو مہینے پہلے چچنیا میں سنی بھائیوں نے انٹرنیشنل کانفرنس کی جس کو ڈاکٹر طیب جو جامعہ ازہر کے Dean ہیں انعقاد کیا تھا تو کانفرنس کا خلاصہ یہ تھا کہ اسلام کا داعشی نظام، سلفی نظام، اور وہابی نظام سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور یہ ہم نہیں کہہ رہے ہیں خود برادران اہلسنت کہہ رہے ہیں۔ جس کو ہم پہلے کہہ رہے تھے وہ اب کہہ رہے ہیں، اور یہ باقاعدہ دشمن کی Preplanning ہے مسلم امہ میں ایک Country کو Create کیا گیا۔ دوسو سے زائد Countriers ہیں۔ 59 مسلم Countries ہیں۔ دوسو سے زائد ممالک میں

کسی بھی خاندان کے نام کی Country نہیں ہے۔ایک حجاز کو خاندان کے نام سے بدلنا کتنی خطرناک پلاننگ تھی کتنی غفلت تھی ،یہ کیسے سوتے رہے،شاید اللہ کی طرف سے کچھ تنبیہ بھی تھی کہ میں نے میرے رسول کے خانوادہ کو چن کے بھیجا تھا تم لوگوں نے ان کا احترام نہیں کیا یہی کہتے رہے کہ ایک ہی گھر میں ،رسالت و امامت کیسے؟ محمدؐ کا بھائی علیؑ ،علیؑ کا بیٹا حسنؑ ،حسنؑ کا بھائی حسینؑ ،حسینؑ کا بیٹا زین العابدین ،زین العابدین کا بیٹا محمدؑ باقر ،محمد باقر کا بیٹا جعفر صادقؑ جعفر صادق کا بیٹا موسیٰ کاظمؑ ،موسیٰ کاظم کا بیٹا علی رضاؑ ،علی رضا کا بیٹا محمد تقیؑ محمد تقیؑ کا بیٹا علی نقیؑ ،علی نقیؑ کا بیٹا حسن عسکریؑ ،حسن عسکریؑ کے بیٹے امام زمانہ **عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف** ۔تعجب کیا ایک ہی گھر میں محمدؐ ،محمد کے گھر میں علیؑ ،علی کے گھر میں محمد سمجھ میں نہیں آتا ۔اور آج سعود کا بیٹا سعود ،ابن سعود ،سعود کا بیٹا سعود تو زبانیں کیوں بند ہیں ۔(صلواۃ)

ہم اس بات کو کھل کے کہتے ہیں اس میں جھجک نہیں ہے آج مسلم امہ Conclude کر رہی ہے ۔سنی اسلام کو سلفیت اور وہابیت نے Hijack کر لیا ہے اگر اس شدت پسندی Extremism کو روکا جاتا تو آج داعش کی صورت میں جو کریہ منظر نظر آ رہا ہے وہ کبھی نہ آتا ،یہ بھی زیارت کا ایک حصہ ہے کہاں سے ہے ۔**لعن اللہ امۃ قتلتک ولعن اللہ امۃ ظلمتک ولعن اللہ امۃ سمعت بذالک فرضیت بہ** ۔یہ ہمارے پاس مدلل ہے ،ہم لوگ خون دیتے رہے ہیں ۔

عزیزان گرامی : دین ایک اٹل اصولوں کا نام ہے ،ہم ہر روز نماز میں پڑھتے ہوئے **اھدنا الصراط المستقیم ،صراط الذین انعمت علیھم** کے بعد ھے ، **غیر المغضوب علیھم ولا الضالین** ،جب تک ان دو قوتوں کو نہیں پہچانے گا انسان مؤمن نہیں بنے گا اور وہ صحیح راستہ تک نہیں پہونچے گا۔

زائر ،زیارت ،مزور ،زائر زیارت کرنے والا ،زیارت یعنی ملاقات مزور یعنی جس کی زیارت کی جا رہی ہے ۔اس کو سمجھنے کے لئے سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہے **من زار نی بعد مماتی کمن زار نی فی حیاتی** ۔یہ حدیث صرف ہماری کتابوں میں نہیں بلکہ

برادران اہل سنت کی کتابوں میں بھی موجود ہے یعنی جس نے میری زیارت کی مرنے کے بعد گویا اس نے میری زیارت کی ہے زندگی میں۔ اللہ اکبر، یہ حقیقت ہے اور حقیقتیں کبھی مرتی نہیں ہیں۔ نبوت کبھی مرتی نہیں، رسالت کبھی مرتی نہیں ہے امامت کبھی مرتی نہیں ہے وہ زندہ ہے اور وہ زندہ رہیں گے۔ زیارت کے معنی بھی سمجھیں کہ امام کا وجود ملکوتی ہے، **سبحان الذی بیدہ ملکوت کل شئ والیہ ترجعون**۔ تو ملکوتی کے معنی یہ ہیں کہ وہ مکان و زمان میں محدود نہیں ہیں اور جو محدود ہے وہ ملکوتی نہیں ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ امام حسینؑ کی زیارت صرف کربلا جا کر کریں چونکہ وہاں جسم دفن ہے اور ہم لگاؤ رکھتے ہیں ان سے تو وہ قربت حاصلکرنے کے لئے ہم جاتے ہیں اس مقام پر اور اسی طرح ائمہ معصومین کے ضریحوں پر جاتے ہیں۔ قربت حاصل کرنے کے لئے ورنہ معصوم ہر جگہ موجود ہیں، جس طرح اللہ نے سرکارؐ کی ذات کو معراج پر بلایا مقام **فدنا فتدلی فکان قاب قوسین او ادنیٰ** کو بتانے کے لئے اسی طرح ہم مقام قاب قوسین کو حاصل کرنے کے لئے زیارت کو جاتے ہیں۔ سمجھئے اچھی طرح سے زیارت کرنے والا زائر اتنی معرفت حاصل کرے کہ میں گھر میں ہوں تو بھی میرا مولا دیکھ رہا ہے، میں نکلنے کا ارادہ کر رہا ہوں تو مولا جانتے ہیں۔ میں راستہ طے کر رہا ہوں تو مولا جانتے ہیں۔ میں ملاقات کے لئے جا رہا ہوں تو مولا جانتے ہیں، میری نیتوں سے واقف ہیں میر طینتوں سے واقف ہیں میری فطرت سے واقف ہیں، کچھ نہ جاننے والے کو ہم امام نہیں مانتے ہیں ہم اس کو امام مانتے ہیں جو رات کے اندھیرے میں ستر نسلوں کو دیکھ لیتا ہے۔ جب یہ عقیدہ ہمارا ہے تو ہمیں معرفت کے اس مقام پر پہونچ کر زیارت کرنی ہے اگر اس طرح زیارت ہوگی تو اس میں چار چاند لگ جائیں گے۔

زائر کی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں اسی لئے جو لوگ زیارت کے لئے ٹور آرگنائزرس میں ہیں ان سے بھی گزارش ہے اور جو لوگ مدد کرنے جاتے ہیں۔ قافلے لے کے جاتے ہیں۔ اگر قافلے کو عالم کے ساتھ لے جائیں تو بہت اچھا ہے اور وہ عالم سفر میں احکام دین سمجھاتا رہے، معرفت دین کیا ہے بتاتا رہے جو اصل مقصد زیارت ہے، ٹائم کو بھی آپ Utilise کر سکتے ہیں۔ ایئر پورٹ میں بھی بیٹھے بیٹھے دین کے متعلق گفتگو کریں دین کو سمجھنے کی کوشش کریں، یہ معرفت کے راستے

ہیں آرگنائزرس سے گزارش ہے جو Package کا اعلان کیا جاتا ہے اس Package کو Respect کریں جو بتایا جاتا ہے اس پر عمل کریں نہ یہ کہ کچھ بتایا جائے عمل کچھ اور رہو، یہ مقصد زیارت کے خلاف ہے اور خود سسٹم کے خلاف ہے اور زائر کو بھی چاہئے کہ وہاں جانے کے بعد یہ امید نہ رکھے کہ وہاں عیش کے لئے جارہا ہے ہم نے دیکھا ہے وہاں اس پر بحث ہوتی ہے آج کیا پکا ہے آج کا کھانا خراب ہے غذا خراب ہے، افسوس ہے کہ مومن زیارت امام حسینؑ کے لئے جارہا ہے تھوڑے لمحات کی زحمتوں کو برداشت نہیں کرتا اسکو React کرتا ہے یہ دین کی تعلیمات کے خلاف ہے میں اس لقمے کے لئے نہیں آیا ہوں میں اصل اس لقمے کے لئے آیا ہوں جو امام سے مل رہا ہے، اس کی لذت سے مجھے آشنا ہونا ہے وہ کیا لقمے ہیں جو مجھے امام عطا کریں گے اس سے لذت حاصل کرنی ہے اور اگر آرگنائزرس میں صلاحیت نہیں ہے تو انہیں یہ کام نہیں کرنا چاہئے۔ ذمہ داری ہے اور اگر صلاحیت ہے تو پوری طرح سے جو Package کو بتایا گیا ہے۔ اس کو Respect کریں تاکہ زائر کے دل میں نہ صرف امام کی محبت ہو بلکہ خدمت گزاروں کی بھی محبت ہو، خدا کے واسطے کبھی کھانے کی شکایت کبھی سواری کی شکایت میں پڑ یئے نہیں۔ ہم جو پہلی مرتبہ زیارت کے لئے Ship سے گئے تھے تین مہینے لگے تھے اور وہ انڈیا سے جانے والا آخری Ship تھا اس کے بعد یہ سسٹم ہی ختم ہوگیا۔ پہلے جو لوگ ہمارے بزرگ وغیرہ جاتے تھے تو نصیحت و وصیت کر کے جاتے تھے اس لئے کہ واپس آنے کی کوئی امید ہی نہیں تھی۔ بچ کے آئے تو۔ بہت بڑی بات تھی، ہمارے یہاں زیارت کے لئے جو قافلے نکلتے تھے مجھے یاد ہے پڑھتے ہوئے جاتے تھے۔

یا سبط نبی ہند سے آتے ہیں بچھڑ کر زوار تمہارے۔

قیامت ہوتی تھی ایسے معلوم ہوتا تھا کوئی میت نکل رہی ہے کسی گھر سے۔ اس لئے کہ واپس آنے کی امید بہت کم تھی۔ اصل میں وہ زیارتیں تھیں آج کل ماشاء اللہ انتظامات اور سہولتیں بہت اچھی ہوگئی ہیں، امید رہتی ہے کہ کچھ ہونے والا نہیں ہے اگر ہو جائے تو شہادت ہی شہادت ہے۔ تو زیارت کے لئے مومن کو چاہئے کہ تھوڑی سے زحمتوں کو برداشت کرے تاکہ اندر کے جو گناہ ہیں جو

غرور ہے وہ ختم ہو جائے۔ اس لئے کہ زیارت کا اہم مقصد ہے وہاں جا کر ہم انسان بن سکیں اور غرور نفس کو توڑ سکیں اگر یہ ہو سکا تو بہت اچھا ہے۔

اس کے بعد دو تین جملے میں زیارت جامعہ کبیرہ سے پڑھنے کی کوشش کروں گا آپ میرا ساتھ دیں۔ **السلام علیکم یا اهل بیت النبوة و موضع الرسالة و مختلف الملائکة و مهبط الوحی و التنزیل** اس کے بعد آگے بڑھ کر ایک جملہ ہے اس جملہ کو ہم ابھی تک سمجھ نہیں سکے ہیں وہ ہے "**وساسة العباد، وأركان البلاد**" ساسہ کہتے ہیں سیاست کو ہم لوگ سمجھ نہیں پائے ہیں۔ سیاست تدبیر امور کو کہتے ہیں ہڑپ جانے کو سیاست نہیں کہتے لوٹ مار کو سیاست نہیں کہتے۔ سیاست یعنی انسان کو وہ مقام دلایا جائے جو انسان کا ہے، تو کون ہیں بندوں کی تدبیر امور کرنے والے؟۔ اہل بیت علیہم السلامؑ یہ انسانوں کے تدبیر امور کے مالک ہیں، اس بات کو آج تک ہم نہیں سمجھ پائے ہیں۔ امام خمینی خون کے آنسو بہا کے چلے گئے ہیں۔ انہوں نے انقلاب برپا کیا ایک ایسا انقلاب جو غدیر کو زندہ کردے اس ولایت کا نام اسلامی جمہوری ایران ہے۔ آپ کو معلوم ہے اس منزل پر پہونچا دیا کہ۔ ایجوکیشن لائن میں مشرق میں 9/ یونیورسٹی ہیں جو بہت ہی مشہور ہیں جن کی سرٹی فکیٹ کو مانا جاتا ہے اس میں سے 6/ ایران کی ہیں۔ کیوں ہے؟ تدبیر امور کی وجہ سے جب امام کے غلام کا یہ عالم ہے تو امام کا مقام کیا ہو گا؟

اب یہاں مصائب ہیں حقیقت میں ہم لوگ اہل بیت کے مصائب پر روتے ہیں رونا چاہئے مرجانا چاہئے۔ اس لئے کہ اتنی مصیبتیں ہیں، لیکن اس پر غور نہیں کرتے کہ یہ مصیبتیں سبھی کیوں ڈھائی، کیوں اہل بیت نے ان کو برداشت کیا؟۔ مثلاً شہزادی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے پڑھا۔

صبت علی مصائب لو أنها صبت علی الایام صرن لیالیا

بابا مجھ پر آپ کے بعد وہ مصیبتیں پڑیں کہ اگر روشن دنوں پر پڑتیں تو شب تاریک میں بدل جاتیں، کتنی مرتبہ ہم نے اس کو سنا ہے، ہم یہ سمجھ رہے ہیں کہ بی بی کا فدک چھن گیا! بی بی کا پہلو شکستہ ہوا یقیناً بہت بڑا صدمہ ہے فاتح خیبر روتا ہے، مظلوم تاریخ ہیں علی ابن ابی طالب، امام حسین کے لئے مظلوم کا لفظ نہیں ہے زیارتوں میں شجیع کا لفظ ہے لیکن امام علی کے لئے جائیے نجف میں دیکھئے

ایک ٹکڑا ہے۔ السلام علیک یا اصبر الصابرین۔ اے سب سے زیادہ صبر کرنے والے، صابر مولا حسین ہیں لیکن مولا علی کو سب سے بڑا صابر کہا جارہا ہے یہ وہ علیؑ ہے جس نے گھر کو جلتے ہوئے دیکھا۔ شہزادی کونینؑ کا درد یہ نہیں ہے کہ میرا پہلو ٹوٹا ہے۔ درد یہ نہیں ہے کہ فدک چھینا گیا ہے چنانچہ غدیر کے بعد روزانہ۔ مدینہ میں ہر مدینہ والے کے گھر جاتیں دروازہ کھٹکھٹاتیں پوچھتیں بتاؤ تم غدیر میں تھے بتاؤ غدیر میں کیا اعلان ہوا تھا اور نہیں تھے تو جان لو کہ غدیر میں اعلان ہوا تھا **من کنت مولاہ فھو علی مولاہ**۔ اٹھو اب اگر نہیں اٹھے تو دیر ہوجائے گی۔ شہزادی دیکھ رہی تھیں کہ انسانیت تڑپے گی علی کے مٹنے کے بعد۔ آج جو انسان تڑپ رہا ہے وہ ہدایت کے لئے تڑپ رہا ہے روٹی کپڑے کے لئے، آج دو ارب کے قریب جو انسان تڑپ رہے ہیں جن کے پاس کھانے کو کھانا نہیں ہے۔ شہزادیؑ یہ کہہ رہی ہیں اٹھو حقیقت کو مانو۔ تو یہ پیغام آج بھی ہم سب کے لئے ہے۔ ہمارے پاس نظم کیوں نہیں ہے۔ ہندوستان و پاکستان میں ہم منظم کیوں نہیں ہیں ہمارے پاس کراچی میں ایک جمعہ ایسا نہیں ہے جس میں سب جمع ہوسکیں تصور کریں کیسا جمعہ ہوگا۔ کیا بیان ہوگا کیا عالم ہوگا دنیا اس پر تحقیق کرے گی۔ اب اندازہ لگائیں وہ جمعہ جو تہران میں ہوتا ہے کیوں مہم ہے اس لئے کہ وہ جمعہ حج سے کم نہیں ہے۔ اس لئے کہ حدیث میں ہے الجمعۃ حج المساکین، جمعہ مسکینوں کے لئے حج ہے اس لئے کہ وہ حج کو جا نہیں سکتے جمعہ ان کے لئے حج کے برابر ہے۔

تو زیارت کرنے والے مزور کی اس معرفت کو حاصل کرنے کی کوشش کریں کہ امام ساسۃ العباد ہیں تدبیر امو کرنے والے ہیں۔ آج بھی ہمارا رونا شہزادیؑ پر اسی وجہ سے ہے کہ اس امامت وولایت کو ہٹا دیا گیا اس امامت کو اپنی زندگی میں لانا ہے۔ اسی لئے زیارت ہے، کیسے لانا ہے؟ یقیناً محبت ہے ہمارے دلوں میں لیکن معرفت کے ساتھ محبت ہو تو محبت میں لذت آجاتی ہے۔ (صلواۃ)

دیکھ لیجئے سنٹرل گورنمنٹ اور ریاستی گورنمنٹ میرے پاس مثال اور نہیں ہے۔ ولایت کی سنٹرل گورنمٹ ہمارے پاس ایک ہی ہے، لوکل گورنمنٹ ایک ہی ہے جس نے دنیا کو ثابت کیا ابھی دس سال پہلے جو 2006 میں جو وار War ہوئی تھی اسرائیل کے خلاف ایک مرد میدان تھا جس نے ڈٹ کے مقابلہ کیا تھا سب سے زیادہ پاور فل (Power Full) آرمی (Army)

Middlecast میں اسرائیل معلون کی ہے۔اس کے مقابلہ میں کھڑے ہونے والے کو کہتے ہیں علیؑ والا، اس وقت کے خیبر میں آنے والوں کا مقابلہ علیؑ کرسکتا ہیں تو اس وقت کے خیبر کا مقابلہ علیؑ والے ہی کر سکتے ہیں۔ وہ ڈیڑھ گھنٹے حسن نصر اللہ کی انٹر یو دیکھئے، ان کے چہرے پہ نور ہے، کوئی گھبراہٹ نہیں ہے۔ مسکرا کے جواب دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ کتنا اس شخص میں اطمینان ہے کہ ہم کامیاب ہوں گے۔

یہ یقین کامل ہے۔ عزیزان گرامی! ساتۃ العباد کو ہم نے اپنے وجود میں ہضم نہیں کیا ہے۔ میں نے چوتھی یا تیسری مجلس میں عرض کیا تھا کہ ہم لوگ ولایت کو Conditional قبول کرتے ہیں، ہم ولایت کو پورے طور پر قبول نہیں کرتے۔ آیت میں کہا ہے؟

انما ولیکم اللہ، اللہ تمہارا ولی ہے مانتا ہوں لیکن میرے معنوں میں ولی، رسولؐ کو ولی مانتا ہوں۔ مگر میرے معنوں میں ولی اور علیؑ کو میں ولی مانتا ہوں۔ مگر میرے معنوں میں ولیؑ ...... یہ نہیں ہوا تو نہیں ...... یہ ہماری زندگی ہے، اس لئے کہ جھوٹ ہمارے پاس ہے بدمعاشی ہمارے پاس ہے، دھوکہ بازی ہمارے پاس ہے۔ دو لقموں کے لئے لوٹ لینا ہمارے پاس ہے، میں جنرل بات کر رہا ہوں۔ ماشاء اللہ آپ لوگ مومنین ہیں میری اپنی بات کر رہا ہوں، جب بھی ضرورت ہوتی ہے تو اس پیٹ کے بھرنے کے لئے نہ معلوم ہم لوگ کیا کیا کر دیتے ہیں۔ یہ مکتب اہلبیت کا طریقہ نہیں ہے اس کے لئے تحریک کی ضرورت ہے، معرفت کی ضرورت ہے، اسی لئے عرفان زیارت موضوع رکھا گیا ہے۔...... (صلواۃ)

آگے بڑھئے، **السلام علیکم یا محال معرفۃ اللہ** اس ٹکڑے پر انشاء اللہ ختم کر دیں گے مثلاً میں آپ کے گھر آیا مہمان بن کر، ہمارے پاس مغرب West میں ہوتا یہ ہے کہ میاں بیوی دونوں کام کرتے ہیں، ہم مہمان بن کر گئے، صبح ہوئی کہنے لگے مولانا ہم کام پہ جا رہے ہیں ناشتہ فریج میں ہے بر ڈ ہے آپ بنا لیجئے۔ ہوتا یہی ہے۔ الٹا ہم بیوی سے ایک کنیز کی طرح کام لیتے ہیں۔ بیوی لائف پارٹنر ہے کنیز نہیں ہے بہو، بہو ہے، بہو مالکن ہے کنیز نہیں ہے۔ شوہر کی خدمت کا حکم نہیں ہے۔ یہاں تو سسرال پورا حکم دے رہا ہے تم خدمت کرو، نہ اس خیال اور نہ ہی اس کی

احساسات کا خیال ہے۔ گھر میں ایک انسان جلتا چھوڑ کر ہم زیارت پر نکل جاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں ہماری دعا قبول کیوں نہیں ہوتی۔ آواز آئے گی پہلے جو گھر میں آگ لگی ہے اس کو بجھاؤ۔ تمہاری دعا قبول ہو جائے گی۔ (صلواۃ)

اگر میں آپ کے پاس مہمان بن کر آؤں، آپ نے دیکھا کہ یہ ذرا سا پلان کر کے آتے ہیں ایک مہینے تک! چند دن صبر کیا اس کے بعد کہا مولانا کل صبح ہم دونوں جا رہے ہیں۔ یہ تھیلی ہے ذرا جا کر کے سبزی وغیرہ لے آئیے، جی! سب مسکرا رہے ہیں۔ کیوں نہیں کر سکتے بھئی کیا میں انسان نہیں ہوں : کہا نہیں بھئی مہمان گھر میں آیا ہے۔ احترام ضروری ہے وہ بھی مولانا۔ ماشاء اللہ۔ ان کو بلا کر کے یہ بے عزتی کیوں۔ یہ بے عزتی ہم نہیں کر سکتے، غور کیجئے۔ ہم نے اماموں کے ساتھ کیا کیا ہے۔ ہم نے اماموں کے ہاتھ میں تھیلی تھما دی ہے مولا مجھے روٹی دیجئے۔ مولا مجھے کھانا دیجئے۔ مولا میرا لباس۔۔۔ میرا مکان۔۔۔ جبکہ زیارت میں ہے۔ محال معرفتہ اللہ۔ یہ ہیں اللہ سے ملانے والے ان کا مقام کیا ہے؟ وہ اللہ سے ملانے کے لئے آئے ہیں تمہیں روٹی، پانی دلانے کے لئے نہیں۔ دعا قبول ہو جائے گی مولا روٹی، پانی دے دیں گے۔ لیکن روٹی دینے کے لئے نہیں آئے ہیں وہ آئے ہیں اللہ سے ملانے کے لئے، تو زائر کو چاہئے کہ معرفت رب کے لئے جائے۔ ملاقات رب کے لئے جائے۔ اسی لئے حدیث میں ہے کہ سچا زائر گھر سے زیارت کے لئے نکلتا ہے ایک مرتبہ آواز آتی ہے اس کے پورے گناہ ختم ہو گئے ہر ایک قدم پر ملائکہ نازل ہو رہے ہیں اس کے لئے استغفار پڑھ رہے ہیں۔ آگے بڑھتا ہے غسل کرتا ہے تو رسولؐ اللہ کہتے ہیں، یاد رکھ تیرا مقام جنت میں میرے ساتھ ہوگا ہے۔

فکر میں انقلاب کی ضرورت ہے جب فکر میں انقلاب آئے گا تو عمل میں بھی انقلاب آئے گا۔ کیوں مولا امیر المؤمنین امام زمان ہوتے ہوئے میثم تمار کے پاس بیٹھ رہے ہیں۔ کھجور کی دکان میں کھجور بیچ رہے ہیں کیا وجہ ہے۔ یہ میثم کی معرفت کا نتیجہ ہے۔ امام کی نگاہ کھجور کی دکان پر نہیں ہے اور نہ اس کی غربت پر ہے بلکہ اس زبان پر ہے جو ولایت کی حمایت میں چلنے والی ہے۔ جو کٹے گی مگر حق بولتے ہوئے کٹے گی۔۔۔ اسی لئے ہم نماز میں روزانہ کی دعاوں میں پڑھتے ہیں خصوصا وضو

کرتے ہوئے دعائیں ہیں۔ اس میں سے ایک دعا جو کلی کرتے ہوئے پڑھتے ہیں :۔ **اللھم لقنی حجتک واطلق لسانی بذکرک۔** پروردگارا تیری محبت سے مجھے ملاقات کرادے اور میری زبان کو تیرے ذکر کے لئے آزاد کردے۔ یہ کون ہے جو آزاد ہوا وہ میثم ہیں کہ ایسا آزاد ہوا کہ کہنے لگا آؤ میری زبان کاٹو مگر علیؑ کا حق بیان کرکے جاؤں گا۔ (صلوٰۃ)

میرے بزرگو! میری ماں بہنوں میں اسی مجلس سے ہر سال فیا ملی لائف family life کے موضوع کو بیان کرتا ہوں۔ تاکہ جوانوں تک پہونچ سکوں! جوانوں کا خیال کرو! ان کو گناہوں سے بچاؤ آسان شادیاں Introduce کرو۔ ماں باپ جارہے ہیں زیارت کو بیٹا جوان ہے، اس کی شادی نہیں ہوئی ہے گھر میں برکتیں نہیں ہوں گی۔ بہانوں سے شادیوں میں تاخیر نہ کریں۔ بیٹا پہلے پورا گرایجویٹ Graduate بنے۔ Graduation پورا کرے۔ Graduation کے بعد اب ذراسا Job کی تلاش کرے اس کے بعد گھر بھی بنائے۔ جبکہ باپ کو اچھی طرح پتہ ہے جب وہ شادی کررہا تھا تو اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، اللہ نے کیا کیا اس کو عطا کیا ہے وہ بیان نہیں کرسکتا ہے۔ خود اس کی زندگی میں کتنی تبدیلی آئی۔ خدا نے کتنی برکتیں دیں۔ **ان یکونو! فقراء یغنھم اللہ من فضلہ۔** اگر فقیر بھی ہو تو اللہ اپنے فضل سے تمہیں غنی کردے گا۔

محال معرفۃ اللہ کے بعد دوسرا جملہ "مساکن برکۃ اللہ" مساکن مسکن کی جمع ہے۔ مسکن کہتے ہیں گھر کو۔ گھر کس کو کہتے ہیں جہاں آگ لگ رہی ہو وہ گھر نہیں ہے۔ جہاں داخل ہونے کے بعد سکون ہو اسے گھر کہتے ہیں۔ مسکن یعنی سکون کی جگہ، جہاں پر ہر طرح کی پریشانی اور ٹنشن سے دور ہو۔ یہ ہے مسکن۔ جہاں اہل بیت ہونگے وہاں سکون ہوگا۔ برکتیں ہونگی۔ یہ کرم صرف زیارت کربلا میں محدود نہیں ہے ساری universe میں ہے۔ ان کے وجود کی معرفت کے ساتھ برکتوں کا آنا ضروری ہے۔

عزیزان گرامی! زیارت کربلا، زیارت اہلبیت علیھم السلام بہت ہی خوبصورت ہے جس کا اندازہ ہم نہیں کرسکتے۔ ایک مرتبہ امام سے کسی سے پوچھا مولا زیارت کا ثواب کیا ہے؟ مولا نے فرمایا ستر حج کا ثواب ہے اس نے کہا ستر؟؟ مولا نے کہا اسی۔ اس نے کہا اسی؟ مولا نے کہا نوے۔ اس نے کہا نوے؟ وہ کہتا ہے میں رک گیا کہ امام کہیں اور آگے نہ بڑھ جائیں۔ (صلوٰۃ)

ایک سنی عالم ہے اسکالر ہے شیخ طارق نیو یارک کی مسجد میں امام ہے۔زیارت کی طرف اشارہ ہے۔سمجھئے اچھی طرح سے۔وہ کہتا ہے کہ میں اوقاف کی طرف سے یعنی گورنمنٹ کی طرف سے میں زیارتوں کو گیا تھا اور خانہ کعبہ کے سامنے بیٹھا تھا کہ بے اختیار میرا دل کہہ رہا تھا اے میرے پروردگار تو حقیقت میں کہتا ہے **من یھد اللّٰہ فلا مضل لہ**۔جو اللہ کی طرف سے ہدایت شدہ ہوتا ہے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔پروردگار میری ہدایت فرما! حقیقت میں کتنی خوبصورت دعا ہے۔ مولا میں یہاں آیا ہوں تو میری منزل کو بلند کردے مقداد تھا۔تو ابوذر۔ابوذر تھا تو سلمان کردے۔

ذرا سا اپنے معیار کو بڑھائیے۔روٹی،پانی کا چکر چلتا رہے گا۔دنیا ہے ہی تکلیف کی جگہ ہے کسی کو آسانی نہیں ہے۔کوئی اس دنیا میں خوش نہیں ہے۔حدیث قدسی میں ہے کہ ہم نے اس مقام میں خوشی رکھی ہی نہیں ہے تم تلاش کیوں کرتے ہو۔خوشی اسی میں ہے کہ اپنے آپ کو قناعت کی طرف لے آو۔جس عالم میں خدا نے رکھا ہے اس سے راضی رہیں اس کا شکر ادا کریں۔اسی کا نام ہے خوشی۔(صلوٰۃ)

وہ کہتا ہے جیسے ہی میں نے یہ دعا ختم کی میرے کنارے ایک آدمی نوجوان خوبصورت کہنے لگا "سلام علیکم"۔"**علیکم السلام**"۔ٹوٹی ہوئی عربی بولنے لگا۔میں نے دیکھا عربی بول نہیں سکتا۔انگلش بول رہا ہے وہ بھی ٹوٹی ہوئی۔Who are you اس نے اپنا نام بتایا۔میں نے اپنا نام بتایا۔دوسرا سوال تھا تم کہاں سے؟ اس نے کہا ایران سے۔ایران کے ساتھ ہی میرے اندر جو بغض تھا پورا نکل گیا،کہنے لگا تم کافر ہو۔بدعتی ہو۔یہ بدعت۔وہ بدعت۔شیعہ دشمنی کی پوری لسٹ بیان کردی۔جورٹی ہوئی لسٹ ہے پرانی جو بنی عباس سے چلی آرہی ہے۔اب تک چل رہی ہے جو بنی امیہ سے چلی تھی وہ ابھی تک چل رہی ہے۔وہ بیچارہ سنتا رہا ہنستا رہا۔اس کے بعد اس شخص نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں آپ شاید عالم ہیں؟ جیسے ہی اس نے یہ کہا میرے پسینے نکل گئے۔اتنی گالیوں کے بعد۔میں اتنا علم نہیں رکھتا جتنا آپ رکھتے ہیں۔اگر حقیقت میں علم چاہیئے چلئے ہمارے ساتھ ہمارے پاس ایک بعثہ ہے(مراجع کا دفتر) وہاں مراجع کی طرف سے ایک نمائندہ گروپ آتا ہے۔آپ ان کے ساتھ بات کیجئے۔تاکہ معلوم ہو جائے حقیقت کیا ہے۔اس کا آفر مجھے بہت پسند آیا ہم تیار ہو کر چلے وہ ٹیاکسی لے کر آیا۔ہم گئے بعثہ(دفتر) میں شاید آیت اللہ سیستانی کا بعثہ تھا۔

ہمارے پاس باقاعدہ مراجع کی طرف سے گروپ آتے ہیں ان کا دفتر ہوتا ہے۔لوگ جا کر سوالات کر سکتے ہیں وہ شخص وہاں بیٹھا ہوا رات بھر دس گھنٹے عالم کے ساتھ گفتگو کرتا رہا۔کتابوں کے حوالے دیئے گئے۔ یہ کتاب، وہ کتاب۔صبح تک مسلسل گفتگو اور مدلل جواب کے بعد میں نے کہا کہ اگر کہیں حقیقت ہے تو وہ علی کے پاس ہے۔۔(صلوٰۃ)

اب آئیے ریسرچ کیجئے۔میرے نوجوانو! کون ہے علیؑ جو کی سوکھی روٹی کھانے والا ۔ایسی روٹی جس کا آٹا چھانا ہوا نہیں ہے۔اور آج کی دنیا نے کہا ہے کہ ایسے آٹے میں fiber ہوتا ہے

ڑتا ہے اس میں انرجی دیکھئے۔غور کیجئے۔سوکھی روٹی کو توڑ رہا ہے جو کی جس میں چھانا بھی نہیں گیا ہے۔اور مولا علیؑ دہی اور روٹی زیادہ کھاتے تھے فرانس کے ایک Dietician نے تحقیق کی ہے۔مولا علیؑ کے اس Diet پر کہا ہے کہ اگر یہ شخص شہید نہ ہوتا تو کبھی مرتا ہی نہیں تھا(صلوٰۃ)

سوکھی روٹی کو توڑنے والا خیبر کے دروازے کو کیسے......اکھاڑا......خود مولا نے بتایا **اقلعت باب خیبر لا بقوۃ الانسانیۃ بل بقوۃ الربانیہ** ۔یہ روٹی کی قوت نہیں ہے یہ ایمان کی قوت ہے(صلوٰۃ)

عزیزان گرامی! زیارت مزور۔زائر کی معرفت جتنی بلند ہوتی چلی جائے گی۔اتنا مقام بلند ہوتا جائے گا۔ایک قصہ بیان کر کے بات کو تمام کرتے ہیں۔معصومین جب حج پہ جاتے تھے اپنے حلیہ کو اپنی پہچان کو ظاہر نہیں کرتے تھے تا کہ کوئی پہچانے نہیں اور زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔کس کی؟ حاجیوں کی، زائروں کی۔باقری تو اپنا عمامہ اتارتا نہیں تا کہ سب لوگ اس کی خدمت میں لگے رہیں۔زائر و جاؤ تو وہاں پر خدمت کرو۔کم از کم ان کے طفیل میں کچھ مل جائیگا۔۔(صلوٰۃ)

محال معرفۃ اللہ ہیں یعنی وہ مقام ہے جہاں پر برکتیں ہیں، برکت کے معنی کیا؟ ایک دفعہ میں نے بتایا تھا۔ **فذکر ان نفعت الذکری** برکۃ کہتے ہیں عربی میں اس چھوٹے سے پانی کے بچے ہوئے حصہ کو جہاں سے عرب اپنے لئے مشک میں پانی بھر لیتے ہیں۔وہ پانی نہ ہو تو ریگستان میں پیاس سے مر جائیں گے۔وہ پانی ان کے لئے آب حیات ہوتا ہے۔۔مجلسوں میں برکت کے معنی کیا ہیں کہ اگر یہ تبرک نہ ملے تو ہم مر جائیں۔یہ مجلس نہ ہوں؟ ایک تبرک جو باہر روٹی کی صورت میں ملتا

ہے اور تبرک جو یہاں مجلس میں ملتا ہے جس سے انسان انسان بنتا ہے۔ برکت ہے یہ۔ برکت کے معنی روٹی نہیں جو باہر ملتی ہے۔ اگر انسان نہیں ہیں تو پھر کون ہیں۔ یہی امتحان امام نے کربلا میں لیا ہے۔ ایک ایک کو مقتل میں بھیج کر ان کا امتحان لیا ہے۔ مثلاً علی اکبر کو بھیج کر جو شبیہ پیامبر تھے خلقاً و خلقاً اور منطقاً ہو بہو رسول تھے۔ جو صورت میں سیرت میں رفتار و گفتار میں ہو بہو نانا رسول اللہ جیسے ہیں۔ آج کشمیر میں بلکہ یہاں بھی میں نے سنا ہے آثار مبارک کے نام سے مقامات ہیں جہاں پر ہزاروں لوگ بلکہ لاکھوں لوگ اس بال کو جو رسولؐ اللہ سے منسوب ہے دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔ یہاں کربلا میں امام حسین نے بتایا کہ علی اکبر ہو بہو رسول اللہ ہیں۔ امام حسین بتانا یہ چاہتے تھے کہ یزیدی لشکر کو رسول اللہ کی ذات سے کوئی محبت نہیں ہے۔ (مصائب)

آٹھویں مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورۂ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان سے ہونے والی ہماری یہ آٹھویں کڑی ہے۔ کوشش کی جارہی ہے کہ جو یہ محبت ہے ہماری اہل بیتؑ سے، یہ جو لگاؤ ہے اس کو قوی تر کیسے کیا جائے؟ اس کو حقیقت میں کیسے بدلا جائے؟ ایک مرتبہ لگاؤ نام ونمود کی وجہ سے ہے، ایک مرتبہ اپنی عرفانی کیفیت کی وجہ سے ہے۔ زائر کتنی معرفت رکھتا ہے۔ کتنا عرفان رکھتا ہے اور کتنا حق زیارت کو سمجھتا ہے، زائر صرف چار دیواری سے یا وہاں کی ضریح سے ملنے کے لئے نہ جائے بلکہ کوشش یہ کرے کہ کردار کو اتنا بلند کرلے کہ وہ خود امام سے مل سکے۔ کوشش یہی ہونی چاہئے بس ذرا سی تربیت کی ضرورت ہے۔

یہ زیارت، مزور یعنی جس کی زیارت کی جارہی ہے۔ شرعی حیثیت کے سلسلہ میں ہم نے چند باتیں عرض کی تھیں۔ خود قرآن میں " **سلام علیٰ الیا سین** " " **سلام علیٰ نوح فی العالمین** " " **سلام علی موسیٰ وھارون** " موجود ہے۔ ہم بھی وہاں جا کر کے سلام ہی کرتے ہیں۔ سلام زندوں ہی کو کیا جاتا ہے۔ مردوں کو نہیں کیا جاتا۔ اور قرآن ان کو زندہ مانتا ہے اور جو زندہ ہیں نہ صرف وہ زندہ ہیں بلکہ زندگی دے سکتے ہیں، رزق بھی دے سکتے ہیں۔ رزق صرف روٹی پانی ہی نہیں ہے علم بھی رزق ہے۔ شجاعت بھی رزق ہے۔ اور ہمت بھی رزق ہے۔ رزق فضائل کے معنی میں ہے۔

آج جس منزل پر ہم پہنچنا چاہتے ہیں وہ ہیں: ۔ **نِعْمَتٌ، مُنْعِمٌ اور مُنْعَمْ**۔ یہ جو نعمتیں ذات پروردگار نے ہمیں دی ہیں بہت زیادہ ہیں۔ " **ان تعدوا نعمت اللّٰہ لا تحصوھا** " تم ہماری نعمتوں کو گننا شروع کرو، Count کرو، کمپیوٹر لادو، You Cannot count، Impossible ہے تم میں صلاحیت ہی نہیں ہے صرف وجود ظاہری آنکھ کو تلاش کرو۔ کیا چیز ہے؟

اس آنکھ کو سمجھو، تب پتہ چلے گا کہ یہ آنکھ کیا ہے۔ تم کو معلوم ہوگا اس آنکھ کی قدر کیا ہے۔ جتنی تمہاری معرفت بڑھتی جائے گی اتنی ہی قدر بڑھتی جائے گی۔ جسم کے حصوں کے لئے ایک کتاب لکھی ہے، جناب سید محمود صاحب نے اچھی کتاب لکھی ہے۔ جسم کے عجائب'' بہت ہی عجیب وغریب ہے۔

میں اس میں جانا نہیں چاہتا۔ صرف نعمت کو چاہتا ہوں عرض کروں۔ یہ نعمت جو ذات پروردگار نے دی ہے جسم ظاہری کی ہم لوگ اس کو Count نہیں کر سکتے۔ ابھی تو Specialization میں بانٹ دیا گیا ہے۔ ENT, Heart میں بانٹ رہے ہیں۔ جب ظاہر کو سمجھ نہیں پا رہے ہیں تو باطن کو کیا سمجھیں گے؟ وہ باطن ہے اس کی روح، اس کا وجود حقیقی۔ جو چیز اس کے ساتھ باقی رہنے والی ہے۔ وہ کبھی ختم ہونے والی نہیں ہے۔

نعمت کی معرفت ضروری ہے۔ خود زندگی نعمت ہے۔ یہ اللہ نے جو زندگی دی ہے۔ یہ مجلسوں میں بیٹھ رہے ہیں اٹھ رہے ہیں۔ سانس لے رہے ہیں یہ نعمت ہے۔ اس نعمت کی معرفت چاہیئے۔ اس کے بعد مُنْعِم جو دے رہا ہے نعمتوں کو اس کی معرفت چاہیئے۔ اور اس کے بعد مُنْعَم یعنی جو لے رہا ہے اس کی صلاحیت میں اضافہ ہونا چاہیئے۔ اس کی دی ہوئی نعمتوں کو ہم سمجھ سکیں اور Count کر سکیں۔ ''ان تعدوا نعمت اللہ لا تحصوھا'' اگر چہ ان نعمتوں کو تم گن نہیں سکتے۔ بے شمار نعمتیں ہیں۔ جتنی معرفت بڑھتی چلی جائے گی سجدوں میں گرنے کیلئے طبیعت خود بخود چاہے گی۔ مالک تو نے کیا کیا دیا ہے۔ صبح تک زندہ رہنا خود ایک نعمت ہے۔ اس لئے بستر سے اٹھو تو سجدہ کرو۔ (صلوات)

یہ سب نعمتیں ہیں لیکن سب سے بڑی نعمت ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ'' سب چھوٹی چھوٹی نعمتیں ہیں۔ سب سے مکمل، بھرپور نعمت ہے ولایت ان چھوٹی نعمتوں کا تمہیں شکرادا کرنا ہی چاہیئے۔ لیکن یہ جو بھرپور نعمت ہے جو غدیر کی صورت میں آئی ہے۔ اس ولایت کو نعمت سمجھ کر اس کو دہراتے رہو۔ ''صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ'' ان لوگوں کا راستہ جن پر تیری نعمتیں نازل ہوئی ہیں۔ اس کی معرفت حاصل کرو۔ Leadership اگر صحیح نہ ہو تو راستے گم ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو لیڈر صحیح ہوگا وہ کھائی کہاں ہے بتائے گا پہاڑی کہاں ہے بتائے گا۔ منزل تک لے

جائے گا۔ جو منزل تک نہ لے جائے وہ رہزن تو ہوسکتا ہے رہبر نہیں ہوسکتا۔ (صلوٰۃ)

ان عظیم نعمتوں میں ایک نعمت عزاداری ہے اور انسانی فطریات میں شامل ہے۔ اس لئے میں کہا کرتا ہوں کہ آپ لوگ مجالس میں اپنے دوستوں کو، مسلمانوں کو لائیے مذہب کی کوئی قید نہیں ہے اور عزاداری چار دیواری کا نام نہیں ہے۔

"انسان کو بیدار تو ہو لینے دو" بیدار ہو لینے دو کیسے؟ ہم کو بیدار کرنا پڑے گا۔ ہر انسان میں ایک فطری خواہش ہے کہ وہ کامیاب ہو۔ کامیابی کا معیار الگ ہے۔ اگر کوئی اچھے گھر کو کامیابی سمجھ رہا ہے، اچھی گاڑی کو کامیابی سمجھ رہا ہے، اچھی زندگی کو کامیابی سمجھ رہا ہے تو اس کے حصول کیلئے وہ پوری کوشش کرے گا۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے۔ حلال ہو یا حرام۔ اپنا مال ہو یا پرایا۔ اس لئے کہ گھر بنانا ہے۔ یہ پرواہ نہیں کہ کیسے بنانا ہے۔ حضور معیار کا تشخص بہت ضروری ہے۔ صحیح ہدف تک پہونچنے کے لئے صحیح راستہ کا ہونا ضروری ہے۔ اور اسی راہ میں کوشش بھی ہو۔ ہم نے کتنی مرتبہ سنا ہے۔ "**سلمان منا اھل البیت**" سلمان نے ان نعمتوں کو اس عروج تک پہنچا دیا کہ وہ "**منا اھل البیت**" ہو گیا۔ جب انسان سید نہیں ہے تو کوشش کرتا ہیکہ سید ہو جائے۔ کیونکہ وہ سمجھتا ہے کہ سیادت نعمت ہے اور شرف۔ اور رسول اللہ نے کہا بھی ہے کہ سیادت شرف ہے۔ یہاں میں تمہیں معیار بتا رہا ہوں۔ سلمان سید نہیں ہے۔ لیکن کردار اتنا بلند ہے کہ وہ سیدوں کے ساتھ ہے۔۔۔۔۔۔۔ (صلوٰۃ)

تو زیارت کو نکلتے ہوئے اپنی نیتوں کو پاک و پاکیزہ کیجئے۔ میں مولا سے ملنے جا رہا ہوں۔ کیسے پاکیزہ کرے۔ دیکھے کہ جو سرمایہ جمع ہے۔ حلال ہے یا حرام ہے؟ حرام ہے تو زیارت کی ابتدا ٹھیک نہیں ہوئی ہے۔ اس کو حلال کریں۔ اگر مخلوط بہ حرام ہے تو خمس نکالیں۔ اب تک خمس نہیں دیا ہے تو خمس کی نیت کریں ایک وکیل عالم کے سامنے بیٹھ کر مصالحہ کرے کہ اب تک میں نے ادا نہیں کیا ہے۔ مجھے ادا کرنے کا سلیقہ سکھائیے۔ اور وہ بتائیں گے کہ کس طرح سے مصالحہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد سفر شروع ہو۔ ساتھ کون کون ہیں اس کا بھی خیال کیجئے۔ یہ زیارت، مثلاً اس مجلس میں آنا بھی ایک زیارت ہے۔ ملاقات امام ہے۔ یہاں پر سیرت معصومین بیان ہوتی ہے کردار معصومین بیان ہوتا ہے۔ نمازیں زندہ ہوتی ہیں۔ روزے زندہ ہوتے ہیں۔ یہاں پر اگر میری

بہنیں آنے کے بعد گفتگو میں ملوث رہیں اور آخر میں مصائب میں گریہ کرلیا یہ کافی نہیں ہے۔اس لئے کہ مجلس ایک پورا ٹوٹل پیکیج ہے۔امام حسین کربلا میں ایک پیکیج دے رہے ہیں وہ پیکیج مکمل اسلام ہے۔اس کا زندہ کرنا لازمی ہے۔قافلے کے ساتھ ایک عالم ہو جو احکامات کو بیان کرنے والا ہو اور اگر ہو سکے تو راستے میں اس زیارت جامعہ کبیرہ کی تفسیر وتشریح کرنے والا ہو،شرح کرنے والا ہو۔ مسائل کو سمجھانے والا ہو۔ایسے لوگوں کے ساتھ نہ ہو جو قافلے کے ساتھ ہوں لیکن نماز ہی نہ پڑھیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ نہ رہو جو قوانین دین کی پابندی نہ کریں۔قوانین دین صرف شریعت کے قوانین نہیں ہیں بلکہ حکومت عراق جو قانون بنادے وہ بھی قانون ہے۔نجف و کربلا کے اندر جو بھی قانون بنے ہیں اور بنائے گئے ہیں سب کی پاسداری ضروری ہے۔ چاہے وہ زنجیر زنی یا خونی ماتم ہی کے لئے کیوں نہ ہو۔یہ شرعی مسئلہ ہے اس کو میں چھیڑنا ہی نہیں چاہتا۔کہیں جذبات قوانین کی پامالی کا سبب نہ بن جائیں۔اگر بات یہی ہے تو مقامات مقدسہ کی حفاظت کے لئے قدم بڑھا کر دیکھیئے تب پتہ چلے گا کہ حقیقت میں جذبہ کسے کہتے ہیں۔(صلوات)

عزیزان گرامی! جن کے ساتھ جارہے ہیں وہ آپ کے دین میں اضافہ کریں روزانہ آپ کے اخلاق میں اضافہ کریں،آپ کے کردار میں اضافہ کریں،ساتھی ایسا ہو جو آپ کو وجہ امام سے ملاقات کروادے۔وہ کوشش کرے ایسی باتوں میں نہ الجھے جو باتیں ہماری زیارت کے لئے زیب نہیں دیتی ہیں۔

عزیزان گرامی! حرم کے اندر اجازت نہیں کہ تصویر کھینچی جائے۔لکھا ہوا ہے اور ہم لوگ چھپ چھپا کر اندر لے جائیں اور تصویر کھینچ کر ساری دنیا کو دکھائیں۔یقین کر لیجئے وہ زیارت نہیں ہوئی ہے۔ آپ کی تصویر ہوگئی ہے۔تصور میں غلطی ہے۔اس کا تعلق دین سے نہیں ہے۔اس لئے کہ قانون جب بنایا گیا ہے۔اس کا احترام لازم ہے۔

یہ ہوگئی بات زائر اور اس کی کیفیت کی۔مجھے جو آج بیان کرنا ہے وہ کامیابی کا شوق ہے جو فطری ہے۔مجھے کامیاب ہونا ہے۔i want to be success لیکن میں کس چیز کو کامیابی سمجھتا ہوں؟اور مجھے کیا اور کیسا بننا ہے؟۔اس کے لئے بہترین مثال سلمان منا اھل البیت“ کی ہے جو

کامیابی کی آخری منزل تک پہونچ چکا ہے۔ایک سے دس کے میزان میں آخری پلڑے تک جو پہنچا ہے اس کا نام ہے سلمان! تو کیا مجھے سلمان بننا ہے؟ اگر سلمان بننا ہے تو راستوں کو طے کرنا ہوگا۔ راستوں میں زیارت بھی ایک راستہ ہے۔ہم جب جاتے ہیں صرف اس لئے جاتے ہیں کہ زیارت ہو جائے۔اور مانگتے بھی ہیں تو یا روٹی مانگتے ہیں یا ضروریات کی چیز مانگتے ہیں۔مولا دے دیتے ہیں۔جبکہ امام آئے ہیں اللہ سے ملانے کے لئے۔ہمارے وجود کو اس سمندر سے ملانے کے لئے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔دیکھئے ہم لوگ قطرہ ہیں۔میں خود قطرہ ہوں کچھ بھی نہیں ہوں۔صفر ہوں یہ قطرہ اگر یہاں پر ڈال دوں تو یہ فنا ہو جائے گا لیکن اگر اس قطرے کو میں باقی رکھنا چاہتا ہوں۔بچانا چاہتا ہوں تو کیا کرنا چاہیئے۔''کل من علیھا فان ویبقٰی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام فبای آلاء ربکما تکذبان'' ہر چیز فنا ہو جائے گی لیکن اللہ کی ذات فنا نہیں ہوتی۔اس قطرے کو سمندر میں ملا دیجئے پھر فنا ناممکن ہے۔ہدف یہی ہے کربلا اور نجف جانے کا کہ میں قطرہ ہوں اور اپنی بقا کے لئے سمندر سے ملا دوں یعنی سمندر ولایت میں اپنے آپ کو ملانے کا نام زیارت ہے۔

مولا امیر المؤمنین نے ایک نسخہ دیا ہے کامیابی کا اس شخص کے لئے جو حقیقی کامیابی چاہتا ہے۔جو حقیقت میں چاہتا ہے کہ کامیابی حاصل کرے۔جیسے سلمان۔یہ progressive system ہے ختم نہیں ہوا، یہ کامیابی کی راہ ختم نہیں ہوئی ہیں۔اگر ختم ہو جاتی تو ہمارے پاس عدالت الٰہی کا مسئلہ آتا۔میں رسول اللہ کے زمانے میں نہیں ہوں، ائمہ معصومین کے زمانے میں نہیں ہوں کیا میں سلمان نہیں بن سکتا؟ مولا نے فرمایا دعا پڑھ۔''**قوعلی خدمتک جوارحی**'' ''**واشد علی العزیمۃ جوانحی**'' **وھب لی الجد فی خشیتک والدوام فی الاتصال خدمتک حتی اسرح الیک فی میادین السابقین**''

پروردگار! میرے بازوں کو قوی کر دے، مجھ میں اتنی طاقت دے دے کہ میں اپنے نفس کے گھوڑوں کو تیزی سے بڑھاتا ہوا سابقین میں مل جاؤں۔کون ہیں سابقین جس نے سرکار کے اعلان کے بعد سب سے پہلے کہا ''لبیک'' اس کا نام ہے سابق۔کون ہے سابق؟۔اعلان رسالت کے بعد جس نے لبیک کہا یا خدیجہؑ ہے یا علیؑ۔(صلوات)

تو امید ہے کہ ہم لوگ ذرااان راہوں کو پانے کی کوشش کریں گے مجھے بھی خدا توفیق دے ہم لوگ حقیقت میں روزانہ ایک قدم آگے بڑھاتے چلے جائیں اور ساتھ بھی اللہ سے دعا بھی ہو تو ہمیں وہ کمال نصیب ہوگا جس کی خواہش ہماری فطرت کے اندر ہے۔ عرفان میں جب بڑھ رہے ہیں تو عمل کریں اور کبھی ادھر ادھر مت دیکھیں۔ اپنے آپکی بلندی کو بھی نہ دیکھیں کسی کے چھوٹے پن کو بھی نہ دیکھیں کوئی چھوٹا بڑا نہیں ہے ہم سب حقیر وفقیر ہیں اپنے آپکو بلند کرنے کے لئے جھکنا سیکھئے تاکہ بلند ہوسکیں۔ جو اکڑتا ہے کبھی بلند نہیں ہوتا۔ جب جھکیں گے جب کسی بزرگ کے سامنے جائیں گے تو جھکتے ہوئے جاتے ہیں اور وہ ہمیں اپنی حالت پر نہیں چھوڑتے وہ لوگ اٹھا کر کے سینے سے لگاتے ہیں۔ ان کے سامنے جھکئے وہ اٹھا کر کے رہیں گے۔ (صلوات)

مولا امیرالمؤمنینؑ نے پانچ نسخے، پانچ چیزیں بتائی ہیں اور یہ زیارت سے مربوط ہیں اسی لئے میں ان پانچ چیزوں کو بیان کر رہا ہوں۔

"اسعد الناس" سعید ترین انسان۔ سعید اس کے مقابل میں شقی ہے۔

السعید من سعد فی بطن امه والشقی من شقی فی بطن امه"

سعید وہی سعید ہے جو ماں کے شکم سے سعادت حاصل کرے اور شقی وہی ہے جو ماں کے شکم میں شقی تھا۔ حدیث میں ہے کہ ماں کے شکم میں جب بچہ چار ماہ کا ہو جاتا ہے تو اللہ دو فرشتوں کو بھیجتا ہے کہ جا کر ماں کے چہرے کو دیکھو اور بچے کی قسمت لکھو۔ بچے کی سعادت لکھو۔ اے فاطمہ بنت اسدؑ تجھ پر ہمارا اسلام۔ (صلوات)

سعید یعنی ایسی کامیابی کہ جو دنیا میں بھی کامیاب ہو اور آخرت میں بھی کامیاب ہو۔ شقی کے معنی جو دنیا میں بھی فیل ہو اور آخرت میں بھی ناکام ہو۔ "**اسعد الناس**" صیغۂ مبالغہ" جیسے کبیر اور اکبر ہے۔ اکبر کے معنی سب سے بڑا یہ سب سے بڑا اسے مراد یہ نہیں کہ سب چھوٹے، اللہ بڑا ہے۔ نہ! کسی نے چھٹے امام کے سامنے وہی کہا "اللہ اکبر" مولا نے کہا کیا کہہ رہے ہو۔ اللہ اکبر کے معنی؟ کہا مولا اللہ بہت بلند ہے؟ کس طرح سے بلند ہے؟ ساری کائنات سے بڑا ہے۔ تو تم نے ایک کو چھوٹا مانا۔ سب چھوٹے وہ بڑا! یہ شرک ہے۔ وہ پریشان ہوگیا۔ مولا پھر کیسے مانوں اس کو بڑا؟ "**اللہ اکبر**

ان یوصف ''ہماری تعریف سے بھی بہت بڑا ہے۔(صلوات)

''**اسعد الناس**''سب سے زیادہ کامیاب۔سعید ترین انسان کامیاب ترین ''**اسعد الناس**'' **من عرف فضلنا** مولا ہزاروں جانیں قربان جب یہ بولتے ہیں تو ان کے سامنے کوئی بول ہی نہیں سکتا۔کلام الامام امام الکلام ''اسعد الناس''کامیاب ترین انسان وہ ہے جس کے پاس پانچ چیزیں ہوں۔ماشاء اللہ جوانوں کا مجمع ہے۔آپ اچھی طرح سے سمجھیں۔ کامیاب ترین انسان کون ہے۔؟''من عرف فضلنا''جو ہمارے فضائل کو سمجھے۔

فضائل کو سمجھنے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ میں ایک تصور بناؤں اور اپنے تصور کے اعتبار سے احادیث کو تلاش کروں ان میں فٹ کر دوں۔فضائل کے معنی یہ ہیں کہ ان کی فضیلت اللہ نے جو انہیں عنایت فرمائی ہیں جو انہوں نے بیان کی ہیں۔اس سے تجاوز کروں۔اگر اس سے تجاوز کیا تو پھر Proplem میں آ گیا۔نہ ہی پیچھے ہٹ سکتا ہوں اور نہ ہی تجاوز۔۔ویسے ہی ماننا ہے جیسے انہوں نے بتایا ہے۔اسی لئے مولا نے فرمایا''**لا یقاس بآل محمد من هذه الامة احد**''امت کو اہل بیتؑ سے قیاس مت کرو۔ Compare مت کرو۔اہل بیتؑ، اہل بیت ہیں امت، امت ہے۔ موازنہ نہیں کر سکتے۔فضل اھل بیتؑ کو پہچانا، فضائل اہل بیتؑ کو پہچانا آسان نہیں ہے۔فضائل اھل بیتؑ بلندیوں کے وہ منار ہیں جہاں تک کوئی نہیں پہنچ سکتا ہے۔جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یا علی تم کو کسی نے نہیں پہچانا۔تو پھر ہماری جرأتیں صرف اتنی کہ جو وہ بتائیں اتنا ہی سمجھیں انہوں نے سب کچھ سمجھنے کے بعد بتایا کہ ہم چاہیں تو مردے کو زندہ کر سکتے ہیں۔ہم چاہیں تو ایک اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہو جائے اور ایک اشارے سے سورج پلٹ آئے۔ہمیں خدا نے اختیارات دیئے ہیں اس لئے کہ عبودیت کا نتیجہ ربوبیت ہے۔بندگی کا نتیجہ ہی ان مقامات کا حاصل کرنا ہے جس میں ربوبیت آ جائے۔پھر ہم سجدے کر کے بتاتے ہیں وہ وہ ہے اور ہم ہم ہیں۔(صلوات)

''**اسعد الناس من عرف فضلنا**'' کامیاب ترین، دنیا اور آخرت میں انسان وہ ہے جو ہمارے فضائل کا عرفان حاصل کرے۔اس کے بعد تقرب الی اللہ بنا'' اللہ سے قریب ہو ہمارے ذریعے سے۔فضیلت کا یہیں سے پتہ چل جاتا ہے۔

روزانہ،اھدنا الصراط المستقیم ،خدایا ہمیں صرط مستقیم پر باقی رکھ۔نماز اللہ کی ،ایاک نعبدوایاک نستعین، ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۔دنیا پوچھتی ہے قرآن میں یا محمد کہاں ہے؟ یا علیؑ قرآن میں بتادو؟ یا حسن قرآن میں بتادو؟ ۔یا حسین قرآن میں بتادو۔نماز پڑھتے ہو تو ذرا سا ہوش سے پڑھو سورہ بھی واجب ہے ۔یہ سورہ سنیوں کے پاس بھی شیعوں کے پاس بھی واجب ہے ۔یہ سورہ نہیں پڑھیں گے تو نماز نہیں ہوتی ''**لا صلوۃ الا بفاتحۃ الکتاب**'' اور یہ سورہ آدھا بھی نہیں پڑھنا ہے پورا پڑھنا ہے۔ ''**ایاک نعبدوایاک نستعین**'' ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ۔

کیا مدد چاہی ''**اھدنا الصراط المستقیم**'' خدایا ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت فرمایا۔خوب ہوگئی تھی دعا۔اللہ کی عبادت میں اللہ کے سوا کوئی اور نہیں ہونا چاہئے ۔بیچ میں کسی کو نہیں لانا چاہئے ۔ اللہ نے کہا نہ ''صراط الذین انعمت علیھم'' ان لوگوں کا راستہ ۔مالک تیری عبادت میں کسی اور کا ذکر کیوں ہے کون ہیں یہ لوگ؟ ۔کہا یہی یا محمدؐ ہے یہی یا علیؑ ہے ۔(صلوات)

''**وتقرب الی اللہ بنا**' اللہ سے قریب ہوا ۔نماز فجر پڑھتا ہوں ۔قربۃ الی اللہ عصر پڑھتا ہوں ۔ **قربۃ الی اللہ**،عشاء پڑھتا ہو **قربۃ الی اللہ** ۔ روزہ رکھتا ہوں قربۃ الی اللہ قربت کے معنی کیا ہیں ۔قریب ہونا چاہتا ہوں مولا فرمارہے ہیں بغیر ہمارے قریب نہیں ہوسکتے ۔آج 59 رمما لک کی دربدری بتارہی ہیکہ کس طرح اہل بیت سے دور ہوکر اللہ سے دور ہوگئے ۔۔۔(صلوات)

بات سمجھئے اچھی طرح سے ''**وتقرب الی اللہ بنا**'' **صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین** ۔ان لوگوں کا راستہ نہیں ہے جو مغضوب ہوگئے ۔ضالین ہوگئے ۔تولا بھی ہوگیا تبریٰ بھی ہوگیا۔اتنا خوبصورت تبریٰ ہو کہ سب مل کر کرسکیں۔(صلوات)

کیا اسلام میں تبریٰ نہیں ہے؟ جی تبری ہے ۔ہر نماز میں تبری مسلمان کرتا ہے ۔اسی لئے آیت اللہ سیستانی نے کہا سنی بھائی ،ہمارے بھائی ہیں ۔ہمارے روح وجان ہیں رہبر معظم حفظہ اللہ نے کیا کہا : دوسرے اقوام کو تم برا نہیں کہہ سکتے ۔

اچھا چلئے بزنس کر رہے ہیں دوستی ہوگئی کسی مسلمان بھائی سے۔دوستی ہوگئی اب ذرا سا بات کرتے ہوئے ہوشیاری سے بات کر رہے ہیں۔اس لئے کہ روٹی کپڑے کا مسئلہ ہوتا ہے۔جب دین کا معاملہ ہو تب کتنی ہوشیاری ہونی چاہئیے۔(صلوات)

"صراط الذین انعمت علیھم" کون ہیں۔معصومینؑ نے فرمایا" **نحن صراط المستقیم**" اگر صراط کو سمجھنا ہو تو کہاں سے؟ قرآن کہتا ہے"لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ" یہ اسوہ ہیں جو صراط مستقیم ہیں۔ان کی ذات مقدسات،ان کی سیرتیں ہیں جو صراط مستقیم ہیں۔یہ اگر اٹھیں تو اٹھ جائیں۔یہ بیٹھیں تو بیٹھ جائیں۔یہ بولیں تو بولیں یہ سنیں تو سنیں۔یہ سو جائیں تو سو جائیں جی۔یہ ان کے احکامات پر چلنے کا نام ہے صراط مستقیم۔اسی لئے فرمایا"تقرب الی اللہ بنا"تقرب حاصل کیا کس کے ذریعے سے ہمارے ذریعے سے۔

ایک مصری اسکالر مومنہ کہتی ہے میں یہ ارادہ کر چکی تھی کہ اسلام کو چھوڑ دوں اس لئے کہ اسلام کے نام پر لوگ ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں اور بچوں کے سامنے گلے کاٹ کر ان کے خون سے وضو کر رہے ہیں اور ان کے سروں سے فوٹ بال کھیل رہے ہیں۔کیا یہ اسلام ہے؟ یہ تو درندگی ہے جو Pre-Islamhistory سے بھی بدتر ہے۔اگر یہی اسلام ہے تو مجھے یہ اسلام نہیں چاہئیے۔اس لئے مولا حسین نے کہا تھا" **علی الاسلام السلام اذ قد بلیت الاسلام براع مثل یزید**"اس اسلام کو خدا حافظ جس اسلام کا رہبر اور خلیفہ یزید ہو۔۔

تو کہتی ہے کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ کسی طرح سے اللہ نے روشنی دکھائی۔اہل بیتؑ کی دی چیزیں دیکھنے لگی تو پتہ چلا کہ ارے اصل دین تو یہاں ہے۔(صلوات)

"اسعد الناس" کامیاب ترین انسان کون ہے؟ پہلے" **من عرف فضلنا**" عرفان حاصل کرے ہماری فضیلتوں کا۔دوسرے" **وتقرب الی اللّٰہ بنا**" قربت حاصل کرے ہمارے ذریعے سے۔"واخلص حبنا" ہماری محبت کو خالص کرے خالص کس کو کہتے ہیں۔جب زمین سے سونا نکلتا ہے تو، سونے کی صورت میں نہیں ہوتا مٹی کی صورت میں ہوتا ہے۔کنکر کی صورت میں ہوتا ہے۔اسکو بھٹی میں ڈالتے ہیں۔Chemical ڈالتے ہیں پھر نکالتے ہیں پھر بھٹی میں ڈالتے ہیں یعنی

Puritifation کرنا پڑھتا ہے ۔۔اہل بیتؑ کی محبت بھی کبھی گلے کٹواتی ہے کبھی شہادت مانگتی ہے اس سے گھبرائیے نہیں یہ خالص ہونے کی دلیل ہے ۔کسی ایک شیعہ کو بتائیے کہ جوان حالات میں اپنے نام کو بدل دیا ہوں کہ میں شیعہ نہیں ہوں ۔صرف آج نہیں ۔ پہلے سے کا رہے ہو ۔تمہاری تلواریں تھک جائیں گی تمہارے بندوق تھک جائیں گے مگر ہم تھکنے والے نہیں ہیں ۔تھکتا وہ ہے جو مردہ ہوتا ہے ۔(صلوات)

"اسعدالناس" میرے نوجوانو! میری نوجوان بیٹیو ۔ان سے گزارش ہے حجاب حجاب ۔ نوجوانو! نگاہ نگاہ ۔ماں باپ جوانوں کی شادیاں جلد سے جلد کیجئے ۔بچائیے ان کو گناہوں سے بچائیے ۔تقرب الی اللہ اگر کرنا ہے ۔تو دیکھئے کہ معصومین نے کیا بتایا ہے ۔میں جو چاہوں کروں اس کے بعد بھی مسلمان رہوں! یہ اسلام نہیں ہے اسلام پر عمل کرنا اھلبیتؑ کے بتائے ہوئے راستے پر چلنے کا نام ہی اسلام ہے ۔ پانچ چیزیں کامیابی کی ضامن ہیں ۔دنیا میں بھی آخرت میں بھی ۔مثال ہمارے لئے سلمان ۔سنئے اچھی طرح سے "**اسعدالناس**" کامیاب ترین انسان ۔ پہلا من عرف فضلنا ہماری فضیلتوں کا عرفان حاصل کرے ۔

"**وتقرب الی الدنیا**" اللہ سے قریب ہو مگر ہمارے وسیلے سے ۔

تیسرے "**واخلص حبنا**" ہماری محبت کو خالص کرے ۔ پریشان نہ ہو جائیں، اس حدیث میں ہے کہ جتنی محبت کرتے جاؤ گے امتحانات میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا ۔کسی نے کہا مولا! آپ سے بہت محبت ہے ۔مولا نے کہا کل سے مصیبت کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ یہ کیا ہوا ۔مولا ۔ مصیبت کے لئے تیار ہو جاؤ "حبنا صعب مستعصب" ہماری محبت مشکل ہے مشکل کو مول لینا ہے ۔یعنی ہماری محبت "صعب مستعصب" آپ دیکھ لیجئے وہ مما لک میں سب Enjoy کر رہے ہیں ۔ایک ہی کہہ رہا ہے محبت اہل بیتؑ ہے ۔وہ کہہ رہے ہیں ان کو دباؤ ۔ان کو مارو ۔ یہ کہہ رہے ہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ۔سونے کو جتنا گھستا جاؤ گے اتنا روشن ہوتا جائے گا ۔(صلوات)

چوتھے "**عمل بماالیہ ندبنا**" اب یہاں سے ذرا سا توجہ!

مولا فرماتے ہیں ۔چوتھی خصوصیت یہ کہ جو ہم بولیں اس پر عمل کرے ہم نے کہہ دیا یہ کرنا

ہے تو کرنا ہے۔ابن یعفور نے بتایا تھا کہ مولا اس منزل پر میرا عقیدہ ہے۔ایک سیب کو کاٹیں اگر آپ آدھا کہیں حرام تو حرام۔آدھا کہیں حلال تو حلال مانوں گا۔۔یہ ہے اطاعت۔۔۔۔جس کا ہم حکم دے دیں اس پر عمل کرے "**وانتهى عما به نهينا**" جس جگہ سے روکیں رک جائے۔یعنی جو عمل کر رہا ہے معصوم کو دیکھ کر عمل کر رہا ہے۔ پہلا جو ہمارے فضائل کو پہچانے۔دوسرے اللہ سے قربت حاصل کرنے کے لئے ہمارے راستے کو اختیار کرے۔تیسرے ہماری محبت کو خالص کرے۔ چوتھے عمل کرے،عمل ،کیسا عمل جیسے انہوں نے کیا۔"**فذالک منا**" اگر ایسا کیا تو سلمان ہی منا نہیں ہے۔یہ بھی منا ہے۔(صلوات)

"**ودار المقامة معنا**" بہشت میں ہمارے ساتھ رہے گا۔یہ معراج السعادہ کی حدیث ہے۔("**معراج السعادة**" آیت اللہ نراقی مرحوم نور اللہ مرقدہ الشریف لہ بہت ہی خوبصورت کتاب ہے انگلش میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے۔اردو میں بھی ہو چکا ہے تھوڑا سا جن کو چسکا ہے مطالعہ کرنے کا۔عرفان کی طرف قدم آگے بڑھانے کے لئے بہترین کتاب ہے)۔

جنت میں جتنے نابالغ ہیں سب چلے جائیں گے۔خواہ وہ مسلمان کا بچہ ہو یا کافر کا بچہ۔کیونکہ اس پر کوئی تکلیف ہی نہیں ہے۔جیسے ہی نابالغ بچے مرے وہ جنت میں جائیں گے۔تو بچوں کی جنت ہے۔اور ایک جنت ہے دیوانوں کی،دیوانے پورے جنت میں جائیں گے اس لئے کہ ان پر بھی کوئی تکلیف نہیں ہے۔کیا آپ دیوانوں کی جنت میں جانا چاہ رہے ہیں یا بچوں کی ؟۔تو کہا نہ مولا نا نہ دیوانوں کے ساتھ بیٹھنا ہے نہ بچوں کے ساتھ۔پھر کس کے ساتھ جانا ہے؟حسینؑ کی زیارت کر رہا ہوں۔حسینؑ کے پاس جانا ہے۔تو حسین کے پاس جانا ہے تو محنت کرنی پڑے گی۔فذالک منا"،تم وہاں پر حسین کے ساتھ ہو۔مجلس ختم ہے امید ہے کہ ہم لوگ دین پر عمل کرینگے۔حلال روزی کی تلاش کریں۔اس لئے حرام غذائیں آنکھوں سے رونق اور کانوں سے سماعت کی طاقت کو چھین لیتی ہیں۔۔۔اپنا پورا سسٹم پاکیزہ بنائیں۔پھر امام حسین کی زیارت کے لئے جائیں۔جیسے ہی داخل ہوں گے کربلا کی سرحد پر،مولا کہیں گے بھیا عباس جاؤ استقبال کرو۔(مصائب)

نویں مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ۔اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورہ صافات 130 اور 131)

عرفان زیارت کے عنوان سے یہ نویں مجلس ہے۔کوشش ہم یہ کر رہے ہیں کہ جو زیارت ہم کر رہے ہیں یا کرنے والے ہیں وہ معرفت کے ساتھ ہو۔

انسان کمال خواہ ہے۔کل ہم اس منزل پر پہنچے تھے کہ انسان میں فطری خواہش ہے کہ وہ بلند ہو اور کامیاب ہو۔معیار کامیابی دین نے جو بتایا ہے اور ہونا بھی یہی چاہئے کہ انسان ''خلیفۃ اللہ'' ہے زمین پر یعنی اللہ کی خلافت کو ریفرلکٹ کرنا ہے۔اللہ کی صفات کو وہ Reflect اور منعکس کرے۔ اگر اس میں صلاحیت پیدا ہو جائے کہ حقیقت میں خلیفۃ اللہ ہے اور اس میں کوئی شک ہی نہیں ہے اور اس کے لئے Process بھیجتا یا گیا ہے۔

اس سے پہلے کہ میں آگے بڑھوں۔خصوصاً جوان بچے، چھوٹے بچے ہمارے سامنے ہیں اور سن رہے ہیں جو لوگ دور سے آئے ہیں اور اس کے بعد آن لائن بھی سنیں گے ان سے گزارش ہے کہ آپ جس کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں وہ بہت اہم ہے جس کے ساتھ اٹھ رہے ہیں وہ اہم ہے۔ اچھی دوستی کا چننا ایک کمال ہے وہ کونسی دوستی کو چنے کہ جس کے ساتھ بیٹھنے سے یا علم میں اضافہ ہو یا فضل میں اضافہ ہو۔یا ہنر میں اضافہ ہو۔یا اخلاق میں اضافہ ہو یا عبادت کے سلیقہ میں اضافہ ہو، تو بہت ضروری ہے کہ چوبیس گھنٹے ہم ایسے افراد کے ساتھ بیٹھیں اٹھیں جن سے Positve Energy لے سکیں یعنی جو مثبت اینرجی انسان سے نکلتی ہے اس کو لینے کی کوشش کریں۔ انسانوں میں دو اینرجی پائی جاتی ہیں۔ایک Positve Energy اور ایک Negative Energy ہے۔نماز میں بھی جو کہتے ہیں ہم ایاک نعبد و ایاک نستعین۔اھدنا الصراط المستقیم کے

بعد صراط الذین انعمت علیھم Positve Energy یعنی مثبت انرجی کو لینا ہے۔۔۔پھر Ripple کرنا ہے Negative energy کو غیر المغضوب علیھم ولا الضالین۔

یہ Energy کیا ہے۔ اینرجی یہ قوتیں ہیں، صفات ہیں، جو انسانی ہیں۔ صفات ہیں جو الٰہیہ ہیں۔ انسان ان صفات کو Attract کرے اس سے جس کے پاس موجود ہوں۔ لہٰذا دوستی کا انتخاب سوچ سمجھ کر کرنا چاہیئے۔ اور حتی کہ مجلس کا انتخاب بھی اسی معیار پر ہونا چاہئے ایسی مجلس میں نہ جائیں جہاں پر آپ کو پازیٹیو اینرجی نہ ملتی ہو، نہ علم مل رہا ہے اور نہ ہی وہاں پر تقویٰ مل رہا ہے بلکہ دین کی تباہی مچائی جا رہی ہے ایسی مجلسوں میں نگیٹیو اینرجی ہے۔ کیسی مجلسیں ہیں آج وہ زمانہ آگیا ہے کہ علیؑ کی محبت کے جھوٹے دعوے دار یہاں تک پہونچ گئے ہیں کہ امام علی کے نام کے ساتھ (جل جلالہ) لکھنے لگے ہیں۔ یہ شرک ہے ان مجالس عزا سے دور رہیں۔ (صلوٰۃ)

کوشش یہ کریں کہ اپنے لمحات زندگی کو قرآن سے مانوس کریں۔ قرآن یہ کہہ رہا ہے کہ **بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ والعصر ان الانسان لفی خسر**۔ سب گھاٹے میں ہیں۔ بچوں کے لئے۔ جوانوں کے لئے اگر چاہتے ہو کہ پازیٹیو اینرجی ملے تو یاد رہے کہ گھاٹے والا اور مردہ زندگی دے نہیں سکتا۔ زندہ ہی زندگی دے سکتا ہے۔ میں فون کر رہا تھا آپ نے فون کیوں نہیں اٹھایا آپ کہتے ہیں وہ فون Dead تھا۔ فون کیسے dead ہو جاتا ہے۔ پھر زندہ بھی ہو جاتا ہے؟ کہنے لگے نہ اس میں جو Battery کی Capacity تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ اب اس کو کیا کرنا پڑے گا کہا کہ Plug in کرنا پڑے گا کہاں پر؟ وہاں پر جہاں

Live Electricity موجود ہو زندہ اینرجی موجود ہو، وہیں سے زندگی لے سکتے ہیں۔ مردہ سے زندگی نہیں لے سکتے۔ کربلا بھی جانے کا مقصد، حرموں میں جانے کا مقصد وہ اینرجی جو پاورفل ہے اسے لے لینا ہے۔ زیارت کا ہدف ہی یہی ہے کہ ہم لوگ وہ Positve Energy اپنے وجود میں Transfer کر سکیں۔ کوشش کریں جب دوستوں سے، علماء سے، فضلاء سے، ڈاکٹرس، انجینئرس جن لوگوں کو خدا نے صلاحیتیں دی ہیں ان کے ساتھ بیٹھتے ہوئے تربیت حاصل کریں۔ کیسے ان لوگوں نے مقام کو حاصل کیا وہ کیا راستے انہوں نے اختیار کئے جنکی وجہ

سے وہ کامیاب رہے ہیں۔ جتنا آپ ان حضرات کے ساتھ بیٹھتے چلے جائیں گے اتنی انیرجی ٹرانسفر ہوتی چلی جائے گی۔

اس لئیے یہ لوگ اولیاء اللہ ہیں۔ بہت اچھی طرح سے سمجھئیے اس چیز کو جو لوگ غلو کر رہے ہیں، پانچویں امام سے لے کر امام حسن عسکری تک ائمہ معصومین نے Struggle کیا ہے اور بتایا ہے کہ یہ لوگ غلط ہیں اور ائمہ معصومین نے انہیں Condemn کیا ہے۔ یہ جو آج آوازیں بڑھائی جارہی ہیں وہی پرانی آوازیں ہیں کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بدبختی یہ ہے کہ ہماری صورت میں ہیں یہ صورت ہماری جو بنی ہوئی ہے اس کو سمجھنا بہت ضروری ہے۔ ولی کس کو کہتے ہیں عربی میں جس کو قرب الٰہی حاصل ہو یعنی ایسا قریب ہوگیا ہو اپنے وجود میں الٰہی صفات کو ڈھال لیا ہو۔ اللہ اکبر مولا امام صادقؑ سے ایک حدیث کتاب مصباح الشریعہ جسکا انگلش میں ٹرانسلیشن ہو چکا ہے، میں نقل کی گئی ہے۔ خوبصورت کتاب ہے آن لائن موجود ہے پتہ نہیں اردو میں ٹرانسلیٹ ہوئی ہے یا نہیں اس کا پہلا جملہ ہے۔ "**العبودیة جوهرة کنهها الربوبیة**" اصل جوہر کیا ہے عبودیت ہے، بندے بن جانا جوہر ہے۔ ہم بندے نہیں ہیں ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم بندگی جانتے نہیں ہیں یا جورو کے غلام ہیں یا کار کے غلام ہیں یا پیسے کے غلام ہیں یا شوہر کے غلام ہیں یا پانچوں کے غلام ہیں لیکن وہاں پر "**اشهد ان محمداً عبده و رسوله**' اور **السلام علیک یا ابا عبداللہ**۔۔ (صلوٰۃ)

غلو کرنے والوں کو یہ زیارت نہیں پڑھنا چاہیئے ابو عبد اللہ کس کا لقب ہے؟ مولا امام حسینؑ کا اور امام صادق کا کون ہیں یہ؟ عبد خدا۔ العبودیة جوھرة۔ عبودیت بندگی کا جوہر ہے essence of life ہے۔ العبودیہ جوھرة بندگی ایک جوہر ہے جس کی **کنهها الربوبیة** اس کی کنہ ربوبیت ہے۔ یعنی بندے بن جاؤ تو رب بنو گے۔

ذات پروردگار نے تمہیں صلاحیت دی ہے کہ اس کی Positve Energy کو اس کے پاس Positive کے علاوہ Negative کا سوال ہی نہیں ہے۔ اللہ کے صفات کی Energy کو لیتے چلے جاؤ اور اتنا لیا اتنا لیا کہ ان کی آنکھ عین اللہ ہوگئی۔ ان کے کان اذن اللہ ہوگئے۔ ان کی زبان لسان اللہ ہوگئی ان کا چہرہ وجہ اللہ ہوگیا اور ان کا ارادہ مشیت اللہ ہوگیا۔ (صلواۃ)

جس کو یہ حضرات Miss کر رہے ہیں وہ یہ ہے۔ اچھی طرح سے سمجھئے۔ جس کو یہ نادیدہ یا جان بوجھ کر لوگوں کو بے وقوف بنا رہے ہیں یا سنا رہے ہیں وہ یہ ہے۔ یہ ولایت ایک طرف ربوبیت سے ملی ہوئی ہے تو دوسری طرف عبودیت سے ملی ہوئی ہے۔ یہ رب سے ملے ہوئے ہیں اور عبد سے ملے ہوئے ہیں۔ جب عبد بنتے ہیں تو ''**اللھم اغفرلی الذنوب التی تھتک العصم**'' پروردگارا میرے ان گناہوں کو بخش دے جو انسان کی زندگی میں بٹا لگاتے ہیں۔ دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ علیؑ گڑگڑا رہے رو رہے ہیں وہ علیؑ جو معصوم ہیں۔ رو رہے ہیں تو زبان کس کی بول رہے ہیں؟ عبودیت کی زبان بول رہے ہیں۔ (سمجھنے کی کوشش کیجئے)

عبد ہیں اسی لئے اس کی زبان بول رہے ہیں۔ یہ وسیلہ ہیں توسل ہیں ایسا بول رہے ہیں تا کہ ہم سمجھ سکیں۔ اس سے بات کرنے کا سلیقہ سیکھیں۔ اسے سجدہ کرنے کا سلیقہ ان سے سیکھیں۔ اس کو رکوع کرنے کا طریقہ ان سے سیکھیں اس کی عبودیت کا طریقہ ان سے سیکھیں اور پھر ان میں چونکہ ملے ہوئے ولایت سے ہیں اور ربوبیت سے، اس کے بعد ان میں وہ صلاحیت آجاتی ہیکہ۔ **بکم ینزل الغیث**۔ بارش کے قطرے بھی گرتے ہیں تو آپ ہی کی وجہ سے ہیں۔ (صلواۃ)

اگر ہم اس کو سمجھ رہے ہیں تو زیارت امام حسینؑ مجلس امام حسینؑ، آج حضرت عباس کا علم بلند ہو رہا ہے حضرت عباس کا تذکرہ کی عظمت بھی سمجھ میں آنے لگے گی۔ ہم بھی جو مجلسوں میں آتے ہیں اسی Positve Energy کو اخذ کرنے کے لئے آتے ہیں۔ میں بھی جو بول رہا ہوں اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ مجھ میں پرفیکشن آ گیا ہے بلکہ میں اس نیت سے بولتا ہوں (میرے استاد کہا کرتے تھے کہ جب جب کپڑے دھوتے ہیں تو نیت کپڑے دھونے کی ہوتی ہے بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ بھی صاف ہو گیا ہے) اس کے ذریعہ میری بھی اصلاح ہو جائے گی۔ ہم بھی جب بولتے ہیں ہمیں بھی اثر ہوتا ہے ہم بھی کوشش کرتے ہیں کہ بہتر سے بہتر بنیں ورنہ زبان میں کوئی اثر باقی نہیں رہے گا۔

عزیزان گرامی: کوشش کریں کیا کہتے ہیں ہم لوگ ''**فیالیتناکنامعکم**'' یا ''**فیالتنی کنت معکم**'' اگر Singular بول رہے ہیں تو عموماً زیارت وارثہ کے آخر میں زیارت شہداء کربلا میں ہے ''**بابی انتم**'' میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ یالیتنی

کاش میں بھی کربلا میں ہوتا یعنی کاش وہ اینرجی کو جو حر نے حاصل کیا میں بھی حاصل کر لیتا جس اینرجی کو بہتر (72) نے حاصل کیا اس کو میں اخذ کرتا۔ کاش میں کربلا میں ہوتا۔ اب وہاں پر کربلا پہنچ کر کیا کہنا ہے؟ کاش کربلا میں ہوتا۔ تم کربلا میں ہو۔ بلکہ کربلا میں یہ جملے ادا کرنے ہیں۔ مولا آیا ہوں فقیر ہوں، گنہگار ہوں، بہت بدبخت ہوں لیکن آپ سے Positve Energy لینا چاہتا ہوں یہاں سے نکلوں تو حر بن کر نکلوں۔

عزیزان گرامی: اگر ایسی زیارت ہو جائے تو ایک ذرا سا رخ سمجھ میں آئے گا کہ زیارت کیا ہے ایک نوجوان نے مجھ سے کہا مولانا مجلس میں بہت زیادہ ڈوب رہا ہے میرا دل، زیارت پر جانے کا ارادہ تھا ان تمام پابندیوں اور شرائط کے بعد دل گھبرا رہا ہے۔ یہی تو ہے معرفت کہ گھبرا کر جائیں۔ جری ہو کر امام کے پاس نہ جائیں۔ شرمندہ ہو کر جائیں تو حر بن جائیں گے۔ (صلواۃ)

کل میں نے کہا تھا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب کا قول **''اسعدالناس''** کامیاب ترین انسان کون ہے پانچ صفتیں جس کے پاس ہیں اس کے پاس یہ کامیابی یقینی ہے۔

''فذالک منا'' جس کے پاس صفتیں آ گئیں وہ ہم میں سے ہے تو معلوم ہوا کہ سلمان آج بھی بن سکتے ہیں۔ اگر وہ Positve Energy ہم میں آ جائے تو ہم میں خدا وہ صلاحیت دے سکتا ہے کہ ہم سلمان بن جائیں۔

عزیزان گرامی! سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ ہم زیارت میں کیا پڑھتے ہیں۔ **''اشھد انک قد اقمت الصلوٰۃ'' واتیت الزکوٰۃ وا مرت بالمعروف ونھیت عن المنکر واطعت اللّٰہ ورسولہ حتی اتک الیقین''** اللہ کی بھی اطاعت کی اور اس کے رسول کی بھی اطاعت کی۔ چنانچہ مولا امام باقرؑ نے جابر سے کہا جابر! محبت کا دعویٰ کرتے ہو۔ ہم سے محبت کرتے ہو کافی ہے؟ کیا یہ تمہارے لئے کافی ہو جاتا ہے کہ سو گز واروں ایک گز نہ پھاڑوں، مولا بہت زیادہ محبت کرتا ہوں۔ ایک عالم دین ایران میں نماز شب کے لئے اٹھے، نماز شب پڑھ ہی رہے تھے چور داخل ہوا اندر ظاہر سی بات ہے وہ بھی شیعہ ہی ہے ایران میں اکثر شیعہ ہی ہیں۔ داخل ہوا اندر داخل ہونے کے بعد وہ قیمتی چیز جمع کرنے لگا ان کا سلام ختم ہوا السلام علیکم تو اس نے اٹھائی گٹھری 'یا علی

مدد''(میرا مجمع سمجھنے کی کوشش کرے) انہوں نے کہا ہمہ زندگی یا حسین یا حسین گفتم جمع کردم تو با یک یا علی می بری، میں نے ساری زندگی حسین حسین کر کے جمع کیا ہوں اور تو ایک یا علی میں سب لے جا رہا ہے۔(ہوسکتا ہے یہ ایک مذہبی لطیفہ ہو لیکن اس میں ایک پیغام چھپا ہوا ہے) ہم بھی ایک یا علی میں نماز لے جانا چاہتے ہیں روزے لے جانا چاہتے ہیں حج لے جانا چاہتے ہیں زکوٰۃ لے جانا چاہتے ہیں کردار لے جانا چاہتے ہیں۔علیؑ ہماری زبانوں کا مولا نہیں ہے ہمارے کردار کا مولا ہے۔(صلوٰۃ) اللہ سلامت رکھے۔

میرا دل تڑپتا ہے، جب حالات کو دیکھتا ہوں تو تکلیف ہوتی ہے اور دوست دل دکھا کے کہتا ہے اور دشمن ہنسا کے کہتا ہے میری گردن پر یہ ذمہ داری ہے اس لئے مجھے ادا کرنا ہے۔ایک ہی دن باقی ہے بہت اچھی طرح سے سنیئے۔''ھل من ناصر ینصرنا، امام حسین کا جملہ کیا ہے یہ جملہ؟ محرم پورا گزر جاتا ہے اربعین آجاتا ہے۔۔ہماری پوری کوشش چند چیزوں میں آکر رک جاتی ہے۔قمہ زنی، زنجیر زنی ۔۔۔۔بھیا تم جس کی تقلید کر رہے ہو اس سے پوچھو اور آگے بڑھو۔۔کیا امام حسین کا اس کے علاوہ کوئی پیغام نہیں ہے؟ کیا یہ Postive Energy ہے۔اقوال امام حسین پر کام کرو۔تمہارے مقلد کو دیکھو، جس کی تقلید کرتے ہو اس سے سنو، ختم کرو آگے بڑھو۔شیطان نہیں چاہتا ہے کہ ہم آگے بڑھیں ۔۔اسی میں ملوث رہیں اصل ہدف حیات انسانی کو بھلا دیں۔ چنانچہ ہم بھلا رہے ہیں۔اسے کہتے Emotional Black mailing بہت آسان ہے میں چاہوں تو یہاں آپ کو دو گھنٹے اٹھا بٹھا سکتا ہوں اللہ نے وہ صلاحیت دی ہے خطابت کا انداز ہے لیکن میں آپ کا کبوتر بگاڑ کر کے میرا الو ٹھیک نہیں کرنا چاہتا۔میری گردن پر ذمہ داری ہے۔آپ کو بیان وہ دوں جو امام حسین نے ادا فرمایا ہے۔آپ لوگ بھی کوشش کریں کہ مجھ سے وہ سیکھیں جو بتایا گیا ہے۔(صلواۃ)

''**ھل من ناصر**''امام کا جملہ ختم نہیں ہوا ہے۔اب بھی پکار رہا ہے امام''**ھل من ناصر**'' اے شیعوں! نہ صرف شیعوں! انسانو! ہے کوئی میری مدد کرنے والا۔صرف امام حسین ہی نہیں کہہ رہے ہیں اللہ بھی کہہ رہا ہے(یہ کیا کہہ دیا) دیکھئے ''**ان تنصر اللہ ینصرکم**''۔اگر اللہ کی مدد کرو گے، اے پروردگار تو محتاج ہو گیا؟ تو غنی مطلق ہے۔تیری مدد کیا، پورے مفسرین

Conclude کرتے ہیں" **ان تنصروا دین اللّٰہ**، اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے۔تو معلوم ہوا کہ اللہ کے دین کی مدد کرنے والے، اللہ کی مدد کرنے والے ہیں اللہ کے دین کو جلانے والے، خود بھی جی رہے ہیں دین بھی جی رہا ہے حسین کون ہے اللہ کے دین کو جلانے والا۔ دین است حسین جو خواجہ اجمیری نے کہا ہے۔ اپنی جیب سے نہیں کہا ہے۔ اسی زیارت کا ترجمہ ہے" السلام علیکم یا انصار دین اللہ" اے اللہ کے دین کی مدد کرنے والو! یعنی حسینؑ، حسین نہیں ہے دین ہے مکمل۔ نماز حسین ہے روزہ حسینؑ ہے زکوٰۃ حسین ہے حج حسین ہے اور آگے بڑھئے توحید سمجھنا ہو تو حسین سے سمجھو۔ عدالت سمجھنا ہے تو حسین سے سمجھو۔ نبوت سمجھنا ہو تو حسین سے سمجھو۔ امامت دیکھنا ہو تو حسین کو دیکھو وہ قیامت کیا ہے سمجھنا ہو تو حسین سے سمجھو۔

(کنت نوراً فی الاصلاب الشامخۃ والارحام المطھرہ لم تنجسک الجاھلیۃ بانجاسھا ولم تلبسک من مدلھمات ثیابھا) ۔حسینؑ کون ہیں؟ کتنا پاکیزہ ہے اس کے دامن میں کسی طرح کے دھبے لگ ہی نہیں سکتے جس پر مہر۔ "**انما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا**" ثبت ھے۔

بہت اچھی طرح کربلا کو سمجھیئے۔ میرے نوجوانو! میری بہنو! آج حضرت عباس کے علم کے سامنے بے حجاب نہ آنا اگر عباس سے کچھ لینا ہو تو عباسی بن کر جاو۔ کردار لے کے جاؤ۔ دین ایسا نہیں ہیکہ میں جو چاہے کروں پھر بھی دیندار رہوں۔ ایسا نہیں ہوسکتا اجازت نہیں ہے۔ اسی طرح کوئی نامحرم مرد بھی کھڑا نہ ہو، یہ مقام ابوالفضل العباس ہے۔ یہاں پر آ کر لوگ کانپتے ہیں۔

نو محرم کی رات دین کو قائم کرنے کی رات ہے کہیں ہم ان حقائق سے دور نہ ہو جائیں جو کربلا کی دین ہیں اور حضرت عباس کی محنتوں کا نتیجہ۔ ان حقائق کو بیان کرنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اگرچہ ایسے بولنے والے پر پابندی لگادی جاتی ہے۔ ہمیں کوئی خوف نہیں ہے۔ منبر اللہ سے گھبرانے کی جگہ ہے لوگوں سے ڈرنے کی نہیں۔ زیارت کے ٹکڑے ہیں۔ زیارت شہدا کربلا" السلام علیکم یا انصار دین اللہ" اب حسینؑ اکیلا نہیں ہے۔ مکمل دین ہے اور اس کی مدد کرنے والے دین کی مدد کرنے والے ہیں۔ دین میں کیا ہے؟ اصول دین ہیں اور فروع دین ہیں۔" دین است حسین دین پناہ است

حسینؑ، چونکہ خود دین ہے۔ حفاظت اسی کی ہوتی ہے جس کی جائیداد ہو۔

"السلام علیک یا وارث آدم صفوۃ اللہ" السلام علیک یا وارث نوح نبی اللہ" یا وارث ابراھیم خلیل اللہ، نبوتوں کو بچایا امام حسینؑ نے اماموں کی معرفت کروائی امام حسینؑ نے اور نماز کو بچایا حسینؑ نے روزے کو بچایا حسینؑ نے یہ پہچاننے کے بعد زائر زیارت کرے تو پھر اس کی کوئی نماز قضا نہیں ہوگی فضیلت پر ادا ہوگی۔ ابوثمامہ نے کہا کہ مولا نماز کا وقت ہے مولا نے کہا خدا تمہیں نماز گزاروں میں شمار کرے یہ ہونا چاہیئے۔ مولا آپ کے پیچھے نماز ہو جائے تو کتنی اچھی بات ہے۔

تو زائر کو چاہیئے کہ اپنی کردار سازی کرتا رہے۔ Positive Energy کو لیتے چلے جائے۔ زیارت کا دوسرا فقرہ ہے **السلام علیکم یا انصار دین اللہ**" اب آپ سے سوال ہے برادران اہل سنت بھی بہت آ رہے ان سے بھی سوال ہے کہ کیا کربلا میں رسول اللہ تھے؟ دیکھئے زیارت، "السلام علیکم یا انصار دین اللہ" تو کیا معنی ہوئے؟ امام حسینؑ دین کو Represent کر رہے ہیں۔ رسول اللہ کو Represent کر رہے ہیں یعنی حسینؑ کی مدد دین کی مدد ہے حسینؑ کی مدد رسول اللہ کی مدد ہے۔

ہزاروں جانیں قربان تیری جان پر مولا! ہمارے پاس کچھ بھی نہیں ہے صرف تیرا نام ہے۔ جس کے نام سے ہم تڑپ جاتے ہیں۔ جس کے نام سے ایسی Positive Energy آتی ہے کہ گرتے ہوئے سنبھل جاتے ہیں۔ جس کو ہم لوگ مشکل کشا کہتے ہیں مشکل کشا کے معنی مشکلوں کا حل کرنے والا، کیا معنی ہیں؟ جینے کے تمام سلیقے بتا دئے۔ سارے طریقے جینے کے بتا دیئے ہیں اگر مجھے معلوم نہیں ہے تو یہ میری بد بختی ہے۔ کس کی مجال ہے علیؑ کی مشکل کشائی کرے۔ ہم گرتے ہیں تو یا علیؑ! گرتا ہوا دیکھتے ہیں تو یا علیؑ کہتے ہیں۔ کس میں ہمت ہے کہ وہ علی کی مشکل کشائی کرے۔ اللہ رے شہداء کربلا کی عظمت۔ ان کے لئے یہی جملہ کافی ہے۔ **السلام علیکم یا انصار امیر المومنین**۔ جنہوں نے علیؑ کی مشکل کشائی کی۔ آپکی نصرت کی ہے۔ دین بچا کر رسول کی سنت وسیرت بچا کر۔۔۔ (مصائب)

دسویں مجلس

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ۔ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ

(سورۂ صافات 130 اور 131)

اختتامی گفتگو ہے : اور اس عشرہ کی یہ آخری مجلس ہے۔ سب سے پہلے اللہ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں کہ اس نے ہمیں یہ توفیق عطا کی کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر دین کے افکار کو پیش کرسکیں۔ اور اسی کی بارگاہ میں مقبولیت کی بھیک مانگتے ہیں اور اس کے بعد تمام مومنین اور مومنات، بچے، جوان اور سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ پروردگار سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ اور امام بارگاہ شریکۃ الحسین کی انتظامیہ کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتے ہیں خصوصی طور پر منظور بھائی کا، جنہوں نے اس حقیر کو اس قابل سمجھا کہ مسلسل ان مجالس سے خطاب کرسکوں۔ ہم نے بارہا یہ کہا ہے کہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم مساجد اور امام بارگاہوں کو تربیت گاہ بنائیں۔ اسی میں ہماری کامیابی بھی ہے۔ صرف ایک گھنٹہ کی نماز کے لئے مسجد نہیں بنائی جاتی۔ مسجد مرکز انقلاب ہے۔ اسی طرح امام بارگاہوں کو بھی ہونا چاہیئے۔ انشاء اللہ وہ دن بہت جلد آئے کہ ہماری امام بارگاہیں یونیورسٹیوں میں بدل جائیں اور اسی طرح پولیس اہلکار، سکیورٹی گارڈس اور ہمارے ساتھ رہنے والے سلطان بھائی، فرخ بھائی سہیل بھائی اور سب کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ خدا ہم سب کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ صلوات۔

قرآن میں سلام کا وجود ہے اور ہم اہل بیتؑ کی بارگاہ میں سلام کرنے جاتے ہیں اور ہماری گفتگو کا محور بھی عرفان زیارت رہا ہے۔ the Inner Dimensims of Ziyarat ایک مشکل موضوع ہے۔ ہم نے صرف اشارہ کیا ہے۔ مومنین بھی مطالعہ کریں۔ میں بارہا عرض کر چکا ہوں کہ دین کو صرف مولویوں کے حوالہ نہ کریں بلکہ دین فہمی سب کی ذمہ داری ہے۔ **کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ**۔ عالم کی نگاہ صرف ایک رخ یا حصہ پر ہوتی ہے دوسری

چیزوں کا ہمیں خود مطالعہ کرنا پڑتا ہے خدا ہمیں توفیق دے کہ جہاں ہم سننے کے عادی ہیں وہیں عمل کے بھی عادی بن جائیں۔صلوات

آج اس اختتامی مجلس میں جس محور پر گفتگو کرنے جارہے ہیں وہ ہے محور محبت ،یعنی محبت محور تربیت ہے۔سورہ بقرہ کی 165 آیت میں ہے۔ **ومن الناس من یتخذ من دون اللّٰہ اندادا** یادرہے دین کی تبلیغ میں ہمارا Approach قرآنی Approach ہونا چاہئے۔منبر پر جانے والے لوگ اپنی باتوں کو کسی پر Impose نہ کریں۔جب کہ قرآن انبیاء کی زبانی کہہ رہا ہے۔ **وما علینا الا البلاغ المبین**

ہمارا کام دین کا واضح طور پر پہونچادینا ہے اور ہدایت اللہ کی طرف سے ہوگی اوراسی طرح سے قرآن میں ہے **لااکراہ فی الدین** یعنی دین میں Compulsion اور زبردستی نہیں ہے بلکہ تبیان ہے یعنی ہدایت اور گمراہی کو صاف طور پر بتادینا ہے۔ یہاتنک کہ خدا سرکارؐ کو حکم دیتا ہے **فلعلک باخع نفسک ان لایکونوا مومنین۔**

اے میرے حبیب اس طرح خود کو ہلاک نہ کروکہ یہ لوگ کیوں مومن نہیں ہورہے ہیں جب کہ تیرا کام حقیقت کا پہونچادینا ہے۔ ہدایت ہم کریں گے اور عبادت کے مرحلہ میں بھی ایسا ہی ہے۔ **یاایھاالمزمل قم اللیل الا قلیلا** اتنی عبادتیں میرے رسولؐ نے کیں کہ پیروں میں ورم آ گئے تھے خدا کی آواز آئی اے چادراوڑھنے والے تھوڑا آرام کرلے۔ یہ دنیا کا ایک ہی عابد ہے جس کے لئے معبود کہہ رہا ہے سوجا۔صلوات۔

رسالتمآبؐ انسان کو بیمار دیکھتے تھے، مصنوعی طور پر کوئی لنگڑاتا تھا کوئی اندھا تھا تو سب کو سہارادے کر چلانا چاہتے تھے۔اور چاہتے تھے ہر ایک کو تندرست بنادیں۔یہی درحقیقت تربیت میں محبت کا تصور ہے۔ اس لئے اللہ نے کہا ہے۔ **لقد من اللّٰہ علی المؤمنین اذبعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم آیاتہ۔**

اللہ نے مومنین پر احسان کیا ہے کہ اس نے تربیت کے لئے نبیوں کو بھیجا تاکہ ان کو یاد دلائیں۔ **منذرین و مبشرین** ۔ڈرائیں اور خوشخبری دیں اس ارسال کے پیچھے بھی جو چیز کارفرما

ہے وہ ہے محبت۔

سورہ بقرہ کی 165 ویں آیت میں خدا کہہ رہا ہے کچھ لوگ اللہ سے ہٹ کر پرستش کے قابل بنالیتے ہیں جیسے آج کی دنیا میں اگر کسی انسان کو Boss کا یا صاحب حیثیت کا تھوڑا سہارا ملتا ہے تو وہ سمجھنے لگتا ہے وہی اس کا سب کچھ ہے۔ جب حقیقی سہارا دینے والا خدا ہے اور ان اندادا Helpers سے اللہ جیسی محبت کرنے لگتے ہیں۔ **یحبونہم کحب اللّٰہ والذین اٰمنوا اشد حبا للّٰہ** جب کہ مومن کسی اور سے نہیں بلکہ اللہ سے محبت کرتا ہے۔

زیارت پر جانے والے سنیں کہ ہم اہل بیتؑ سے کیوں محبت کرتے ہیں؟ کیونکہ انہوں نے اپنے آپکو خدا کی محبت میں فنا کر دیا ہے چونکہ انہوں نے اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں فنا کر دیا ہے تو اللہ نے ان کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دی ہے درحقیقت یہ محبت بھی اس کی عطا ہے آج ایک کروڑ سے زائد لوگ کربلا پہونچ چکے ہیں۔ دنیا حیران ہے کہ یہ کون لوگ ہیں؟ کیسے آتے ہیں؟ بھیا ایک کروڑ تو نظر آنے والے زائر ہیں اور جو نظر نہیں آتے وہ ہزاروں کروڑ میں ہیں۔ صلوات

بچوں کو مار نہیں سکتے۔ ہم نے تربیت اولاد کے عنوان پر مجالس عزا سے خطاب کیا ہے اور اس میں تفصیل سے تربیت کے اصول کو بتایا ہے اور مجالس عزا کتاب کی صورت میں چھپ بھی چکی ہے اس کا ضرور مطالعہ کریں۔

میاں بیوی کے درمیان جو رابطہ ہے اس کی بنیاد بھی محبت ہی پر ہے۔ یہاں تک کہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنے گھر میں محبت میں اضافہ کرے گا اللہ اس کے رزق میں اضافہ کرے گا۔ ہم سمجھتے ہیں سختی علاج ہے اور مسائل کا حل جب کہ خدا کہہ رہا ہے نرمی علاج ہے اور مسائل کا حل۔ محبت کا راستہ گو طویل نظر آتا ہے لیکن نفع بخش ہے۔

سرکارؐ کے سر پر کچرا پھینکنے والی ضعیفہ، آپ کی نرمی اور انداز تبلیغ کو دیکھ کر مدت کے بعد صحیح مومنہ ہو جاتی ہے یہ ہے دین۔ اسی طرح زیارت کا محور محبت ہے اور محبت تربیت کے لئے ہے۔ ہم کیوں زیارت کرتے ہیں اور اہل بیتؑ سے محبت کرتے ہیں تا کہ ہماری تربیت ہو جائے۔ زیارت کرنے کے بعد مجھ میں تبدیلی نظر آنا چاہئے۔ زیارت کے بعد اگر میں حر نہ بنا، سلمان نہ بنا اور ابن

یعفور نہ بنا تو پھر یہ زیارت Questionable ہے۔زیارت کا اثر ہمارے گھریلو تہذیب پر بھی ہونا چاہئے۔زیارت کے بعد اچھی بیوی شوہر کے لئے، اچھا شوہر بیوی کے لئے، اچھی ماں بچوں کے لئے اور اچھا باپ بچوں کے لئے نہ بن سکا تو اس زیارت پر سوالیہ نشان لگے گا۔اس کیلئے یہ دیکھنا پڑے گا کہ گھر سے نکلتے وقت ہماری نیت کیا تھی؟ جیسی نیت ہوگی ویسا اثر ہوگا اور اس نیت میں جتنا اخلاص ہوگا اتنی ہی زیادہ عنایتیں ہوں گی۔اسی لئے زیارت پر جانے سے پہلے یہ نیت کریں کہ پروردگار مجھے انسان بنادے اور مجلس میں آتے ہوئے بھی یہی نیت ہونی چاہئے۔کیونکہ انسان باقی رہنا بڑا دشوار ہے۔

قیامت کے دن اصلیت آشکار ہو جائے گی۔**یوم تبلی السرائر** :جب Mask ہٹا دیا جائے گا تو پتہ چلے گا کہ اندر کیا ہے۔**یوم یفر المرء من اخیه**۔ایک دن آئے گا کہ انسان اپنے ہی گھر والوں سے بھاگے گا، دوستوں سے بھاگے گا، کہیں ان کو میری اصلیت کا پتہ نہ چل جائے۔اس اصلیت کو باقی رکھنے کے لئے مرتے دم تک مجھے یہ دعا پڑھتے رہنا ہے۔

اهدنا الصراط المستقیم :امام خمینیؒ فرماتے ہیں کہ **اهدنا الصراط المستقیم** یعنی پروردگارا مجھے انسانیت کے راستہ پر باقی رکھ تاکہ مروں تو انسان مروں۔صلوات

انڈیا اور پاکستان کے لوگ جو چیز Miss کررہے ہیں (میں کھل کر کہنا چاہتا ہوں) وہ یہ ہے کہ ہم نے اہل بیتؑ کو Unreachable کردیا ہے۔یعنی ہم ان تک پہنچ ہی سکتے ہیں وہ علیؑ ہیں ہم کہاں؟ وہ فاطمہ زہراؑ ہیں اور ہم کہاں؟ وہ امام حسنؑ ہیں اور ہم کہاں؟ اگر یہ بات ہے تو پھر قرآن یہ کیوں کہہ رہا ہے کہ **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوة حسنة** معلوم ہوا کہ اہل بیت کی سیرت ہمارے لئے اسوہ ہے۔بعض وقت ہم زیارت کے ٹکڑے پڑھتے ہیں لیکن Serious نہیں ہوتے۔

(معافی چاہتا ہوں کبھی کبھار میں کھل کر بات کرتا ہوں اور یہی حقیقت بھی ہے۔میں صرف بہلانا نہیں چاہتا۔)

جب ہم یہ زیارت میں پڑھتے ہیں۔عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تو سب آمین کہتے ہیں۔بھیا

اس لئے کہ حکومت عدالت میں جانا آسان نہیں ہے۔you are asking for trouble۔ وہاں زبانی دعوے نہیں بلکہ مکمل عمل درکار ہوتا ہے۔ یہاں یہ بھی دعا کریں کہ پروردگار ہمیں امام کی حکومت میں جانے کے قابل بنا دے تاکہ جہانی حکومت کا ایک حصہ بن سکیں۔

زیارت کے جملے ہیں **اشھدانک کنت نورا فی الا صلاب الشامخة والارحام المطھرة لم تنجسک الجاھلیة بانجاسھا ولم تلبسک من مدلھمات ثیابھا واشھدانک من دعام الدین**۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دین کے ستون ہیں وارکان المومنین اور مومنین کے آپ رکن ہیں یعنی آپ کی زندگی مومنین کے لئے اسوہ ہے۔اس کے بعد ہے **اشھداللہ وملائکتہ وانبیائہ ورسلہ انی بکم مومن** ۔ یہ درحقیقت بیعت ہے۔Pledge ہے۔

میں خدا، انبیاء اور رسولوں کو گواہ بنا کر اپنے مومن ہونے کا اعلان کر رہا ہوں۔ جو آپؑ بولیں گے میں سننے کے لئے تیار ہوں۔ آئیے زیارت جامعہ کبیرہ کی طرف چلتے ہیں۔ آیت اللہ جوادی آملی ایک نورانی شخصیت فرماتے ہیں زیارت جامعہ کبیرہ اور دعای جوش کبیر دونوں ایک ہی ہیں۔ دعای جوش کبیر میں خدا کی ایک ہزار صفات ہیں۔ قرآن میں 99 صفات ہیں جن کی تشریح اہل بیتؑ نے ایک ہزار صفات میں کی ہے۔ خدا کی صفات بھی کوئی بتاسکتا ہے تو وہ اہل بیتؑ ہیں۔ یہ خزانہ ہے۔ افریقہ میں ایک شہر ہے کانگو۔ وہاں پاکستان کے ایک مولانا زاہد صاحب نماز ظہر کے بعد روزانہ دس دعاء جوش کبیر کے حصے ترجمے کے ساتھ پڑھتے رہے جس کے نتیجہ میں تین ہزار افریقی مذہب تشیع قبول کر چکے ہیں۔ صلوات

ہمارے پاس کئی واقعات ایسے ہیں **اذا جاء نصر اللہ والفتح ورا یت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجاً** کی صورت تیزی کے ساتھ مکتب اہل بیتؑ پھیل رہا ہے اور پھیلے گا اس میں ہمارا کردار اور ہماری عملی زندگی موثر ثابت ہوگی۔ صلوات

اس دعای جوش کبیر کی ہم پلہ اور ہم ردیف زیارت جامعہ کبیرہ ہے۔ یعنی خدا کی صفات کو سمجھنے کا بہترین ذریعہ زیارت جامعہ ہے۔ اس میں ہے **مطیع لکم** جس طرح ہم نے زیارت وارثہ میں

پڑھا تھا انی مومن بکم و بایابکم موقن ۔میں مومن ہوں اور مجھے یقین ہے کہ آپ آئیں گے۔ **وقلبی لقلبکم مسلم** اور میرا دل آپ کے وجود میں ضم ہونا چاہتا ہے اور تسلیم ہے اسی طرح **مطیع لکم** یعنی میں آپ اہل بیت کی اطاعت کرنے کے لئے تیار ہوں۔نہیں میں اطاعت کر رہا ہوں یہ زیارت کا نتیجہ ہے اگر زائر مطیع نہ ہو تو نتیجہ ملنے والا نہیں ہے۔صلوات

غور کیجئے! میں زیارت کر کے آیا ہوں۔مجھے پتہ کیسے چلے کہ زیارت قبول ہوگئی ہے۔کیا میں نے قبولیت کے بارے میں سوچا بھی ہے کہ نہیں؟ مجھے کیسے پتہ چلے کہ میراج قبول ہوگیا ہے؟ وہ تو دور کی بات ہے۔مجھے کیسے پتہ چلے کہ میری نماز قبول ہو چکی ہے؟ روزہ قبول ہوگیا ہے؟ جب کسی صحابی نے امامؑ سے یہی سوال کیا تو امام نے فرمایا : تمہیں خود اس کا پتہ ہونا چاہئے۔مولا کیسے؟ فرمایا اگر کردار بدل رہا ہے تو سمجھ جائیئے کہ تمہاری عبادتیں قبول ہو رہی ہیں۔صلوات

اب سمجھ میں آ رہا ہے کہ اھل بیتؑ کیوں آئے ہیں۔وہ Out of reach نہیں ہیں بلکہ وہ ہم کو اپنے جیسا بنانے کیلئے آئے ہیں۔یہی بات ہم دعاؤں میں کرتے ہیں۔نماز صبح کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ ہے کہ **اللھم اجعل محیای محیا محمد و آل محمد** خدایا میری زندگی کو ان کی زندگی جیسی بنا دے۔یہی ہماری زندگی کا ہدف ہے۔

اس بات کو سمجھانے کے لئے ایک حدیث کا سہارا لیتا ہوں۔حدیث میں ہے۔**تخلقوا باخلاق اللہ** میں علیؑ نہیں بن سکتا، میں حسنؑ نہیں بن سکتا، میں حسین نہیں بن سکتا لیکن میں ان جیسے اخلاق کو اپنا کر ان کے راستہ پر تو کھڑا ہو سکتا ہوں۔اس لئے امام حسین نے فرمایا : مجھ جیسا یزید جیسے کی بیعت نہیں کرے گا۔پتہ چلا کوئی تو ہے جو حسین جیسا ہے۔صلوات

حدیث قدسی میں اللہ کہہ رہا ہے کہ تم اللہ کے اخلاق کو اپنا کر اللہ جیسے بنو۔کل کی مجلس میں ہم نے اشارہ کیا تھا کہ بندگی خدائی تک کا راستہ ہے تب جا کر تمہاری آنکھیں عین اللہ، ہاتھ **ید اللہ** اور تمہارا وجود مشیت اللہ ہوگا۔صلوات

اگر ان تک رسائی کا تصور نہ ہو تو وہ ہمارے لئے نمونہ نہیں بن سکتے۔ان کا لباس بشریت میں آنا ہی ہماری ہدایت کے لئے ہے۔**قل انما انا بشر مثلکم** میں تم جیسا بشر ہوں۔اس شرط کیساتھ

کہ **یوحی الی** میں وحی سے مربوط ہوں ۔ ہاں ! مولا فرماتے ہیں کہ امت کی کسی فرد کو ہم پر قیاس نہ کرو ۔ وہ اور ہیں اور ہم اور ہیں ۔ لیکن تمہاری زندگی کیلئے نمونہ ہیں ۔ جیسا کہ حدیث میں ہے **تخلقوا باخلاق اللہ** ۔ اس کے لئے مثال کی ضرورت تھی پہلی مثال دی ۔ **وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین** ۔ یعنی ہمارا رسول رحمت مطلقہ میں کاملاً ڈوب گیا تو اس رحمت مطلقہ نے اس کو عالمین کے لئے رحمت بنا دیا ۔ صلوات

اللھم اجعل محیای محیا محمد و آل محمد ۔ اس دعا کا مطلب بھی یہی ہے کہ خدایا میری زندگی کو ان کی زندگی جیسی بنا دے ۔ اگر ان جیسا ہم نہیں بن سکتے تو یہ دعا کیا ہے؟ اسی لئے امام خمینیؒ نے فرمایا ۔ ما ہر چہ واریم از حسین داریم ۔ یعنی ہمارا انقلاب کربلا جیسا انقلاب ہے ۔ اس مرد خدا نے کربلا کو کس منزل پر دیکھا ہے خدا جانے ۔ صلوات

زیارت کے کئی ایسے پہلو ہیں جن کے لئے عشرے درکار ہیں ۔ ہم نے صرف اشارے کئے ہیں ۔ جب زائر گھر سے نکلتا ہے تو چار ہزار فرشتے اس کی ہمراہی کرتے ہیں اور خدانخواستہ اگر کوئی زائر راستہ میں مر جاتا ہے تو ملائکہ اس کو غسل دیتے ہیں ۔ ان باتوں کو سمجھنے کے لئے مادیت کے پردوں کو چاک کرنا پڑے گا ۔ کیا مقام زائر ہے اس کا ادراک دشوار ہے ۔

زیارت کی نیت کریں اخلاص کے ساتھ خمس و زکوٰۃ کی پابندی کے ساتھ اور اس تعہد کے ساتھ کہ مولا میں آپ کا زائر ہوں آج سے نماز قضا نہیں ہوگی ۔ یہ کردار سازی کے وہ لمحات ہیں جس میں ملک زائر کے قدم چومتا ہے ۔

گزارش کرتا ہوں زائرین سے ضریح امام تک پہونچنے سے پہلے اپنے Status کو بھلا کر زائرین کی خدمت کریں ۔ بلکہ دوسرے کی مدد کریں ۔ پریشانیوں پر صبر کرلیں کیونکہ ہمارا اصل مقصد محبت حسینؑ ہے اور اسی محبت کو عام کرنے کے لئے امام کربلا پہنچے تھے اور آپؑ نے اس کی طرف اشارہ بھی کیا ہے کہ

ترکت الخلق طرا فی ھواک میں نے پوری دنیا کو تیری خواہش میں چھوڑ دیا ہے ۔

حدیث قدسی میں خدا کہتا ہے **من طلبنی وجدنی** یعنی جو مجھے ڈھونڈے گا وہ پائے گا ۔ **ومن**

وجدنی فقد احبنی اور جو مجھے پالے گا وہ مجھ سے محبت کرے گا۔ **ومن احبنی فقد عشقنی** اور جو مجھ سے محبت کریگا وہ مجھ سے عشق کرے گا۔ عشق محبت کا آخری مرحلہ ہے۔ عشق عشقیہ سے ہے جس کے معنی عربی میں بیل کے ہیں۔ جو اپنے نشو ونما میں درخت سے لپٹ جاتی ہے اور اس کا رزق بھی اسی درخت سے ملتا ہے۔ ہم اہل بیتؑ سے عشق کرتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا وجود سب کچھ ان سے ملتا ہے چاہے وہ عبادت کا سلیقہ ہو یا محبت کا طریقہ ہو **ومن عشقنی عشقته** اور جس نے مجھ سے عشق کیا میں بھی اس سے عشق کروں گا۔ **ومن عشقته فقد قتلته علی سبیلی** اور جس سے میں عشق کرتا ہوں اس کو میری راہ میں قتل کر دیتا ہوں **وانا دیته** اور اس کی دیت میں ہوں۔ وہ میری راہ میں جان دے کر مجھے پالیتا ہے اس کی حقیقی تصویر دیکھنا ہو تو چلئے کربلا کہ کربلا داستان عشق ہے۔ (مصائب)